

جگدیش اور اس کے ساتھی احتیاچی بخچے ہوتے اور ترتیب یافتہ لمحت
تھے۔ کرنل جگدیش سامنے رکھی ہوئی کری پر بڑے فافراش انداز میں
بینچے گیا۔ دونوں آدمی اس کے بینچے کمرے ہو گئے تھے اور ان تینوں
کی نظریں نائیگر پر جمی ہوئی تھیں۔

”اس لڑکی کو بھی ہوش میں لے آؤ سریش تاکہ یہ دیکھ سکے کہ
اس کے ساتھی نائیگر کا کیا حشر ہوتا ہے۔۔۔۔۔ کرنل جگدیش نے
گردن موڑے بغیر کہا۔

”لیں پاس۔۔۔۔۔ اس آدمی نے جس کے ہاتھ جیں مشین گن
تحی، مودباد لچھے ہوا اور پھر اس نے مشین گن کانڈے سے
لٹکلی اور بیب سے ایک بوتل کا ٹال کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا سرپر
کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے بوتل کا لٹکن ہٹایا اور اس کا ہپا اس
نے سرپر پر سے ہوش پڑی ہوئی روزی راسکل کی ناک سے لگا دیا۔
چند لمحوں بعد اس نے بوتل ہٹا دی اور پھر ڈھکن لگا کہ اس نے بوتل کو
بیب میں ڈالا اور واپس آگر کری کے عقب میں کھرا ہو گیا۔

”تم خواہ جاؤ ہا اپنی نائیگر کو تکلیف دے رہے ہو نائیگر۔ راڑو کا
بٹن کری کے جھپی پائے میں نہیں ہے۔ اب بدید دوڑ ہے۔۔۔۔۔ راڑو
دیکھوں کٹڑوںلاہ میں اور ریکھوں کٹڑوں سریش کی جیب میں
ہے۔۔۔۔۔ کرنل جگدیش نے بڑے طنزیہ انداز میں سکراتے ہوئے
کہا۔

”جیسیں میرے نام کا کہیے علم ہوا۔۔۔۔۔ بوتل میں تو میرا نام اور

اور واش روم میں جلا گیا تھا۔ پھر جسمے ہی وہ واش روم سے باہر آیا
چاہنک پھٹک کی آواز ابھری اور اس کے ساتھ ہی نائیگر کو یوں
عسوں ہوا جسے کسی نے اس کی آنکھوں کے سامنے سیاہ ٹنی باندھ
دی ہوا اور اب اس کی آنکھوں کے سامنے سے یہ سیاہ ٹنی ہٹھی تو وہ
بوتل کے کمرے کی بجائے اس کمرے میں موجود تھا اور اسپیال میں
موجود روزی راسکل بھی یہاں موجود تھی۔ ابھی نائیگر اپنے زین کو
موجود حالات سے ایسا جھٹ کر ہی رہا تھا کہ سامنے موجود کمرے کا
دروازہ کھلا اور ایک آدمی سوت ہٹتے اندر دائل ہوا۔ اس کے یہ تھے ”
اور آدمی تھے اور ان میں سے ایک کے ہاتھ میں مشین گن اور
وہ سرے کے ہاتھ میں کوڑا تھا۔

سوٹ والے آدمی کو دیکھ کر نائیگر پڑا کیونکہ وہ اسے
دیکھتے ہی بچاں گیا تھا کہ یہ کرنل جگدیش ہے۔ وہی کرنل جگدیش
جو اس کو ٹھی میں سے ہو ش پڑا ہوا تھا ہمارے اس نے روزی
راسکل کو شدید رغبی حالت میں اٹھا کر ہسپیال مہنچا یا تھا یعنی جب وہ
اس کے آپریشن کے بعد دوبارہ دبائیں گیا تھا تو وہ غائب ہو چکا تھا۔ گو
اس نے دبائیں کے بعد کرنل جگدیش کو دیکھا تھا یعنی اب اسے
دیکھتے ہی وہ بخوبی بچاں گیا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ کرنل جگدیش
نے صرف روزی راسکل کوڑیں کر دیا تھا بلکہ اس کے ساتھ ہی وہ
اسے بھی ٹریس کر چکا تھا بلکہ اسے بے ہوش کر کے اخواز کرنے کے
بھی تمام انتظامات کر چکا تھا۔ اس کا صاف مطلب تھا کہ کرنل

سلسلہ تمہاری گردن کا تنا پا چاہتا ہوں کیونکہ مجھے حکوم ہے کہ تم دونوں ایک دوسرے کے لئے خاصے جذباتی ہو۔۔۔۔۔ کرتل جنگلیش نے تیر مجھے میں بوتے ہوئے کہا تو روزی راسکل کے بے اختیار ہستے کی آواز سنائی دی۔

”تم میرے سامنے اس کا گلاکاٹ دو مجھے اس کے زخم سے لکھا ہوا خون ہے حد لطف دے گا کہ جو مجھ پر رعب جھانے کی لوڈیش کرتا ہے اس کا خون گلاکنے سے کتنی بلندی تک اچھتا ہے۔۔۔۔۔ روزی راسکل نے اسی انداز میں بات کی جسمی وہ قطعی طور پر احتیاطی افتد پسند واقع ہوئی۔۔۔۔۔

”شت اپ۔۔۔۔۔ تم اپنا گلا کنو اڑ۔۔۔۔۔ نائیگر نے خصلے لجھے میں کہا تو کرتل جنگلیش حریت بھری لفڑوں سے انہیں دیکھنے لگا۔۔۔۔۔ اس بار اس کے بہرے پر ابھرنے والے تاثرات حقیقی تھے۔۔۔۔۔

”کیا مطلب۔۔۔۔۔ کیا تم دونوں ایک دوسرے کے دشمن ہو یا یہ سب کچھ مجھے دکھانے کے لئے ڈرامہ کیا جا رہا ہے۔۔۔۔۔ ویسے جس انداز میں نائیگر، روزی راسکل کو لے کر ہسپتال گی تھا اور جس طرح مجھے روپرٹ ملی ہے کہ آپریشن کے دوران یہ باہر پر بیٹھانی کے عالم میں ہبھتا رہا ہے اس کے بعد تو یہ ڈرامہ ہی لگتا ہے۔۔۔۔۔ کرتل جنگلیش نے کہا۔۔۔۔۔

”تم چھوڑو اس بات کو کرتل جنگلیش۔۔۔۔۔ میں نے روزی راسکل کو نہیں بچایا۔ صرف انسانیت کے لئے یہ کام کیا ہے۔۔۔۔۔ اس کی بگد کوئی

تحما۔۔۔۔۔ نائیگر نے کہا۔۔۔۔۔

”تم نے ہسپتال میں اپنا بھی نام لکھوایا تھا اور ہوتل کا پتہ بھی۔۔۔۔۔ کرتل جنگلیش نے جواب دیا۔۔۔۔۔ اودہ۔۔۔۔۔ واقعی ایسا ہوا ہے۔۔۔۔۔ اس وقت ایسی امیر بخشی تھی کہ مجھے اور کسی بات کا خیال ہی نہ آیا تھا۔۔۔۔۔ نائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ وہ اب بھگتی گی تھا کہ کرتل جنگلیش کے آدمی اس تک کہے بخیگ گئے تھے۔۔۔۔۔

”تم صین اس بگد کیے بخیگ گئے تھے جہاں روزی راسکل دشمنی حالت میں موجود تھی۔۔۔۔۔ کرتل جنگلیش نے کہا۔۔۔۔۔

”یہ معمولی باتیں ہیں کرتل جنگلیش۔۔۔۔۔ اصل بات کی طرف آؤ۔۔۔۔۔ بہاؤ کہ وہ فارمولہ کہاں ہے جو تم نے ڈاکٹر ہوٹل سے حاصل کیا تھا۔۔۔۔۔ نائیگر نے من بناتے ہوئے جواب دیا تو کرتل جنگلیش ہے انتشار پوچنک پڑا۔۔۔۔۔ اس کے بہرے پر حریت کے تاثرات ابھرتے تھے یہیں نائیگر فوراً ہی ہجھان گیا کہ یہ تاثرات منصم ہیں۔۔۔۔۔

”فارمولہ میں نے حاصل کیا ہے۔۔۔۔۔ کیا بکواس کر رہے ہو تم۔۔۔۔۔ سیرا پر اہ راست کسی فارمولے سے کیا تعقیل۔۔۔۔۔ کرتل جنگلیش نے تین لمحے میں کہا۔۔۔۔۔ اسی لمحے روزی راسکل کے کراپنے کی آواز سنائی دی تو کرتل جنگلیش اور نائیگر دونوں اس کی طرف دیکھنے لگے۔۔۔۔۔

”تم ہبھلے بھی میرے ہاتھ سے بچ گئی ہو یہیں اب شفٹ سکو گی۔۔۔۔۔ میں نے جسیں ہسپتال سے اسی لئے سمجھوایا ہے کہ میں نائیگر کے

بڑھا۔ نائیگر ہو وہ صیخے خاموش ہتھا ہوا تھا۔ اس کی کچھ میں نہ آ رہا تھا کہ وہ کس طرح اس چونگیش کو کور کرے۔ روزی راسکل کی طرف سے اسے مدد کی کوئی توقع نہ تھی کیونکہ ایک تو وہ زخمی تھی دوسرا اسے سڑپیر کے ساتھ کلپن کر دیا گیا تھا۔ سب سے بڑا منیر یہ تھا کہ راڑو ریبوٹ کنٹرول لٹا تھے۔ ابھی نائیگر یہ سوچ ہی رہا تھا کہ شائیں کی آواز کے ساتھ ہی کوڑا اس کے جسم پر پڑا اور شچانہتے کے باوجود نائیگر کے منہ سے سکاری ہی تکل گئی۔ اسے یوں عموم ہوا تھا جیسے کسی نے مجری سے اس کے جسم کا گوشت کاٹ دیا ہو۔ اسی لمحے شائیں کی آواز کے ساتھ ہی دوسرا کوڑا پڑا اور نائیگر کو یوں گھوٹ ہوا جیسے اس کا دل بلکث وہنہ کا بند ہو گیا ہو۔ اس کے پورے جسم میں ٹھدیے ترین درد کی تحریکیں دولتی ہوئیں اس کے دماغ کی طرف بڑھیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے اس پار ہے اختیار کرناہی تکل گئی۔

رُک چاؤ۔ مت مارو۔ رُک چاؤ۔..... بلکہ کرو روزی راسکل کے پیچے کر بولنے سے گوئی الملا۔

ہا۔ ہا۔ ہا۔ اب آئی ناصل حقیقت سامنے۔..... کر تل جلدیش نے فاتحاء انداز میں قیقدہ لگاتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے ہاتھ کے اشارے سے کاٹ کر تیرا کوڑا مارنے سے روک دیا یعنی ابھی اس کا فترہ مکمل بھی نہ ہوا تھا کہ بلکث روزی راسکل اچھل کر سڑپیر سے نیچے اس طرح کھڑی ہو گئی جیسے کارٹون فلموں میں کوئی کارٹون

اور یا تم بھی اس طرح شدید زخمی حالت میں ہوتے تو میں ایسا ہی کر رہا۔..... نائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

تم نے بھچ پر کوئی احسان نہیں کیا۔ گھجے۔ تم نے یہ سب کچھ اپنے مطلب کے لئے کیا ہے۔ تم جوھے سے معلومات حاصل کرتا چاہتا ہے وردہ تم جیسا سندھل آدمی مجھے اس حالت میں دیکھ کر اتنا خوش ہوتا۔..... روزی راسکل نے اچنانی غصیلے لمحے میں جیخنے ہوئے کہا۔

اوکے۔ ابھی سب کچھ سامنے آ جائے گا۔ کاٹھو۔..... کر تل جلدیش نے ایسے انداز میں سر جھکتے ہوئے کہا جسے ”کسی فحیطے سمجھ لئے گیا ہو۔

بیس پاس۔..... سریش کے ساتھ کروے دوسرے آدمی نے چونک کر کہا۔

آئیے بڑھو اور پوری قوت سے اس نائیگر پر کوڑے پر ساڑا۔ اس وقت سمجھ برساڑا جب سمجھ یہ اصل بات دبتا دے۔..... کر تل جلدیش نے چیخ کر کہا۔

کیا تم احقیق آدمی ہو۔ اچھی بھلی بات چیت ہو رہی ہے اور تم کوڑے پر سانے نہ آگئے ہو۔ جھٹے بھی تم نے روزی راسکل پر کوڑے پر سانے تھے۔ نا۔ سلس۔ کیا جہار ادماغ خراب ہو گیا ہے۔..... نائیگر نے چیخ کر کہا۔ اسے حقیقتاً کر تل جلدیش پر غصہ آگیا تھا۔

جو میں نے کہا وہ کرو کاٹھو۔..... کر تل جلدیش نے کاٹھو سے کہا اور کاٹھو کوڑے کو ہوا منہ چھلاتے ہوئے تیری سے نائیگر کی طرف

یہ ہی لمحے تھا جب کرتل جگدیش تیری سے اخنہ ہی رہا تھا اور جیب سے مشین پٹل بھی نکال رہا تھا۔ پھر اس سے پچھلے کردہ مشین پٹل نکال کر فائزہ کھوتا شائیں کی آواز کے ساتھ ہی کوڑا کرتل جگدیش کے ہاتھ پر چلا اور مشین پٹل اس کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گرا۔

”کوڑے مار رہا تھا نائیگر کو۔ کوڑے مار رہا تھا۔ نائسنس۔“ روزی راسکل نے جنگلی شیرنی کی طرح مڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس کا بازو کسی مشین کی طرح پٹنے لگا اور انھیں کی کوشش کرتا ہوا کرتل جگدیش مجھنا ہوا یعنی گرا اور پھر کہہ اس کی چیزوں سے گونج اٹھا۔ ”رک جاؤ۔ یہ مر جائے گا۔۔۔ نائیگر نے جو اس دوران خاموش یعنی ہوا تھا فسے سے مچھنے ہوئے کہا۔

”تم اپنی بیونگ بند رکھو۔ مجھے معلوم ہے کہ اسے مرنا نہیں چاہتے وہ دس میں اسے گویوں سے نہ بھون ڈالتی یعنی اس نے تم پر کوڑے پر سائے ہیں اور یہ میرے نزدیک تاقابل صفائی بھرم ہے۔“ روزی راسکل نے یعنی گر کہا اور پھر یافتہ وہ اس طرح لڑکوئے اور بھرنے لگی جیسے ابھی یعنی گرا جائے گی۔ اس کے بھاوس سے خون ہستا ہوا اس کے بیچ وہ بیک چک جا گا تھا۔

”ادہ۔ ادہ۔ اس سریش کی جیب سے ریموٹ کنٹرول نکالو۔“ تھارے دخنوں کے نائکے نوٹ گئے ہیں۔ جلدی کرو۔۔۔ نائیگر نے چھینے ہوئے کہا یعنی روزی راسکل ہراتی ہوئی یعنی گری اور پھر وہ حد

اچانک کوئی فری متوقع حرکت کرتا ہے۔ ”ادہ۔ یہ۔ یہ کیا۔۔۔“ کرتل جگدیش کے منہ سے تکاہی تھا کہ روزی راسکل یافتہ کسی پر دوسرے کی طرح اچھلی اور دوسرے لئے سریش مجھنا ہوا اچھل کر کریں پر یعنی ہونے کرتل جگدیش پر گرا جبکہ کاٹھو جس کے ہاتھ میں کوڑا تھا اس نے تیری سے گھوم کر روانی راسکل کو کوڑا مارنے کی کوشش کی یعنی رسٹ رسٹ کی تیر آؤالوں کے ساتھ ہی کاٹھو اور پھر اچھل کر مجھنا ہوا سریش بھی گویوں کی دہ میں آکر یعنی گرا اور پھر بھری طرح سے چھپنے لگا جبکہ کرتل جگدیش جو اس سوڑت حال میں مجھنا ہوا اچھل کر کوڑا ہوا تھا یافتہ ہر ہے پہ شیئیں گن کی نال کی شرب کھا کر ایک بار پھر مجھنا ہوا اچھل کر یعنی جاگر یعنی یعنی گرتے ہی وہ صرف بھلی کی سی تیری سے انھیں ناکاہد اس نے انھیں ہونے جیب میں موجود مشین پٹل بھی تلاٹنے کی کوشش کی یعنی دوسرے لمحے ہائیں کی آواز کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ سے مشین پٹل نکال کر دور جا گا تھا۔ ”کوڑے کا دار تھا۔ کاٹھو کو جب گویاں گئی تھیں تو وہ اس کا پشت کے بل یعنی جا گرا تھا یعنی کوڑا اس کے ہاتھ سے نکل کر ایک جھنگی سے دو قدم دور کھوئی روزی راسکل کے سامنے جا گرا تھا۔ روزی راسکل نے کرتل جگدیش کے ہجرے پر مشین گن کی نال کسی لاشی کے سے انداز میں مار کر اسے یعنی گرا دیا اور پھر یہ چھپتے ہیں اس نے لپٹنے پر وہ کے سامنے فرش پر چلا کوڑا تھا۔

لے تیج کے انداز میں اس کا جسم سکونت اور پھیلتارہا اور پھر وہ ساکت ہو گئی۔

روزی راسکل - روزی راسکل نائیگر نے اپنی پوری قوت سے جیختے ہوئے کہا اور اس کے اس انداز میں پکارنے پر روزی راسکل کے جسم میں بھلی کی حرکت ہوتی۔

روزی راسکل ہوش میں آؤ۔ جلدی کرو۔ اس سریش کی جیب سے ریبوت کنڑوں نکالو۔ یہ کرنل جگدیش ابھی ہوش میں آجائے گا۔ نائیگر نے ایک بار پھر طلق کے بل جیختے ہوئے کہا۔

"اوہ - اوہ - یہ کیا ہوتا جا رہا ہے۔ سیرے ذہن پر اندر صیرے چھارہے ہیں اندر صیرے۔ روزی راسکل کی بھلی کی کراہتی ہوتی اور اسٹانی دی۔

"ہوش میں آؤ روزی راسکل نائیگر نے ایک بار پھر جگ کر کہا تو روزی راسکل یا لفٹ ایک جھکٹے سے اٹکر بینچ گئی۔ بالکل اسی طرح جس طرح بیڑی فتح ہو جانے پر کوئی کھلا نہ ساکت ہو جاتا ہے اور پھر نئی بیڑی ڈالتے ہی وہ ایک جھکٹے سے حرکت میں آ جاتا ہے۔ اس کا مہرہ رزو پڑھا تھا اور آنکھیں آویں کھلی ہوتی تھیں لیکن وہ مژ کھستی ہوتی سریش کی لاش کی طرف پڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس کا انداز دیکھ کر صاف محسوس ہو رہا تھا کہ وہ یہ سب کچھ لا شوری انداز میں کر رہی ہے۔ نائیگر ہونٹ بھیچنے خاموش ہی تھا ہو اتھا۔ اس کا دل تیزی سے دھوک رہا تھا کیونکہ کسی بھی لمحے کرنل جگدیش ہوش میں آ

سکتا تھا۔ باہر سے کوئی آدمی اندر آسکتا تھا یا روزی راسکل بھی بلاک یا ہے ہوش ہو سکتی تھی۔ لیکن چند لمحوں بعد روزی راسکل نے سریش کی جیب میں ہاتھ ڈالا اور پھر جب اس کا ہاتھ باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں واقعی ایک چھوٹا سا ریبوت کنڑوں موجود تھا۔ روزی راسکل نے اپنی گردن نائیگر کی طرف موڑی اور نائیگر یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ روزی راسکل کے نر و بھر سے پر یا لفٹ تیز چمکتی ابھر آتی تھی۔ اس کی بھگتی ہوتی آنکھیں بھی چمک اٹھی تھیں اور اس نے ریبوت کنڑوں کا بنن پریس کر دیا۔ کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی نائیگر کے جسم سے گرد موہود راز یا لفٹ ناٹس ہو گئے۔

"م - م - میں نے احسان کا بدلہ اتارد دیا ہے۔ روزی راسکل کی بھلی کی آواز سنائی دی اور پھر وہ یہی گر کر ساکت ہو گئی۔ ریبوت کنڑوں اس کے ہاتھ سے یہی گر گیا تھا۔ راز یا لفٹ ہوتے ہی نائیگر نے چھلانگ لگائی اور پھر اس نے سب سے پہلے روزی راسکل کی نیس چیک کی تو اس کے بھر سے پر قدرے الٹیناں کے آثارات ابھرتے۔ روزی راسکل کی یہ حالت خون لکل جانے کی وجہ سے شدید کمزوری ہو جانے کی بنا پر تھی جسے آسانی سے کوئی بجا سکتا تھا۔ اس نے اس کی نیس چھوڑی اور کرنل جگدیش کو گھسیت کر دے اپنے والی کری کے قریب لے گیا اور پھر ایک جھکٹے سے اس نے اس انداز کر کر جسی پر ڈالا اور پھر پلٹ کر اس نے فرش پر ڈالا ہوا ریبوت کنڑوں اٹھایا اور اس کا بنن پریس کر دیا۔ کھٹاک کی آوازوں کے

ساختہ ہی نہ صرف اس کری کے راڑو نمودار ہو گئے جس پر کرنل
بندگیش پڑا تھا بلکہ باقی تمام کرسیوں کے راڑو بھی نمودار ہو گئے تھے۔
ریبوت کنٹرول میں صرف ایک بھی بین تھا جسے پرنس کر کے راڑو
کھولے اور بند کئے جاسکتے تھے اور یہ نائیگر کے حق میں اچھا ہی ہوا تھا
ورزہ اگر کرسیوں کے نہروں کے مطابق نمبر ہوتے تو روزی راسکل
جس حالت میں تھی وہ درست نمبر پر میں ہی نہ کر سکتی تھی۔ کرنل
بندگیش کو راڑو میں جگوئے کے بعد نائیگر نے ریبوت کنٹرول جیب
میں ڈالا اور پھر تیری سے مز کر اس نے فرش پر پڑا ہوا وہ مخفین پسل
امتحان یا ہو کر قتل بندگیش کے ہاتھ سے نلاخ تھا اور اس کے ساختہ ہی وہ
دو راتا ہوا ہی وہی دروازے کی طرف بڑھا چلا گیا۔

گواب تک باہر سے کوئی مداخلت نہ ہوئی تھی لیکن ایک تو اس
نے باہر چینگ کرنی تھی دوسرا سے اس نے میزیکل باکس بھی تلاش
کرنا تھا تاکہ روزی راسکل کی دوبارہ ہیئت ٹک کر سکے۔ وہ زیادہ خون
تکل جانے کی وجہ سے ہلاک بھی ہو سکتی تھی مگر اسے ہسپیٹاں لے
جانے کی فوری ضرورت نہ تھی کیونکہ اب اس کے جسم میں گویاں
 موجود نہ تھیں جن کی وجہ سے زہر بھیلنے کا خدشہ ہوتا ہے۔ تھوڑی
در بعد وہ واپس اس کمرے میں آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک میزیکل
باکس موجود تھا۔ کوئی خالی تھی اور وہاں کوئی آدمی نہیں تھا۔
 عمران نے نائیگر کو پورا نکل ضصو سی اور باقاعدہ میزیکل ایڈ کی ترتیب
دلائی ہوئی تھی اس نے نائیگر پوری طرح مطہر تھا۔ اس نے

میزیکل باکس روزی راسکل کے قبیل فرش پر رکھا اور اگر وہ بیٹھے
کر اس نے اسے کھولا اور پھر پانی کی بوتیں نکال کر اس نے باہر رکھ
دیں۔ اس نے روزی راسکل کے پیٹ کے ایک ہبلو سے جہاں سے
خون سلسل لکھ دیا تھا، سے خون میں تمرا ہوا بس کا نکلا باکس
میں موجود پینی کی حد سے کات کر میلہ کیا اور پھر پانی کی حد سے
اس نے زخم دھونے شروع کر دیتے۔ اس کے ہاتھ تحریر کاراٹ انداز
میں چل رہے تھے۔ پھر یہ دیکھ کر اس کے ہمراہ پرمیجع الہیمان کے
تلاش پہنچیں گئے کہ روزی راسکل کے دھون کے ناگے دنوئے
تھے ابتدی کھیڑکی وجہ سے ان میں سے خون میں تگ گیا تھا۔ نائیگر
کے ہاتھ سلسل پہنچتے رہے اور تمودی در بعد جب وہ بیٹھنے کرنے
کے بعد روزی راسکل کو کچھ بھد دیگئے تین انگشیں لگا چکا تو اس
نے سامان میزیکل باکس میں ڈالا شروع کر دیا۔ اسی لمحے کر کرنل
بندگیش نے کرابٹہ ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

یہ کیا ہے۔ سب کیا ہے۔ یہ لڑکی کوئی بحث نہ ہے یا
کوئی پراسرار مخلوق ہے۔ ہر بار یہ کس طرح کوؤں اور گھس سے
آزاد ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔ کرنل بندگیش نے قدرے جیتھے ہوئے کہا۔

تمہیں ابھی تک یہ معلوم نہیں اوسکا کہ لڑکیاں اپنے ہاتھوں
کو مخصوص انداز میں سکونتے کی صلاحیت رکھتی ہیں تاکہ وہ پھوڑیاں
ہیں سکیں۔ سلسل اسما کرتے کرتے انہیں تحریر ہو جاتا ہے تیک
روزی راسکل نے شاید زندگی میں کبھی پھوڑیاں ہیں تیک نہیں لیکن

جب یہ شدید غصے میں آتی تو اس کا جسم پیٹنے میں دشوب جاتا ہے اور جب یہ بیجانی انداز میں جھکتے رہتی ہے تو اس کے ہاتھ سکڑ کر پیٹنے کی وجہ سے خود بخود کو دوسرا اور پلسوں سے باہر آ جاتے ہیں۔ تم نے مجھ پر کوئے پرسائے اور روزی راسکل خدوی غصے میں آگئی۔ اس کے بعد ہو کچھ ہوا وہ جہارے سائے ہے۔..... ماں نگر نے فرش پر اپنی چڑی کری اٹھا کر اسے کرنل جگدیش کی کرسی کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔ کاش میں تم دونوں کو گوئیوں سے الا و نہ۔..... کرنل جگدیش نے کہا۔

s4sheikh@gmail.com

پھر جہارا انعام اس سے بھی زیادہ غلط نہ تاک ہو تاہم اسے اپنے دلا اے۔..... ماں نگر نے کہا اور اس کے سامنے اس کا بازو بجلی کی ہی تیزی سے گھوما اور دوسرے لمحے کرہ کرنل جگدیش کے صلق سے نکلنے والی بیچ سے گونج آ جتا۔ ماں نگر کے ہاتھ میں موجود تحریر نہ کرنل جگدیش کا ایک بختنا آدمی سے زیادہ کاٹ دیا تھا۔ ماں نگر نے یہ نظر میڈیکل بکس سے ہی احمدیا تھا اور پھر ابھی کرنل جگدیش کی بیچ کی گونج فتح بھی نہ ہوئی تھی کہ ماں نگر کا بازو دوبارہ گھوما اور کرنل جگدیش کے صلق سے دوسری بیچ نکلی۔ اس کا پورا ہجرہ پیٹنے میں تحریر گیا تھا اور وہ راڈز میں جکڑا ہوا اس طرح کانپ رہا تھا جیسے اسے جاڑے کا بیمار ہو گیا ہو۔ اس کی آنکھیں تکفی کی شدت سے ابل کر باہر آ گئی تھیں۔

اب تم سب کچھ بتا دو گے۔..... ماں نگر نے نظر کو نیچے فرش پر

چھینکتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے اسے پہنچے عقب میں روزی راسکل کے گریبینے کی آواز سنائی دی تو اس نے پونک کر عقب میں دیکھا تو روزی راسکل بوش میں آ کر انھیں کی کوشش کر رہی تھی۔ ماں نگر تیزی سے ہزا اور اس نے آگے بڑھ کر ایک طرف پڑی اوتی پانی کی بوتل اٹھائی اور اسے کھول کر اس نے روزی راسکل کے من سے نگا دیا۔ روزی راسکل اس طرح خلافت پانی پینے لگی جیسے بیساکی اوٹھنی پانی پیتی ہے اور جسیسے بیساکی اس کے صلق میں اترتا جا رہا تھا اس کے بہرے پر بٹا شت اور تازگی آتی جا رہی تھی۔ جب روزی راسکل نے من ایک طرف کیا تو ماں نگر نے بوتل ایک طرف رکھی اور ایک پار پھر کرنل جگدیش کی طرف بڑھ گیا جو اسے انداز میں یقیناً ہوا تھا جسے اسے سکت ہو گیا ہو۔ ماں نگر نے کرسی پر بینچ کر اس کی پیٹھانی پر ابھر آئنے والی موٹی سی رُگ پر مزدی ہوئی انگلی کا ہک مارا تو کرنل جگدیش کے من سے ایسی بیچ لکلی جسے کوئی راکٹ اچانک ساختہ بیکر تو نہ ہو اٹلتا ہے۔ اس کا جسم بھی ساتھ ہی پھر کئے کا تھا۔

کہاں ہے فارسوا۔۔۔ بولو۔۔۔ کہاں ہے۔..... ماں نگر نے مجھے ہوئے کہا۔

s4sheikh@gmail.com

پپ۔۔۔ پپ۔۔۔ پر تاب پورہ کی لیبارٹری میں۔۔۔ پر تاب پورہ کی لیبارٹری میں۔۔۔ کرنل جگدیش کے من سے ایسے الفاظ لکھنے لگے جیسے صلق کے اندر الفاظ بنانے کی فیکٹری لگ گئی ہو اور اس فیکٹری سے الفاظ تیار ہو کر من کے راستے باہر نکل رہے ہوں۔۔۔ ایک ایک

کر بینجھے چلی تھی۔
اب جہارا کیا پروگرام ہے۔ کیا تم واپس جاؤ گی۔..... نائیگر
نے روزی راسکل سے مخاطب ہو کر کہا۔
میں نے پر تکاب پورہ چاکر دیاں سے فارمولہ حاصل کرتا ہے۔
روزی راسکل نے جواب دیا تو نائیگر بے اختیار ہو گک پڑا۔
جہارا اس سے کیا تعلق ہے۔ تم کس کے لئے کام کر رہی ہو۔
نائیگر کا بھر بیکفت بدلتا گیا تھا۔
تم کون ہوتے ہو پوچھنے والے۔ ٹریڈار اگر آئندہ بھر سے اس
انداز میں پوچھ گج کی۔..... روزی راسکل نے فحیلے لگھے میں اور
قرے پہنچنے ہوئے کہا۔
ستور روزی راسکل سے درست ہے کہ تم نے اپنی بہان خطرے
میں ڈال کر مجھے بھایا ہے لیکن یہ مرکاری کام ہے باس گران کا اس
لئے جہیں اس سے آگے بढھنے کی اجازت نہیں مل سکتی۔ بس تم
واپس جاؤ اور اپنے کلب میں بیٹھ کر اپنا کام کرو۔ سیکرت لیکٹس بنتا
جہارے بس کا روگ نہیں ہے۔..... نائیگر نے ہوش بجااتے
ہوئے قدرے خڑی لجھے میں کہا۔
میں نے تم پر کوئی احسان نہیں کیا۔ مجھے۔ میں نے یہ سب
کچھ اپنے لئے کیا ہے۔..... روزی راسکل نے جواب دیا۔
لپٹنے۔ کیا مطلب۔..... نائیگر نے پوچک کر کہا۔
وہ جہیں کوئے مادر ہے تھے اس نے مجھے خصہ آگیا اور پھر میں

۔ بے فکر ہو۔ میری موت کسی عورت کے ہاتھوں نہیں آ سکتی۔ ناٹنگر نے کہا۔
 میں کب کہہ رہی ہوں کہ عورت کے ہاتھوں آئے گی۔ میں اپنی پات کر رہی ہوں روزی راسکل نے انھیں کی کوشش کرتے ہوئے کہا تو ناٹنگر نے اسے بازو سے پکڑ کر ایک جھکے سے الحاکر گھوڑی کر دیا۔
 تم عورت نہیں ہو۔ ناٹنگر نے طنز ہے میں کہا۔
 میں لا کی ہوں۔ عورت نہیں ہوں۔ اگر جہارے پاس عقل نام کی کوئی چیز نہیں ہے تو کسی سے اওخار لے لو۔ ویسے جہارا اس تاد بھی الحق ہے اور تم بھی کہ تمہیں عورت اور لا کی میں فرق کا بھی پشت نہیں ہے۔ نا نس۔ روزی راسکل نے اتنا فتنے کی وجہ سے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے ناٹنگر نے اسے عورت کہ کر اس کی توبہ ہیں کر دیا۔
 بہر حال تمہیں اب والیں جانا ہو گا۔ ناٹنگر نے دروازے کی طرف پہنچتے ہوئے کہا۔
 اور تم۔ روزی راسکل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بھی آجے کی طرف قدم پڑھا دیئے۔ بھتے تو وہ لا کھدا گئی میں پھر اس نے اپنے آپ کو سن بھال یا تھا۔
 میں باس کو کمال کر کے انہیں حالات بتاؤں گا۔ پھر میں ہم دیں۔ ناٹنگر نے مڑے بغیر کہا۔

نے ہاتھ سکو کر کلپیں سے نکال لئے اور پھر دفعی ہونے کے باوجود میں ان سے نکلا گئی۔ میں کیسے یہ داشت کر سکتی تھی کہ وہ جسمیں کو دے مار کر ہلاک کر دیں۔ روزی راسکل نے بڑے جذباتی لمحے میں کہا۔
 میں۔ میں۔ اتنا آجے نہ ہو۔ مجھے جہارے جذباتی پن سے کوئی دلپی نہیں ہے۔ ناٹنگر نے بڑے عوسمد شکن سے لمحے میں کہا۔
 تو جہارا خیال ہے کہ میں نے جہارے ہارے میں جذباتی ہونے کی وجہ سے یہ سب کچھ کیا ہے۔ روزی راسکل نے انھیں نکلتے ہوئے کہا۔
 ابھی تم خود ہی تو کہہ رہی ہو۔ کہیں جہارے ذہن پر تو اڑ نہیں ہو گیا۔ ناٹنگر نے کہا۔
 میں نے جذباتی ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ فتنے کی وجہ سے ایسا کیا ہے اور فتنہ مجھے اس نے آیا تھا کہ ہو کام میں نے کرنا تھا میری، بجائے وہ کر رہے تھے۔ روزی راسکل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
 کون سا کام۔ ناٹنگر نے حران ہو کر پوچھا۔
 جسمیں کوڑے مارنے کا۔ یہ کام میں نے کرتا ہے اور یہ سن لو کہ جب بھی تھاری موت آئے گی میرے ہی ہاتھوں آئے گی۔ روزی راسکل نے فصلیے لمحے میں کہا تو ناٹنگر بے اختیار ہنس پڑا۔

”بیس سی ہزارے اندر خوبی ہے کہ تم بچے آدمی ہو۔ ماتفاق نہیں ہو اور اسی لئے ابھی بھک سرے ہاتھوں سے بچے ہونے ہو ورنہ نجانے کب کے قبر میں اچکے ہوتے۔“ روزی راسکل نے پریزانتے ہوئے کہا اور نائیگر اس کی بات سن کر اس طرح بہن پڑا جیسے بچے کی بات سن کر بہن پڑتے ہیں۔

- تم اس کے پالتو ہو - میں نہیں - جیس آزاد ہوں - جو چاہوں
کروں - تھم مجھے روک سکتے ہو اور شہی تمہارا حق استاد - مجھے -
روزی راسکل نے مجھے ہونے کہا۔

تم سے تو بات کرنا ہی فضول ہے۔۔۔۔۔ مانگر نے کہا اور تیری
سے گیران میں کھوئی کار کی طرف بڑھا چلا گیا۔۔۔۔۔ کار تینیا کرنل
جگدیش کی تھی۔

- تم کار جیں جاؤ گے روزی راسکل نے اس کے پیچے آئے
پڑھنے کہا۔

”ہاں - تو کیا اپ پسیل جاؤں گا۔ تم بھی یہ تھو جلدی - جہاں تم
کہو گئی جھیں ذرا پ کر دوں گا۔“ نائیگر نے کار کا دروازہ کھولتے
ہوئے کہا۔

۔ نائس - کیا تمہارے اندر پڑنا بھٹکا دماغ بھی نہیں ہے ۔
کرن جگدیش کی لیمہاں موجود ہے اور وہ لوگ اپنے بس کی کار
بچاتے ہیں ۔ جب انہوں نے ہمیں اس کار میں بیٹھنے دیکھا تو پھر تم
خود بھجو کر پھر کیا ہو گا اس لئے ہمیں لیکسی میں جاتا ہے ۔ روزی
راسکل نے اہمیتی غصیلے لئے میں کہا تو نائسگر کے ہمراے پر شرمندگی
کے ہزارات اجرا نے ۔

تم شخص کہتے ہو۔ واقعی یہ بات میرے ذہن میں نہیں آئی تھی:..... نائیگر نے بغیر کسی خذار کے اپنی غلطی کو سلسلہ کرتے ہوئے کہا۔

بادے میں احساس نہ ہی ہوتا تھا۔ البتہ جب اس کی تکریں بھاگ
ٹکاتی چائے کی پیالی پر پڑتی تھیں تو وہ سکراتے ہوئے اسے الحاکر
جیکیاں لینا شروع کر دیتا تھا۔ ایسے موقع پر سلیمان فون سیت ہی
پہاں سے الحاکر لے جاتا تھا اور سوائے اہمیتی ضروری کال کے علاوہ
دوسری کوئی کال وہ عمران تھک نہ پہنچنے دیتا تھا۔ اس طرح عمران
اطمینان سے مطالعہ کر کر رہتا تھا۔ البتہ جب وہ مطالعہ سے تھک جاتا
تو پھر وہ رسالہ یا کتاب بند کر کے سلیمان کو آواز دیتا اور سلیمان اس
کا اتنا حزادج شہاس ہو چکا تھا کہ اس کی آواز کے انداز سے ہی وہ کچھ
بیٹا تھا کہ اب عمران کے مطالعے کا پرینے فتح ہو چکا ہے اس نے پھر
سلیمان بھی اپنی مخصوص فارم میں آجائا تھا۔ اس وقت بھی عمران
مطالعہ میں مصروف تھا اور سلیمان باورپی خانے میں یقیناً ہستے کام
میں مصروف تھا۔ پاس ہی فون سیت رکھا ہوا تھا کہ فون کی گھنٹی^ج،
جسکی تو سلیمان نے پاچھے پڑھا کر رسیور اٹھایا۔

“سلیمان بول رہا ہوں۔..... سلیمان نے کہا۔

“ناگزیر بول رہا ہوں کافرگان سے۔ پاس موجود ہیں۔” دوسری
طرف سے ناگزیر کی آواز سناتی دی۔

“موجود تو ہیں لیکن اس وقت ان پر مطالعے کا بھوت ہوا رہے اور
جیسے ایسے بھوتوں سے بہت ذرگتا ہے کیونکہ یہ بڑے عالم فاصل
بھوت ہوتے ہیں۔..... سلیمان کی زبان بھی عمران سے کسی صورت
کم نہ تھی۔

ومران اپنے قیمت میں پہنچا ایک ساتھی رسالہ پڑھنے میں
مسروف تھا۔ ساتھ ساتھ وہ ضروری نوٹس بھی اس انداز میں لے لے
تھا جسے کسی مقالے کی جیاری کر رہا ہو لیکن دراصل وہ یہ نوٹس لے
ہوئے ساتھی فارمودوں کو سلخانے اور اجنبیں اچھی طرح اور گہرائی
میں کچھ کے لئے یا کرتا تھا۔ اس وقت بھی وہ ایک بین الاقوامی
ساتھی میگزین میں شائع ہونے والی ایک اہمیتی ایڈوائس رسیور
کے بادے میں تفصیلات پڑھ رہا تھا اور ساتھ ہی کچھ کے لئے نوٹس
بھی لے رہا تھا۔ ایسے موقع پر سلیمان خود ہی اس کی چائے کا خیال
رکھتا تھا اور جب اسے گھوس ہوتا کہ اب عمران کو چائے کی طلب ہے
ہری ہو گی تو وہ خاموشی سے اندر آکر بچاپ نکلتی ہوئی چائے کی پیالی
ومران کے سامنے رکھ کر اسی خاموشی سے واپس چلا جاتا تھا۔ عمران
بھی ذہنی طور پر اتنا مصروف ہوتا تھا کہ اسے شاید سلیمان کی آمد کے

"اس بھوت کو تم چائے پلوا پلوا کر فلیٹ پر بر اجہاں رہنے کا اجاز
فرماہم کرتے رہتے ہو گے۔..... دوسری طرف سے نائگر نے بنے
ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے بھوت کو تو شکایت کا موقع نہیں ملتا چاہتے۔ درد الہما
بھی ہو سکتا ہے کہ مطالعے کا یہ بھوت صاحب کو چھوڑ کر بھج پر قبضہ
چالے گا۔..... سلیمان نے جواب دیا۔
"تم سے اس نے کیا لینا ہے سلیمان۔ باس کو تو اس نے
ساتھ پڑھائی ہوئی ہے۔..... نائگر نے بھی لطف لینے کے بعد ادا
ہیں کہا۔

"پکن کی ساتھ دیبا کی سب سے بڑی ساتھ ہے۔ اربوں
کمربوں سالوں سے یہ ساتھ انسان کے ساتھ ہے۔ یہ بادرپی ہی
تحاہس نے کچے گوشت کو ہنگار کر آگ پر پکانے کا فارمولہ لجاد کیا
ہوا گا ورد اب تک تم کچا گوشت ہی کھاتے نظر آتے۔..... سلیمان
نے من بناتے ہوئے ایسے مجھے میں کہا جسے نائگر نے اس کی توہین
کر دی ہو۔

"نائگر تو اب بھی کچا گوشت کھاتا ہے۔ بے چاروں کے پاس
بادرپی رکھنے کا خصلہ ہی آج تک پیدا نہیں ہوا۔..... دور سے عمران
کی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ صاحب کا بھوت جہاری آواز سنتہ ہی بھاگ گیا ہے۔ میں
بات کرتا ہوں جہاری۔..... سلیمان نے چونکہ کہا اور پھر فون

سیست المعاشر سلیمان کی طرف پڑھ گیا۔ عمران ساتھی رسالہ پند
کر کے سامنے رکھے پڑھا ہوا تھا۔

"آپ نے تو ہورتوں کو بھی بات کر دیا ہے۔..... سلیمان نے
کرے جس داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"ہورتوں کو بات۔ کیا مطلب۔ ہورتیں بھی کبھی بات کھاتی
ہیں۔ ان کا تو ہیں الاقوامی مسلم قول ہے کہ پیاسا تم ہارے اور بے
چارے پیاس کے کھاتے میں ساری بارہہ جاتی ہے۔..... عمران نے فون کا
رسیور سلیمان کے ہاتھ سے لیتے ہوئے کہا۔

"میں قوت صامت کی بات کر رہا ہوں۔ کہا جاتا ہے کہ ہورتیں
کنی ملبوں سے اپنے مطلب کی بات سن لیتی ہیں اور آپ نے بھی اس
صلاحیت کا مظاہرہ کیا ہے سچاں پیٹھے پیٹھے کن میں ہونے والی بات
پیش سن لی ہے۔..... سلیمان نے چائے کی پیالی الحاتے ہوئے
کہا۔

"اس میں میری قوت صامت سے زیادہ جہارے مت میں فٹ
لاڈو پیکر کا کمال ہے۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ہیلو۔ کافرستان کے جنگل میں کوئی شکار بھی ہاتھ نکالے یا
نہیں۔..... عمران نے سلیمان کو جواب دینے کے بعد رسیور کے
مائک پر رکھا ہوا تھا اور نائگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں باس۔ کرتل جگدیش کو صرف ٹریس کر دیا گیا بلکہ اس
سے پوچھ چکھ بھی مکمل کر لی ہے۔ فارمولہ جو ڈاکٹر شوائل سے حاصل

کیا عگی تھا وہ کر تل بندیش نے اپنے آدمیوں کو بھجو دیا اور ان آدمیوں کے ذریعے یہ فارمولہ اس نے کافرستان حکومت کو بھاری قیمت پر فروخت کر دیا اور اب اس خلافی میانہ فارمولے پر کافرستان میں پرتائب پورہ کی لیبارٹری میں کام ہوا ہے۔ نائگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

۰ کر تل بندیش کیسے ہاتھ لگا۔ پوری تفصیل سے رو درست ہو۔ روزی راسکل کا کیا ہوا۔ کیا وہ زندہ بیک ہے یا نہیں۔ میران نے کہا تو ہواب میں نائگر نے اپنے کافرستان بھینٹے سے لے کر کر تل بندیش کی صوت کی قاتم تفصیل بتادی۔ گو اس نے روزی راسکل کی بدو جہد کا ذکر سرسری انداز میں کیا تھا اور کسی قسم کی تعریف دغیرہ نہیں کی تھی لیکن اس نے کوئی بات چھپاتی یا جمدیل بھی نہیں کی تھی۔

s4sheikh@gmail.com

۰ اس کا مطلب ہے کہ روزی راسکل نے واقعی ہے حد وحشی سے بدو جہد کی ہے۔ دری گذ۔ لیکن تم نے اس سے پوچھا ہے کہ اس بدو جہد کا مقصد کیا ہے۔ وہ کیا پچاہت ہے۔ میران نے تو میں لمحے میں کہا۔

۰ میں بس۔ اس کا ہواب ہے کہ وہ کسی سے کم محروم نہیں ہے۔ وہ یہ فارمولہ پاکیشی حکومت کو وشاچاہتی ہے تاکہ ہمارا ملک بھی خلافی میانہ سازی میں داخل ہو سکے۔ نائگر نے جواب دیا۔

۰ گل۔ یہ تو واقعی ثابت سوچ ہے۔ اب ہماں ہے وہ اور کس حال میں ہے۔ میران نے پوچھا۔

۰ ہم اس کوٹھی سے ہماں کر تل بندیش سے جو پہ بولی تھی تک کر پہل چلتے ہوئے ایک سڑک پر لئئے اور پھر ہماں سے نیکی لے کر میں مار کیت آئے۔ ہماں روزی راسکل ڈرپ ہو گئی جبکہ میں لہنے بھٹے ہوئیں ہماں سے مجھے اخواں کیا گیا تھا وہ سرے ہوئیں مجھ گی اور اب وہیں سے آپ کو کال کر رہا ہوں۔ نائگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

۰ کون سے ہوئیں میں اور کہہ نہیں کیا ہے۔ میران نے پوچھا تو نائگر نے تفصیل بتادی۔

۰ تم سیرے بھینٹے ٹک دیں رہو گے۔ البتہ میک اپ کر لینا کیونکہ کر تل بندیش کی لاش ٹلتے ہی کر تل بندیش کے ماتحتوں سیست حکومت کی قاتم بھیں اور روزی راسکل کو تکاش کرنے میں لگ جائیں گی۔ میران نے کہا۔

۰ میں بس۔ میں نے میک اپ کر لیا ہے۔ نائگر نے جواب دیا۔

۰ تمام کیا رکھا ہے اپنا۔ میران نے سکراتے ہوئے قدرے شراحت بھرے لمحے میں کہا۔

۰ ”رضوان۔ نائگر نے جواب دیا۔

۰ مطلب ہے کہ روزی راسکل کو جنت میں داخل ہونے سے

روکنا چاہتے ہو۔..... عمران نے کہا۔
”روزی راسکل کو بخت میں۔ کیا مطلب ہوا بس۔..... تائیگر
نے حریت بھرے لمحے میں کہا۔

”رسوان بخت کے داروئے یا دربان کا نام ہے اور جب تم
رسوان ہو گے تو پھر روزی راسکل بخت میں کہیے جا سکتے ہے۔
عمران نے دعا صاحت کرتے ہوئے کہا تو دوسرا طرف سے تائیگر کے
ہنسنے کی آواز سنائی ودی۔

”باس۔ مجھے یقین ہے کہ روزی راسکل لا زماں پرتاب پورہ جائے
گی اور دہان ماری جائے گی۔..... تائیگر نے اس بار سخنہ لمحے میں
کہا۔

”ماری تو وہ اس لمحے جائے گی جب اس کی موت کا وقت ہو گا اس
لئے تمہیں اس کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ اپنا حفظ خود
کر سکتی ہے۔..... عمران نے تھاب دیا۔

”باس۔ آپ کب تک کافر سان بخیجائیں گے۔..... تائیگر نے
سوال کرتے ہوئے کہا۔

”مجھے کوئی جلدی نہیں ہے۔ فارمولہ کہیں بھاگا نہیں جا رہا۔ میں
چیف سے معلوم کروں گا کہ اگر پاکیشیا کے لئے یہ فارمولہ فائدہ مند
ہے اور حکومت سلوایا اس فارمولے کی کالی صرف پاکیشیا کو دینے اور
پاکیشیا میں اس پر کام کرنے کا وعدہ کرتی ہے تو تھیک درد ان عک
محلومات ہنچا دی جائیں گی اور اس کے بعد وہ جائیں اور ان کا کام۔

بہر حال دو تین روز تو اس کام میں مزید لگ جائیں گے۔ کیوں۔ تم
کیوں پوچھ رہے ہو۔..... عمران نے کہا۔

”اس نے بس کہ روزی راسکل جس قدرت کی حورت ہے (غیری
ہونے کے باوجود وہ پرتاب پورہ بخیجائے گی اور خاید اب عک بخیج
بھی چکی ہو اور کرمل جگدیش کی زبانی پر تکب پورہ کی جو پوزیشن
معلوم ہوئی ہے وہ بے حد خطرناک ہے۔..... تائیگر نے کہا۔

”تو تمہیں یہ فرم کھاتے جا رہا ہے کہ وہ دہان ماری جائے گی اور
تم اسے بخانے کے لئے دہان فوراً جانا چاہتے ہو۔..... عمران نے کہا۔

”یہ بات نہیں ہے بس۔ مجھے اصل تکراس بات کی ہے کہ اس
طرح حکومت کافر سان کے علم میں یہ بات آجائے گی کہ ہمیں
پرتاب پورہ کے بارے میں علم ہو گیا ہے اور ہو سکتا ہے کہ وہ
خاسوٹی سے فارمولہ دہان سے کسی اور لیبارٹری میں ٹرانسفر کر
دیں۔..... تائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہو ہے۔ تمہاری بات درست ہے لیکن کیا تم سرے کافر سان
ہنچنے تک روزی راسکل کو دہان جانے سے روک سکتے ہو۔..... عمران
نے کہا۔

”نہیں بس۔ وہ کسی کی بخیجتی ہے اور نہ مانگتی ہے بلکہ ہو سکتا
ہے کہ جبکہ اس کا ارادہ رکنے کا ہو۔ مگر میرے روکنے پر وہ فوری دہان
کے لئے جل پڑے گی۔..... تائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
”تو پھر اس کے حال پر چھوڑ دو۔..... عمران نے کہا اور اس

کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ البتہ اس کی پہنچانی پر سورج کی لگیریں سی ابھر آئی تھیں۔ اسے اس فارمولے میں کوئی واضح دلچسپی محسوس نہیں ہو رہی تھی اور وہ صرف حکومت سلوایا کو فائدہ ہٹانے کے لئے کافرستان کے ساتھ لبی بڑائی لونے کو فضول بھجتا تھا۔ وہ کچھ دری سچھا سچھا رہا پھر اس نے رسیور انحصاریا اور نہر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ادور بول رہا ہوں" رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سرداور کی آواز سنائی دی۔

"میں گران ایم ایس سی۔ (ای ایس سی) اکسن بول رہا ہوں" گران نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

"فرملے" دوسری طرف سے ففتر طور پر کہا گیا۔ "چار لس سلندر پانچ تیزابوں کے کین" گران نے فرماش گناہنا شروع کی تھی کہ دوسری طرف سے رسیور رکھ دیا گیا اور گران نے بھی مسکاتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ وہ سرداور سے اس فارمولے کے پارے میں مزید باتیں بیٹھتے کرتا چاہتا تھا یعنی اب اس کا موڈیبل چکا تھا۔ اس سلسلے میں سرداور سے اس کی بات جیلے ہو چکی تھی اس نے اب سرداور مزید کیا کہہ سکتے تھے۔ گران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور انحصاریا اور نہر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو" رابطہ قائم ہوتے ہی ایکسٹوگی مخصوص آواز سنائی

دی۔

"گران بول رہا ہوں ظاہر" گران نے کہا۔

"اوہ آپ۔ کوئی خاص بات" دوسری طرف سے بلکی زرد نے اپنی اصل آواز میں کہا۔

"میرے ذہن میں بعیض سی کمپلی موجود ہے۔ حکومت سلوایا کے فارمولے کے پارے میں کنفرم ہو گیا ہے کہ وہ کافرستانی حکومت نے باقاعدہ غریب یا ہے اور پرستاب پورہ کی لیبارٹری میں اس پر کام ہو رہا ہے۔ سرسلطان اور سرداور کی خواہش ہے کہ میں = فارمولہ حاصل کر کے سلوایا حکومت کو بھیجا دوں لیکن مجھے اس میں کوئی دلچسپی محسوس نہیں ہو رہی۔ میں کیوں خواہ گواہ پر اتنی شادی میں دیوار بنا پھر تار ہوں" گران نے کہا۔

"لیکن آپ نے ہی بتایا ہے کہ حکومت سلوایا اس پات پرمان گئی ہے کہ یہ میں اپنے پاکیشی میں بھی تیار ہو گا اور سلوایا کے ساتھ دن بھاں اس پر کام کریں گے۔ ایسی صورت میں پاکیشیا کو یقیناً قاعدہ تو ہو گا" بلکی زرروئے کہا۔

"ہاں۔ لیکن میرا خیال ہے کہ جب تک اس فارمولے پر کام ہو گا سپر پاورز اس سے بھی ہہتر فارمولہ جادو کر لیں گی۔ پھر" گران نے منہ بنتا ہوئے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے۔ ساتھ تو اہتمائی تحریفتاری سے آگے بڑھ رہی ہے۔ بلکی زرروئے کہا۔"

بھی زیادہ ہے۔..... عمران نے حیران ہو کر آنکھیں پھالتے ہوئے کہا۔

”ہرن تو کسی بھی سرکاری چریاگر کے تجربی ملازم کو تھوڑی سی رقم دے کر حاصل کیا جاسکتا ہے لیکن موٹگ کی دال۔ اس کی قیمت سنتے ہی قیمت پوچھنے والا ہے ہوش ہو کر گر جاتا ہے اس نے سوری۔..... سلیمان نے جواب دیا اور واپس مرتے لگا۔

”ارے۔ ارے ستو۔ کیا دس بارہ لاکھ روپے کو ہے موٹگ کی دال۔..... عمران نے کہا۔

”دس بارہ لاکھ روپے میں تو موٹگ کی دال مل ہی نہیں سکتی۔ آپ فال ریاضتوڑ کی بات کریں۔..... سلیمان بھی ہملا گیاں آسانی سے قابو دیتے والا تھا۔

”حیرت ہے۔ موٹگ کی دال بھی اب فال روں اور پونڈ میں بکھنے لگی ہے۔ میرا خیال ہے کہ اماں بی کو فون کر کے میں ان سے فرمائش کروں۔ وہ ماں ہیں۔ وہ فرمائش ہر صورت میں پوری کریں گی۔..... عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

”آپ کے ذیلی ہبت بڑے جا گیردار ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ جا گرچ کر لپٹے اکوئے بیٹی کے لئے موٹگ کی دال کا بندوبست کر لیں۔ بہر حال مجھے بھی کھانے والوں میں خالی رکھیں تاکہ ہاتھ دندگی میں بھی فخر سے سر اخخار کر پتا سکوں کہ میں نے پاکیشیاں رہ کر بھی موٹگ کی دال کھائی ہے۔..... سلیمان نے جواب دیتے

”ٹھیک ہے۔ میں نائینگر کو کافرستان سے واپس بلوایتا ہوں اور سلطان کو کہ دیتا ہوں کہ وہ حکومت سلوایا کو سرکاری طور پر آگاہ کر دیں کہ ان کا فارسہ لا گہاں موجود ہے۔ پھر حکومت سلوایا جانے اور اس کا کام۔..... عمران نے ایک طویل سائبنس لیتھے ہوئے کہا۔ ”بھی آپ مناسب تھیں۔ ویسے آپ کے انداز سے لگ رہا ہے کہ آپ کا اس کیس کے لئے دل نہیں چاہدہ۔..... دوسری طرف سے ٹھیک رہ دنے کہا۔

”ہاں۔ جہاری بات درست ہے۔ مجھے اس کیس میں کوئی دلپیٹھ محسوس نہیں ہو رہی۔ اللہ حافظ۔..... عمران نے کہا اور رسیدور رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے سلیمان کو آواز دی۔

”میں کہا کیونکہ عمران کا آواز دینے کا انداز بھی صحیحہ تھا۔ ”تم نے جب سے مجھے موٹگ کی دال سکھانا بند کی ہے میرا دہن بھی بے کار ہوتا جا رہا ہے۔ اس لئے آج رات دہن میں ایک داش موٹگ کی دال کا ہوتا ضروری ہے۔..... عمران نے کہا۔

”سوری صاحب۔ آپ مسلم ہرں کہتے تو وہ آپ کو سکھایا جا سکتا ہے لیکن موٹگ کی دال آپ کی حیثیت سے بہت اوپنی بات ہے۔..... سلیمان نے اسی طرح صحیحہ لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”چہارا مطلب ہے کہ موٹگ کی دال کی اہمیت مسلم ہرں سے

ہوئے کہا۔

"باقی قومیں خلاہ بچنے لگی ہیں اور ہم موٹگ کی وال کمانے کو ترس رہے ہیں۔"..... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"موٹگ کی وال کما کر خلاہ میں پہنچنے والے ہم لوگ ہیں۔ باقی قومیں بخت کرتی ہیں۔ غلومن سے کام کرتی ہیں اور پھر خلاہ سنبھال جاتی ہے۔"..... سلیمان نے ہواب دیا اور مڑنے لگا۔

"ارے ہاں۔ ایک مشت۔ اب خلاہ کی بات چل پڑی ہے تو ایک مثودہ تو دے دو۔ مثودے دینے میں تمہاری شہرت اب خلاہ سے بھی باہر کسی اور کہناں بچنے لگی ہے۔"..... عمران نے کہا۔
"مثودہ اگر عقل مند کو دیا جائے تو اسے اس کی ضرورت ہی نہیں ہوتی اور اگر احقیق کو دیا جائے تو وہ اسے تسلیم نہیں کرتا۔ اب آپ بتائیں کہ آپ کو کیا واقعی مثودے کی ضرورت ہے۔" سلیمان نے مرتے ہوئے کہا تو عمران نے انتیار بھس پڑا۔

"عقل مند کو ہی مثودے کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ بھی تم سے۔ علیم قلمان سے کسی نے پوچھا تھا کہ اس نے حکمت و دانائی کس سے سیکھی ہے تو اس نے کہا احمد涓وں سے کہ وہ جو کرتے ہیں میں اس کا اٹ کرتا ہوں اس نے تم سے مثودے لے رہا ہوں کہ جہارے مثودے کا اٹ کر کے میں منزل بچنے جاؤں گا۔"..... عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

"اور اگر میرے مثودے سے منزل خود بھاں آجائے تو۔"

سلیمان نے ہواب دیا۔
"کس منزل کی بات کر رہے ہو۔"..... عمران نے حریت بھرے لجھے میں کہا۔

"بھی ہیگم صاحب۔ آپ کی منزل تو وہی ہیں۔"..... سلیمان نے ہواب دیا تو عمران نے انتیار کھلاکھلا کر بھس پڑا۔
"تم اب شیطان کے بھی کان کرنے لگ گئے ہو۔"..... عمران نے بلستے ہوئے کہا۔

"آپ کے تو کان ابھی تک سلامت ہیں۔"..... سلیمان بھلا کہاں باز آنسے والا تھا اور عمران اس بار بھی نے انتیار کھلاکھلا کر بھس پڑا۔
"اوے۔ اب تمہارے مثودے کی ضرورت نہیں ہے۔ میرے دماغ پر جھائی ہوئی گرو چہاری باتوں نے صاف کر دی ہے۔ اب تم جا سکتے ہو۔ لٹکری یہ۔"..... عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

"کہاں ڈالوں۔ ڈست بن میں یا باہر کچرے کے ڈھیر پر۔" سلیمان نے بڑے معصوم سے لجھے میں کہا تو عمران نے انتیار بھونک پڑا۔ اس کے بھرے پر حقیقی حریت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔
"کیا مطلب۔ کس کی بات کر رہے ہو۔"..... عمران نے حریت بھرے لجھے میں کہا۔ اسے واقعی سلیمان کی بات بھیجیں دلتی تھی۔
"آپ کے دماغ کو۔ جو اتنا ہذا کچھ کھا تھا کہ گرو کے ساتھ بھی اڑ کر باہر آگیا ہے۔ اب اسے کہاں بھیجنیکوں۔"..... سلیمان نے سنجیدہ لجھے

کے فارمولہ تھا جبکہ اصل فارمولہ پہلی خلائی میزائی کا تھا۔
سرسلطان نے کہا۔

”جی ہاں۔ یہ ساری کارروائی کافرستان کے ایک دلپٹس سیل کے
انچارج کرن جگدیش کی تھی۔ اس نے جعلی فارمولہ واپس بھجوادیا
اور اصل فارمولہ پہنچادیا جہاں سے حکومت کافرستان
نے اسے خریدیا۔ اس طرح کرن جگدیش نے بھاری رقم میں
حاصل کر لی اور فارمولہ بھی کافرستان پہنچ گی۔..... عمران نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔

”کیا تم نے فارمولہ حاصل کر لیا ہے جو اتنی تفصیل کا تھیں مم
ہے۔..... سرسلطان نے پوچھا۔

”یہ ساری کارروائی میرے شاگرد نامگذار نے کی ہے۔ اس نے
کرن جگدیش کو ریس کر کے اس سے معلومات حاصل کی ہیں اور
یہیں میں نے بتایا ہے کہ فارمولہ حکومت کافرستان کی تحریک میں
ہے۔..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو پھر وہاں سے اسے حاصل کون کرے گا۔ میں نے تو جیف
سکر نری سلوایا سے وعدہ کیا ہے۔..... سرسلطان نے کہا تو عمران
بے اختیار سُکر ادیا۔

”جی ہات تو یہ ہے سرسلطان کہ دوسروں کے لئے کام کرنے کو
دل نہیں چاہتا۔ ہاں اگر آپ حکم دیں تو بھوری ہے۔..... عمران
نے کہا۔

میں جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہنچ کر مزید کوئی بات
ہوتی فون کی ٹھنڈی نیچ اٹھی تو عمران نے باقاعدہ بڑھا کر رسیور الجھایا
جیکہ سلیمان سُکر اتنا ہوا مرکر کرے سے باہر چلا گیا۔ ٹاہر ہے وہ سبیں
مجھا تھا کہ عمران جب بورہ ہوتا ہے یا کسی دینی و مدنی میں مبتلا ہو جاتا
ہے تو پھر وہ سلیمان سے اس قسم کی اہلی پہنچی باتیں کر کے فریش ہو
جایا کرتا ہے اور سبکی حالت سلیمان کا بھی تھا۔ روشنیں کی بورست سے
پہنچ گئے لئے اس کے پاس بھی سبکی طریقہ تھا۔

”علی عمران ایم ایس سی۔ ذی ایس سی (اکسن) بول رہا ہوں۔
”مران نے غلظت لئے میں کہا۔

”سلطان بول رہا ہوں عمران بیٹھ۔ کیا اس سلوایا فارمولے کے
بارے میں کوئی پیش رفت ہوتی ہے۔..... سرسلطان نے کہا۔

”ہاں۔ میں آپ کو فون کرنے ہی والا تھا۔ پھر سلیمان نے مجھے
اپنی یاتوں میں لٹھایا۔ وہ فارمولہ حکومت کافرستان نے باقاعدہ خرید
لیا ہے اور اس وقت وہ فارمولہ کافرستان کے ایک علاقے پر تاب پورہ
کی لیبارٹری میں ہنچادیا گیا ہے۔ وہاں اس پر کام ہو رہا ہے۔ ”مران
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن ہو فارمولہ اس ڈاکٹر ٹھوٹل سے حاصل کیا گیا تھا اس کے
بارے میں معلوم ہوا ہے کہ وہ جعلی ہے۔ وہ فارمولہ جیکے ائے
حکومت سے کاٹدا کے لئے حاصل کیا گیا تھا۔ جب وہ فارمولہ کا تذا
ہنچایا گیا تو وہاں اسے جنکی کیا گیا۔ وہ فارمولہ اعام سے خلائی میزائی

۔ میں نے تمہیں بھٹے بھی بتایا تھا کہ حکومت سلوایا سے اس
سلسلے میں بات پیشیت ملے ہو جی گی ہے۔ اس فارمولے پر پا کیشیا میں
بھی کام ہو گا اور پا کیشیا بھی پیشہ خلائی صراحت کی حیاتی میں داخل
ہو جائے گا اور اب تم خود کہہ رہے ہو کہ کافرستان اس فارمولے کو
بھارتی قیمت پر فریب کر کام کر رہا ہے اور سستھیں کا سدا
حکومتی کار و بار و فاقع حیثیت خلائی سیاروں کا بھی مرہون منت ہو گا۔
پا کیشیا اس سال چار سیارے خلاں میں پھوڑ رہا ہے اور اس سلسلے میں
طوبیں المعیاد پلاٹنگ بھی کر لی گئی ہے تاکہ پا کیشیا کو جدید طبلو طبر
چلایا جاسکے تو کیا تم چاہتے ہو کہ کافرستان اس پیشہ خلائی صراحت
سے پا کیشیا کے تمام خلائی سیارے جباہ کر دے اور ہم پیشے من دیکھتے
ہو جائیں۔ نصیک ہے چہارا دل نہیں چاہ رہا تو میں ملزی اٹھی
جنس کے کرٹل شاہ کو درخواست کرتا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ وہ
میری درخواست مان لے گا۔..... سرسلطان نے قدرے ناراضی اور
غصے لے لچھے میں کہا۔

۔ جواب۔ غصہ کس بات کا۔ میں نے تو کہا ہے کہ آپ حکم دیں
آپ کے حکم کی تعییں ہو گی۔..... میران نے کہا۔

۔ نہیں۔ تمہارا دل نہیں چاہ رہا اور یہ معاملات ایسے ہیں کہ اگر
آدمی کا دل نہ چاہ رہا ہو تو وہ لا زماں حاکم ہو جاتا ہے اور میں تمہارے
منہ سے ناکامی کا لفڑ سنتا برداشت نہیں کر سکتا اس نے اب تم اس
پر کام نہیں کر دیجے۔ اندھا حائلہ۔..... سرسلطان نے اسی طرح غصے

اور مجیدہ سے لچھے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو
میران نے بے اختیار طویل سانس لیا اور پھر کریڈل دیا دیا اور پھر
ثون آئنے پر اس نے نہیں رسک کرنے شروع کر دیئے۔
۔ ایکسو۔..... دوسری طرف سے بلکہ زردوں کی مخصوص آواز
ستھانی دی۔

۔ علی میران بول رہا ہوں ظاہر۔ ابھی سرسلطان کا فون آیا تھا اس
فارمولے کے سلسلے میں اور جب میں نے انہیں بتایا کہ میرا دل
نہیں چاہ رہا تو وہ سخت ناراضی ہو گئے کیونکہ ایک تو وہ سلوایا کے
چیف سکرٹری سے اس فارمولے کی واپسی کا وعدہ کر چکے تھے دوسرا
حکومت سلوایا سے انہوں نے معاہدہ بھی کر دیا ہے کہ اس فارمولے
پر پا کیشیا میں بھی کام ہو گا اور اب جب میں نے انہیں بتایا کہ
فارمولے پر کافرستان کام کر رہا ہے تو ان کی ناراضی مزید بڑھ گئی اور
غصے اور ناراضی میں انہوں نے فون بھی بد کر دیا ہے اور اگر اب
میں نے انہیں فون کیا تو انہوں نے میری بات نہیں مانتی۔ اس نے
تم انہیں فون کر کے بتا دو کہ تم نے مجھے حکم دیا ہے کہ فارمولہ
واپس لایا جائے گا۔..... میران نے کہا۔

۔ میران صاحب۔ سرسلطان تو اس سارے سیاست اپ کے پارے
میں سب کچھ جلتے ہیں اس لئے یہ ذرا مدد ان کے سامنے نہیں چل
سکتا۔ اپ خود ہی انہیں فون کر کے بتا دیں۔..... بلکہ زردوں نے
صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

اچھا۔ جلو تم انہیں غون کر کے کہ دو کہ آپ کی نارانگی کو
محوس کر کے عمران دیواش وار کافرستان کی طرف دوڑ چاہے۔
عمران نے کہا۔

”ہاں۔ ایسا میں اکہ سکتا ہوں۔۔۔۔۔ بلکہ زرور نے کہا تو عمران
نے اسکے کہ کر رسیور رکھ دیا۔ اسے مسلم تھا کہ بلکہ زرور انہیں
غون کر کے یہ بات کہے گا تو وہ لامال اسے غون کریں گے لیکن اب
اس نے واقعی یہ فارمولہ کافرستان سے واپس لانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔
پھر تکہ ہنادس مت بعد غون کی گھٹنی نج اٹھی تو عمران نے رسیور الحما
لیا۔

”علی عمران ایم اسی۔۔۔۔۔ قہی ایسی (اکسن) بول بھا ہوں۔۔۔

عمران نے اپنے گھنوس لئے میں کہا۔

”چیف نے ابھی غون کر کے بتایا ہے کہ تم کافرستان جا رہے ہو
اور صرف میری نارانگی کی وجہ سے تو میں نے اس لئے غون کیا ہے
کہ میں ناراں نہیں ہوں اور کم از کم تم سے تو ناراں نہیں ہو سکتا
میں چیف سکرری سلوایا سے محذرت کر لوں گا کہ پاکیشی سکر
سروس کے چیف نے میری بات ماننے سے اکار کر دیا ہے اور وہ مغلی
جلتے ہیں کہ پاکیشی سکر سروں کے چیف کو پاکیشی کا صدر بھی
مجبور نہیں کر سکتا۔ میں کس قطار میں ہوں۔۔۔۔۔ سرسلطان کے لئے
میں نارانگی کا عنصر ابھی تک موجود تھا۔

”آپ ابھی انتہے تو بوزھے نہیں ہوئے جتنا پڑے آپ کو بخوبی

ہیں۔۔۔۔۔ عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

”اس میں بڑھاپے کا کیا تھا۔۔۔۔۔ سرسلطان نے اسی طرح
ناراں لئے میں کہا۔

”بڑھے ناراں ہو جائیں تو مسلسل ناراں ہی رہتے ہیں لیکن
جو ان نارانگی کو پھوٹھوں ہی بھول بھال کر مان جاتے ہیں۔۔۔۔۔
آپ نے آئنی کا روڈی تو دیکھا ہو گا کس طرح فوراً مان جاتی ہیں۔۔۔۔۔
عمران نے کہا تو اس بار دوسری طرف سے سرسلطان بے اختیار ہنس
پڑے۔۔۔۔۔

”تم لجھے بوزھا اور اسے جوان بھار پہے ہو۔۔۔۔۔ کیوں۔۔۔۔۔ سرسلطان
نے سکراتے ہوئے کہا۔

”آئنی کو بوزھی کہ کر میں نے جو جیاں کھانی ہیں۔۔۔۔۔ آئنی نے کہا
ہے کہ ابھی ان کی عمر بھی کیا ہے۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو
سرسلطان ایک بار پھر ہنس پڑے۔۔۔۔۔

”کیا تم واقعی فارمولے کے حصوں کے لئے کافرستان جا رہے
ہو۔۔۔۔۔ سرسلطان نے اس بار سنجیدہ لجھے میں کہا۔

”جی ہاں۔۔۔۔۔ لیکن ابھی آپ نے سلوایا کے چیف سیکرری کو اس
بارے میں نہیں بتانا کیونکہ ہاں سے انفارمیشن لیک ہو سکتی ہے۔۔۔۔۔
آپ انہیں کہ دیں کہ اس پر کام ہو رہا ہے۔۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ
لجھے میں کہا۔

”بلکہ ہے۔۔۔۔۔ ملکریہ۔۔۔۔۔ سرسلطان نے کہا اور ایک بار پھر

دوسری طرف رسیدور رکھ دیا گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیدور رکھ دیا۔ اسے اٹھیتا ہوا تھا کہ اس نے سرسلطان کی نار انگلی دور کر دی ہے۔ وہ انھا اور اس نے حقیقی دیوار میں موجود الماری کھول کر اس میں موجود ایک لائگ ریچ ٹرائیسیز کالا اور اسے میزیر رکھ کر اس پر ناتھیکی فریخونی ایجاد ہوت کرتا شروع کر دی۔

”ہیلو۔ ہیلو۔ علی عمران کانٹ۔ اور۔۔۔۔۔ عمران نے کال دیتے ہوئے کہا۔

”میں باس۔ ناتھیک افلاٹنگ یو۔ اور۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ہی ناتھیک کی موڈیاٹ آواز سنائی دی۔

”تم کہاں موجود ہو اس وقت۔ اور۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

”کافستان دارالحکومت میں باس۔ اور۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے ناتھیک نے کہا۔

”روزی راسکل کہاں ہے۔ اور۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

”باس۔ میں نے آپ کو کال کرنے کے بعد روزی راسکل کا پتہ کی تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ پرتاب پورہ روادہ ہو گئی ہے۔ اور۔۔۔۔۔ ناتھیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تم اس کے پیچے پرتاب پورہ نہیں گئے۔ اور۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”آپ نے پونکہ مجھے دارالحکومت میں رکنے کا حکم دیا تھا اس لئے میں آپ کے حکم کی خلاف درزی تو نہیں کر سکتا تھا۔ اور۔۔۔۔۔ ناتھیک

نے جواب دیا۔

”چہاری آواز میں ہجرو قراق کا جو تاثر موجود ہے وہ بتا بھاہے کہ تم جلد از جلد پر تاب پورہ پیغپنے کے خواہش مدد ہو گیں ہے۔ لگر ہو۔۔۔ پرتاب پورہ میں طوہ نہیں ہست رہا کہ روزی راسکل کھا جائے گی اور تم محروم رہ جاؤ گے۔ اور۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”باس۔ اگر روزی راسکل نے ہم سے بھٹے فارمولہ حاصل کر لیا تو وہ باقی ساری عمر بھچ پر طنز کی پارش کرتی رہے گی۔ اور۔۔۔۔۔ ناتھیک نے ایک دوسرے زاویے سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”بے لگر ہو۔۔۔۔۔ جو اتنا کے ساتھ آ رہا ہوں۔۔۔۔۔ پھر اگئے ہی پرتاب پورہ چلیں گے۔ اور ایذہ آں۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور ناتھیک اپ کے اس نے اسے الحا کر الماری میں رکھا اور ایک بار پھر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے فون کار رسیدور الحایا اور نہیں رسیں کرنے شروع کر دیتے۔

”راتاہاڑس۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جو زف کی آواز سنائی دی۔

”علی عمران بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ جو اتنا سے بات کراؤ۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”میں بس۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لامب پر خاموشی طاری ہو گئی۔

”میں ماسز۔۔۔۔۔ جو انا بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ تھوڑی دیر بعد جو اتنا کی

پیشے ہوئے پر تاب پورہ جاتا ہے کیونکہ سائب کا زہر مہرہ وہاں موجود ہے۔..... عمران نے ہرے لے لے کر وساحت کرتے ہوئے کہا۔
ماستر۔ یہ آپ کس طرح کے مغل اور نئے الفاظ بول رہے ہیں یہ زہر مہرہ کیا ہوتا ہے۔..... جوانا نے اس بار اچھے ہوئے لفج میں کہا۔

پھر تم نے پوچھا کیوں تھا۔ چماری بگھ جو زف ہوتا تو صرف یہن پاس کہ کر الہیان سے فارغ ہو جاتا۔ تم نے کیوں پوچھا۔ اب بھگتا۔ بہر حال زہر مہرہ ایسے تھر کو کہتے ہیں جس میں سائب کے زہر کو چھستے کی سلاحت ہوتی ہے۔ یہ تھر سی دن کے پاس ہوتا ہے اور جب کسی آدمی کو سائب کاٹ لے تو اس کا زہر ہونے کے لئے زہر مہرہ اس کاٹنے والی بگھ پر رکھ دیا جاتا ہے اور پھر یہ زہر مہرہ جسم میں موجود تمام زہر ہوس لیتا ہے اور انسان کی زندگی بیٹھ جاتی ہے۔..... عمران نے باقاعدہ وساحت کرتے ہوئے کہا۔
میں ماستر۔..... اس بار جوانا نے وہی جواب دیا جو زف دیا کرتا تھا۔

اب آئے ہو ناراہ پر۔ بہر حال تیار رہنا۔ شاید ہم آج یہ کافرستان خلائی کر جائیں۔..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

مودبات آواز سنائی دی۔
ایک مشن پر تم نے میرے ساتھ کافرستان جانا ہے۔ ٹانگر وہاں بھٹے سے موجود ہے۔..... عمران نے کہا۔
میں ماستر۔ کیا یہ مشن سنیک گروز کا ہے۔..... جوانا نے ہوئک کر پوچھا اور عمران بھی گیا کہ اس نے کیوں یہ بات کی ہے۔
ظاہر ہے عمران نے اسے ہی بیایا تھا کہ وہ اور ٹانگر دونوں اس کے ساتھ مل کر مشن مکمل کریں گے اس لئے لا محال مشن بیکث سروس کا نہیں ہو سکتا اس لئے اب لے دے کر سنیک گروز خفیم ہی رہ جاتی ہے۔ سنیک گروز کا پیغیب ہو اتا تھا اور ٹانگر اس کا صبر تھا۔
مران تو وہی یہ بارات کا دلبہ لکھا جاتا تھا اس لئے جوانا کے ذہن میں یہ بات آئی ہو گی کہ یہ سنیک گروز کا مشن ہے اس لئے اسے اور ٹانگر کو ساتھ رکھا جا رہا ہے۔
سائب تو ہبھی ہی ٹانگر ختم کر چکا ہے۔ اب تو صرف اس کی لکیر پہنچا ہے۔..... عمران نے سکراتے ہوئے جواب دیا۔
لکیر کو پیشے کا کیا مطلب ہوا ماستر۔..... جوانا نے حیرت بھرے لجھ میں کہا تو عمران نے اختیار ہش چڑا۔
اصل حادورہ تو یہ ہے کہ سائب لکل جائے تو اس کی لکیر کو پیشے کا کوئی فائدہ نہیں، ہو آئیں یہاں یہ معاملہ ذرا مختلف ہے۔
سائب لکیر بتاتا ہوا کافرستان کے ایک علاقے پر تاب پورہ بھیج گیا پھر وہ واپس آیا تو ٹانگر نے اسے ختم کر دیا اور اب ہم نے اس لکیر کو

چھیف بنا تھا اور اس سے صدر اور وزیر اعظم کی سیٹگ میں ایک دو بار سرسری سی طلاقاتیں تو ہو چکی تھیں لیکن کبھی تفصیلی بات نہیں ہوتی تھی اور شہزادی بھٹکے کرتی ابھیت نے فون پر بات کی تھی اس نے شاگانے اسے اتنا بورا مہمہ دیا تھا ضروری سمجھا تھا۔

چیف ٹالکن صاحب - پرائم نسٹر صاحب تک سے بابر
سرکاری دورے پر ہیں اور وہاں ان سے رابطہ نہیں ہو سکتا جبکہ
پرونوکوں کے تجھت میں براہ راست جناب صدر صاحب سے بھی بات
نہیں کر سکتا جبکہ آپ کا مہدہ ایسا ہے کہ آپ جناب صدر صاحب
سے براہ راست بات کر سکتے ہیں۔ اس لئے میں آپ کو ایک اہم
پورٹ دے رہا ہوں کہ آپ یہ پورٹ جناب صدر صاحب تک ہٹھنا
دیں گا کہ وہ اس محاطے میں پرائم نسٹر صاحب سے مشغول کر کے
آئندہ کے لئے احکامات دے سکیں۔..... چیف آف ملزی اشیلی جس
نے کہا تو ٹالکن کا پھولہ ہوا سینہ دوائی مزید پھول گیا اور اس کا ہڈرہ
فرط سرت سے جگدگا الجما۔

کون ہی پرپورٹ - بتائیں چیف شاگل نے کہا۔
 "پرائم منسٹر صاحب کے خصوصی حکم پر ایک پیشہ ڈینپس
 سیل قائم کیا گیا تھا ہے ڈینپس سیل کہا جاتا ہے۔ اس سیل کے
 نتیجے مزید اٹیلی بھیں میں کام کرنے والے کرتل گندش تھے
 جنہیں اس سیل کا چیف بنانے کے بعد باقاعدہ چھ ماہ تک ایک دیسیاں میں
 اتنا تھی سخت ٹریننگ دلوائی گئی۔ واپسی پر انہوں نے اپنا آفس علیحدہ

s4sheikh@gmail.com

کافر سان سیکٹ سروس کا چیف ٹھاگل اپنے آپس میں پڑھا ایک
فائل پڑھتے ہیں صروف تھاکر پاس پڑے ہوئے قون کی گھنٹی نج
ائی تو ان نے باقاعدہ کر ریسور انجھا بایا۔

لیں۔ شاگل نے اپنے مخصوص لمحے میں کہا۔

"باس۔ ملڑی انتیلی بہنس کے چیف کر تل اجیت لائن پر ہیں۔" دوسری طرف سے اس کے لئے اسے کی مدد پاٹ آواز سنائی دی۔

"کراویات"..... شاگل نے جواب دیا۔

"میں - میں شاگل بول رہا ہوں چیف آف کافرستان سیکرٹ
سراؤں"..... شاگل نے اپنے مخصوص انداز میں پورا ہمدہ بتاتے
ہوئے کہا کیونکہ کرنل اجیت امگی حال ہی میں ملڑی اشیل جس کا

بنا لیا اور ملٹری اسٹولی جنس سے دس افراد کو اپنے تحت اس سیل میں شامل کر لیا۔ اس سیل کے تحت ان کا کام ابھائی اہم و فاقہ غیر علی رازوں کا حصول اور پھر ان کی حفاظت اور وفاqi لیبارٹریوں کی حفاظت تھا۔ میرے ساتھ ان کا کوئی تعلق نہ تھا۔ وہ براہ راست پر ائمہ مشائخ کو جواب دہ تھے۔ کرنل اجیت نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا ہیں اس کا آخری لفظ تھے سن کر شاگل ہے انتہیہ ہونک چلا۔

”تھے سے کیا مطلب ہوا آپ کا۔ شاگل نے حرمت بھرے لہجے میں کہا۔

”میں تو پورست دینی ہے۔ ابھیں ان کے ایک سپھل پواتھ پر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ کرنل اجیت نے کہا تو شاگل نے ہے اختیار ہوتے بھیجی لئے۔

”کیا آپ کو تفصیل کا علم ہے کیونکہ صدر صاحب نے تفصیل پوچھی ہے۔ شاگل نے کہا۔

”بھی ہاں۔ ان کے ایک باغت نے مجھے اطلاع دی ہے تو میں نے صرف اس سے پوری تفصیل معلوم کی ہے بلکہ میں خود بھی پواتھ کا دورہ کر چکا ہوں جہاں کرنل جگدیش کو ہلاک کیا گیا ہے اور مزید تحقیقات کر کے تفصیلی رپورٹ بھی حاصل کر لی گئی ہے۔

کرنل اجیت نے کہا۔

”کیا تفصیل ہے۔ شاگل نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

”حکومت کا فرمان نے ڈیلفس سیکرری صاحب کے ذریعے ایک ساتھی فارمولہ ابھائی بھاری قیمت دے کر خرید کیا۔ یہ فارمولہ سپھل خلائی سرماں کا ہے اور یہ فارمولہ اصل میں یورپ کے ملک سلوویا کا تھا جس کا ساتھ دان ڈاکٹر ٹھواٹل یہ فارمولہ ٹھوگران حکومت کو فروخت کرنے پا کیا ہے پھر تھا لیکن اس سے بھٹک کر ڈاکٹر ٹھواٹل کا رابطہ ٹھوگران کے ساتھ دانوں یا حکومت سے ہوتا کچھ لوگوں نے اسے ہلاک کر دیا اور اس سے فارمولہ حاصل کر لیا۔ کرنل جگدیش کے ذریعے ڈیلفس سیکرری صاحب کو اس کا حکم ہوا تو انہوں نے اعلیٰ حکام اور ساتھی دانوں سے مسٹرے کے بھو یہ فارمولہ بھاری قیمت دے کر خاموشی سے حاصل کر لیا۔ یہ فارمولہ مزید کام کے لئے پر تائب پورہ کی سپھل لیبارٹری میں بیگو دیا گیا۔ پر تائب پورہ میں ایک فوجی چھاؤنی اور ایریزورس کا سپاٹ بیٹل سے موجود ہے لیکن ڈیلفس سیکرری صاحب نے سپھل ڈیلفس سیل کو بھی اس فارمولے کی حفاظت کے لئے مہاں تعینات کر دیا۔ پھر ڈیلفس سیکرری صاحب کو رپورٹ ملی کہ پاکیشیا میں اس فارمولے اور کرنل جگدیش کے سلطے میں بھاگ دوڑ ہو رہی ہے اور پاکیشیا کی اندر ورلا میں کام کرنے والی کوئی عورت روزی راسکل ان لوگوں علک پیغ گئی ہے جن کے ذریعے کرنل جگدیش نے ڈاکٹر ٹھواٹل کو ہلاک کرایا تھا اور کرنل جگدیش کا نام بھی سامنے آگی تو انہوں نے کرنل جگدیش کو پر تائب پورہ سے واپس بلوایا اور انہیں حکم دیا کہ وہ

اس روزی راسکل سے یہ معلوم کریں کہ وہ کس کے کہنے پر اس
محالے پر کام کر رہی ہے سچانچ کر تل جگدیش نے پاکیشیں ایک
آدمی کے ذریعے اس روزی راسکل کو اخواز کا فرستان ملکو ایسا اور
اسے پیشل سیل کے ایک پیشل پوانت پر بلوایا یعنی اس روزی
راسکل نے شدید جدو ہجد کی تو کرتل جگدیش نے اسے گولیاں مار
دیں یعنی بھر کسی بجی سے تکرا کر وہ خود بھی بے ہوش ہو گئے۔ جب
انہیں ہوش آیا تو وہ روزی راسکل قاتمی۔ انہوں نے اسے
دوبارہڑیں کرنے کی کوشش کی اور اس کوشش میں کامیاب ہو
گئے۔ روزی راسکل کو وہاں سے ایک پاکیشی جس کا نام نائیگر ہے
اور جو پاکیشی سیکت سروس کے لئے کام کرنے والے اجتماعی
خطروں کی ایک ایجاد ہے۔ کرتل ابیت نے
سلسل بولتے ہوئے کہا یعنی جسیہ ہی علی ہماران کا نام سامنے آیا
شاگل سے اختیار اچھل چدا۔

کیا۔ کیا کہ رہے ہیں آپ۔ ہمارا سمجھی نام لیا ہے نا۔ آپ
نے..... شاگل نے قدرے مجھے ہوئے کہا۔

بھی ہاں۔ آپ تو اسے اچھی طرح جلتے ہوں گے۔ بھر حال یہ
نا نیگر اس کا شاگرد ہتا یا جاتا ہے۔ اس نائیگر نے روزی راسکل کو
ہسپتال میں داخل کر دیا۔ جب کرتل جگدیش کو معلوم ہوا تو
انہوں نے نائیگر کو اس ہوتل سے جہاں وہ غیرہ اخواز کا فرستان
لپٹے ایک اور خفیہ پوانت پر ملکو ایسا اور روزی راسکل کو بھی

ہسپتال سے اخواز کرایا۔ اس خفیہ پوانت میں راذذ والی ایسی
کریں موجود تھیں جو ریبوت کنٹرول اٹھیں اور جنہیں بغیر ریبوت
کنٹرول کے نہیں کھولا جاسکتا۔ اس پوانت پر جھٹے سے دو افراد موجود
تھے جو تربیت یافتے تھے۔ پھر اچانک اس سیل کے ایک سبز نے اس
پوانت پر کرتل جگدیش سے کوئی ہڑوری بات کرنے کے لئے خون
کیا تو وہاں سے کوئی رسائیں نہیں پڑے پر وہ آدمی خود وہاں گیا تو وہاں
سے روزی راسکل اور نائیگر دونوں قاتمی۔ البتہ ایک کرے
میں کرتل جگدیش ایک کرسی پر یہ خواراذڈ میں جکڑا ہوا موجود تھا۔
اس کے دونوں نتھیں کئے ہوئے تھے۔ اس کا پھرہ تکلیف کی ٹھہر
سے ابتدائی سچ تھا اور اس کی شرگ میں ایک تیر نظر دستے جک
گھس اخواز تھا۔ اس پوانت کے دونوں آدمی بھی ہلاک ہو چکے تھے۔
ان کی لاٹھیں بھی وہاں چڑی ہوتی تھیں اور فرش پر ایک میاںیکل
پا کس بھی موجود تھا اور خون کے دھے بھی تھے اور کر سیوں کے ساتھ
یہ ایک سڑپتھ بھی موجود تھا جس سے یہ الداڑہ نگایا گیا کہ کرتل
جگدیش نے نائیگر کو ریبوت کنٹرول کریں میں جکڑ دیا جنکہ زخمی
روزی راسکل اس سڑپتھ پر جکڑی ہوتی تھی یعنی پر اسرار طور پر یہ
دونوں آزاد ہو گئے اور انہوں نے دونوں آدمیوں کو ہلاک کر دیا۔ ان
دونوں میں سے ثانیوں نے خواراذڈ میں خورت جھٹے ہی زخمی تھی وہ بارہ رخی ہو گئی
جس کی وجہ باقاعدہ پینڈھج کی گئی۔ کرتل جگدیش بے ہوش ہو گیا
تمحایا کر دیا گیا تھا۔ اسے راذذ والی کرسی پر جکڑ کر اس کے نتھیں کائے

گئے اور اس پر اچھائی تکہد کیا گیا اور پھر اس کی شرگ میں نشتر مار کر اسے پلاک کر دیا گیا اور وہ دونوں قرار ہو گئے۔ میں نے یہ سادی تفصیل ڈینفس سیکرٹری صاحب کو بتاتی تو انہوں نے کہا کہ انہیں بھلے ہی خدوش تھا کہ کہیں پاکیشی سیکرت سروس اس فارمولے کے بیچے کافرستان نہ ہائی جائے اس نے انہوں نے کرنل جگدیش کو پڑتا ہب پورہ سے ہٹا کر ان کی یہ ذیوٹی لگانی تھی کہ وہ اس سارے معاملے کی حقیقتیت کرائیں۔ تینٹا یہ ساری کارروائی اس فائیکر کی ہو گی اور اس نے کرنل جگدیش سے معلوم کر لیا ہو گا کہ فارمولہ ہب تاب پورہ میں ہے اور اب وہ لازماً ہب سے فارمولہ حاصل کرنے کی کوشش کریں گے اس نے ڈینفس سیکرٹری صاحب نے بچے عکس ویا ہے کہ میں یہ معاملہ پر اتم منزہ صاحب کے نونس میں لاوں لیکن پر اتم منزہ صاحب حکم سے باہر ہیں اس نے بجھو آپ سے رابطہ کیا۔ کرنل اجیت نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”نمیک ہے۔ آپ کا ٹکری۔“ میں اب ان لوگوں سے خود ہی ہست لوں گا اور یہ رپورٹ میں جناب صدر صاحب کو دے دیتا ہوں۔ ”شاگل نے کہا۔“ اور کے۔ ”نمیک یو۔“ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ٹھیک ہو گیا۔

”تو اس بار عمران کا شاگرد ڈائیگر مامنے آیا ہے۔ یہ سب تینٹا فراڈ ہو گا۔ اصل میں پشت پر عمران ہی ہو گا۔“ شاگل نے بڑا تھا۔

ہوئے کہا اور پھر کریٹل وبا کر اس نے ٹون آئے پر ایک بٹن پر مس کر دیا۔

”میں سر۔“ دوسری طرف سے اس کے پی اے کی آواز سناتی دی۔

”پر یعنی پیٹھ پاؤں لائن ملکر ملڑی سیکرٹری سے میری بات کراو۔“ شاگل نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اسے اب حکومت پر غصہ آرہا تھا جس نے کرنل جگدیش کی سرہ ایسی میں ڈینفس سیل قائم کیا اور شاگل کو اس سے قلعی ہے طبر کھا۔ اب بھی اگر پر اتم منزہ صاحب فری ملکی دورے پر دے گئے ہوتے تو اسے کانوں کا ان اس سارے معاملے کی طہر تک نہ ہوتی۔ تمہاری در بعد گھسنی بچنے کی آواز سناتی دی تو شاگل نے ہاتھ بڑھا کر رسیور الحدایا۔

”میں۔“ شاگل نے کہا۔

”ملڑی سیکرٹری صاحب سے بات یقینے۔“ دوسری طرف سے مودیاں بچے میں کہا گیا۔

”شاگل بول رہا ہوں۔“ چیف آف کافرستان سیکرت سروس۔“

شاگل نے کہا۔ گو ملڑی سیکرٹری اسے بہت اچھی طرح جانتے تھے لیکن شاگل اپنی عادت سے بھجو تھا۔ وہ جب تک اپنا ہمدردہ ساتھ نہ بیٹا کا وہ اپنے تعارف کو اوحو را گھساتھا۔

”فرمائی۔“ دوسری طرف سے ایک لفظ ادا کیا گیا۔

”صدر صاحب سے میری بات کرائیں۔“ ایک اہم واقعہ ہوا ہے۔

اس سلسلے میں انہیں اطلاع دینا ضروری ہے۔..... شاگل نے اہتمامی
سنجیدہ لمحے میں کہا۔

کیا واقعہ ہوا ہے۔ کچھ اس بارے میں بتائیں تاکہ صدر صاحب
کو بتایا جاسکے۔..... ملزی سیکرٹری نے پونک کر پوچھا۔

سوری۔ اٹ اڑ ناپ سیکرٹ۔ آپ میری بات کرائیں۔
شاگل نے دونوں ہواب دیتے ہوئے کہا۔

چیف شاگل۔ آپ کو تو ہتر طور پر معلوم ہو گا کہ صدر مملکت
کو اس طرح مہم اطلاع دینا پر ٹوکول کے حاف ہے۔ ان کے دین
کو کسی قسم کا جعل ہے چنان اعلیٰ بخش میں سے بنایا گیا تھا اور
باہدیں جس سے ان کے دین کو دھکا دئیجئے ورنہ میں معدودت خواہ
ہوں۔..... ملزی سیکرٹری بھی اپنی بات پر اُنگیا۔

انہیں باہدیں کہ ڈیفسس سیل ہوا، بھی حال ہی میں قائم کی گئی
ہے اس بارے میں اہم اطلاع ہے۔..... شاگل کو آنکھ کار، اختیار دالنے
پڑے کیونکہ ملزی سیکرٹری نے معدودت کر لی تھی اور شاگل جانتا تھا
کہ صدر صاحب کو برہ راست کاں نہیں کیا جاسکتا تھا۔

اچھا۔ تھیک یو۔ ہولا گریں۔..... دوسری طرف سے کہا گیا تو
شاگل نے بے اختیار ہونے بھیج لئے کیونکہ بہر حال ملزی سیکرٹری کی
بات اسے ماتعاپ گئی تھی۔

میں۔..... چھ لوگ بعد صدر صاحب کی بھاری اور گھیر آواز
ستائی دی۔

شاگل عرض کر رہا ہوں جتاب۔..... شاگل نے اہتمامی مودباد
لمحے میں کہا۔

لیں۔ ڈیفسس سیل کے بارے میں آپ کے پاس کیا اہم اطلاع
ہے۔..... صدر صاحب نے قدرے ملکے لمحے میں کہا۔

سر۔ ڈیفسس سیل کے اچارج کر تل بندیش کو اس کے ایک
پیش پوائنٹ پر بلاک کر دیا گیا ہے۔..... شاگل نے مودباد لمحے
میں کہا۔

کیا۔ کیا کہ رہتے ہیں آپ۔۔۔ یہ کہے ہوا اور آپ کو اس کی
اطلاع کہے ٹلی۔۔۔ سیل تو ملزی انتلی بخش میں سے بنایا گیا تھا اور
اس کے اچارج پر اتم مشز اور عملی اچارج ڈیفسس سیکرٹری صاحب
ہیں۔ آپ کا اس سے کیا تھک۔۔۔ صدر نے تیز تیز لمحے میں کہا۔

جتاب۔۔۔ یہ اطلاع لمحے ملزی انتلی بخش کے چیف کر تل اجیت
نے فون پر دی ہے۔۔۔ شاگل نے کہا اور پھر کر تل اجیت نے خود
برہ راست صدر صاحب کو فون نہ کرنے کے ہو جواز بتائے تھے وہ
بھی اس نے ساختہ ہی بتا دیتے۔

ٹھیک ہے۔۔۔ تفصیل بتائیے۔۔۔ صدر نے کہا تو شاگل نے
کر تل اجیت سے مل ہوئی تفصیل بتا دی۔

ٹانکر کون ہے۔۔۔ نام بھلی بار سننے میں آ رہا ہے۔۔۔ روزی
را سکل پا کیشیا سے انداز کر کے لائی گئی۔۔۔ کون لوگ ہیں۔۔۔ صدر
نے حیرت پر بھرے لمحے میں کہا۔

لوگ ناکام بھی ہوں گے۔..... شاگل نے قدرے نرم لیجھ میں کہا۔

"بہر حال یہ سل تو اب ناکام ہو گی۔ لیچھے تو ابھی تک اس فارمولے کے بارے میں کوئی واضح روپورٹ نہیں دی گئی۔ میں معلوم کرتا ہوں اور اگر ضرورت پڑی تو آپ کو کال کر بیا جائے گا۔" دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو شاگل نے رسیور رکھ دیا۔

"لیچھے اس بارے میں خود بھی کچھ کرنا چاہئے۔..... شاگل نے بڑاتے ہوئے کہا اور پھر رسیور المھا کر اس نے ایک شیر پر میں کر دیا۔

s4sheikh@gmail.com

"لیں سر"..... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"راہیش سے بات کرو"..... شاگل نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تمہوزی ویر بعد گھنٹی نج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور المھا کیا۔ "لیں"..... شاگل نے کہا۔

"راہیش بول رہا ہوں باس"..... دوسری طرف سے ایک مودباد آواز سنائی دی۔

"راہیش۔ تم پاکیشائی ڈیسک کے انچارج ہو۔ کیا جھیں کسی شائیگر کے بارے میں تفصیل کا علم ہے جو پاکیشائی لمحبت علی محران کا شاگرد ہے۔..... شاگل نے کہا۔"

"میں سر۔ یہ شائیگر پاکیشائی انٹرورنل میں کام کرتا ہے لیکن

"مر۔ شائیگر پاکیشائی سکرٹ سروس کے نئے کام کرنے والے علی محران کا شاگرد ہے۔..... شاگل نے ہواب دیا۔" "اوہ۔ اوہ۔ اس بارہہ محران خود نہیں آیا۔ اس نے اپنے شاگرد کو ہیچ دیا ہے۔ فرمی بیٹھ۔ جبکہ محران ہمارے لئے درود سرہنا ہوا تھا اب اس کا شاگرد سامنے آگیا ہے اور اس شاگرد نے تربیت یافت کرنل جنگلیش کا خاتمہ کر دیا۔ فرمی بیٹھ۔ یہ آخر کافر سائیوں کو کیا ہوتا جا رہا ہے۔ پاکیشائی لمحبت تو لمحبت ان کے شاگرد بھی ہیاں آ کر اپنی مرضی سے کامیاب کارروائیاں کر لیتے ہیں۔..... صدر نے فٹے سے قدرے بچھتے ہوئے کہا۔

"مر۔ ہمیں تو اس بارے میں سرے سے کوئی اطلاع نہ تھی اور ملڑی انشیلی جس لامکہ تربیت یافتہ ہو بہر حال وہ سکرٹ ہجمنوں کا مقابلہ تو نہیں کر سکتے۔ اگر ہمیں اس بارے میں اطلاع دے دی جاتی تو جاہب وہ لوگ اتنی آسانی سے یہ ساری کارروائی نہ کر سکتے۔..... شاگل نے ہواب دیتے ہوئے کہا۔"

"آپ کا سایدہ رینا کارڈ آپ کے دعوؤں کی نفی کرتا ہے مسٹر شاگل۔ آپ ہر بار بڑھ چڑھ کر دعوے کرتے ہیں لیکن ہر بات نیچو آپ کے خلاف ہی نکلا ہے۔ آخر آپ کافر سائیں کہاں سے ایسے لوگ لے آئے جو ان لوگوں کا مقابلہ کر سکیں۔..... صدر نے فٹے سے بچھتے ہوئے کہا۔ لگتا تھا ان کا نرسوس پر یک ڈاؤن ہونے والا ہے۔" "جناب۔ الفقاہات ہر بار نہیں ہوا کرتے۔ کبھی نہ کبھی تو =

نہیں رہا اس نے ان کی فاتحیں حیار نہیں کی گئیں۔..... راجیش نے
قدرتے سے ہوئے ٹھیک میں کہا۔

”ناشنس۔ اس نائیگر اور روزی راسکل نے ہبھاں ڈینفس سیل
کے انچارج کرنی بگدیش کو ہلاک کر دیا ہے اور وہ اب حکومت
کافر سان کا انتہائی اہم ترین فارمولالا اتنے کے درپیش ہیں اور تم کہہ
رہے ہو کہ ان کا کوئی تعلق کافر سان سے نہیں ہے۔۔۔ ہو سکتا ہے کہ
و دونوں اب بھی کافر سان میں موجود ہوں۔۔۔ شاگل نے فسے
سے چھپنے ہوئے کہا۔

”آج سے بھپٹے تو اسی کوئی پورٹ ان کے بارے میں نہیں ملی
جاتا۔۔۔ دوسری طرف سے قدرت ہرے ٹھیک میں کہا
گیا۔

”تم فوراً پاکیشیا میں موجود اپنے آدمیوں سے ان دونوں کے
بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرو۔ ان کے ٹھیکے اور قد و قام و
کی تفصیلات بھی حاصل کرو۔ اگر ہو سکے تو ان کی تصوریں ملکواد
اور پھر دار الحکومت میں ان کی تلاش پر آدمی لگا دو اور اگر یہاں نظر
آئیں تو انہیں ہوش کر کے ٹھیک اطلاع دو۔۔۔ شاگل نے تیز
ٹھیک میں کہا۔

”میں پاس۔۔۔ دوسری طرف سے مودیداہ ٹھیک میں کہا گیا تو
شاگل نے رسپور رکھ دیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ روزی راسکل اور نائیگر دونوں کا عمران

بڑے کاموں میں ہاتھہ ڈالتا ہے۔۔۔ ویسے انڈر ورلڈ میں اس کا خاصا
رعایت و دید ہے۔۔۔ راجیش نے کہا۔

”کیا یہ صرف انڈر ورلڈ کے کام کرتا ہے یا سیکرٹ لیجٹ بھی
ہے۔۔۔ شاگل نے کہا۔

”خاص خاص مشنر عمران کے ساتھ جاتا رہتا ہے۔۔۔ ویسے اس کا
صرف عمران سے رابطہ رہتا ہے۔۔۔ کام یہ انڈر ورلڈ میں ہی کرتا
ہے۔۔۔ راجیش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اور کسی عورت روزی راسکل کے بارے میں بھی جانتے ہو۔۔۔
شاگل نے پوچھا۔

”میں پاس۔۔۔ یہ عورت بھی انڈر ورلڈ کی ہے۔۔۔ جسے ہے
کاموں میں ملوث رہتی ہے۔۔۔ ہر وقت لازمی پر آمد رہتی ہے۔۔۔
نامیں طور پر نائیگر کے ساتھ اس کی لڑائیاں ہوئے انڈر ورلڈ میں
مظہر ہیں یعنی کہاں ہی جاتا ہے کہ یہ عورت نائیگر کو پسند کرتی ہے۔۔۔
پاکیشی دار الحکومت میں اس نے روز کلب کے نام سے ایک کلب
بھی بنایا ہوا ہے۔۔۔ راجیش نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے
کہا۔

”میں نے جس یہ تو نہیں کہا تھا کہ تم یعنی محظوں کی کہانی ساختا
شروع کر دو۔۔۔ ناشنس۔۔۔ کیا چہارے پاس ان کی فاتحیں ہیں۔۔۔
شاگل نے کہا۔

”نہیں جتاب مچونکہ ان کا کوئی تعلق برہ راست کافر سان سے

سے تعلق ہے۔ سین یہ عمران انذر و رلڑ کے لوگوں سے کیوں تعلق رکھتا ہے۔ شاگل نے بربادتے ہوئے کہا اور پھر اس سے بٹے کے وہ اس بارے میں مزید کچھ سوچتا گون کی گھنٹی نج انجی اور شاگل نے پاپتہ بڑھا کر رسیور انخالیا۔

"میں" شاگل نے اپنے مخصوص لمحے میں کہا۔

"پرینیڈ مٹ صاحب کے ملزی سیکرٹری سے بات کیجئے جاہب" دوسری طرف سے اس کے پی اے کی موڈ باد آواز سنائی دی۔

"کراو بات" شاگل نے کہا۔

"اصلیہ" ملزی سیکرٹری نو پرینیڈ مٹ بول رہا ہوں" پھر لہوں بعد ملزی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"میں" شاگل بول رہا ہوں چیف آف کافرستان سیکرت سروس" شاگل نے بڑے فائز اندزا میں کہا۔

"جتاب صدر صاحب سے بات کیجئے" ملزی سیکرٹری نے کہا۔

"سر۔ میں شاگل عرض کر رہا ہوں سر" شاگل کا بہہ بگفت احتیائی موڈ باد ہو گی تھا۔

"چیف شاگل" تمام تفصیلات مجھے مل چکی ہیں۔ معاملات بے حد اہم ہیں۔ گوفوری طور پر اس فارمولے سے ہمیں کوئی فائدہ نہیں پہنچ رہا ہیکن بہر حال جب = فارمولہ مکمل ہو جائے گا تو کافرستان کو پاکیشیا پر برتری حاصل ہو جائے گی اس نے اس فارمولے کی حفاظت

389
اب اہتمامی ضروری ہے اور جیسا کہ بھٹے آپ سے بات چیت ہوئی ہے پونکہ اس سارے سلسلے میں بہر حال عمران کی بجائے اس کا شاگرد سامنے آیا ہے اس نے مجھے یقین ہے کہ عمران سیکرت سروس سیستہ بہاری کیجئے جائے گا لیکن آپ نے انہیں بہاری نہیں دہاں پر تاب پورہ بہاری روکا ہے کیونکہ وارا حکومت ہبت گنجان آباد اور چاٹھہ شہر ہے اس نے بہاری انہیں تلاش کرنا نا ممکن ہو جاتا ہے جبکہ پر تاب پورہ ایک بہر بہاری علاقہ ہے اور چھوٹے گاؤں ہر طرف موجود ہیں۔ خود پر تاب پورہ ایک پھوٹا سا گاؤں ہے جہاں صرف ستھانی لوگ ہی رہتے ہیں۔ دہاں ایک چھوٹی فوجی چھاؤنی بھی ہے جس کا انچارج کرنے کا سکھ داں ہے اور دہاں ایک فورس کا ایک سپاٹ بھی ہے جس کا انچارج کمائڈ اردون ہے۔ ان دونوں کو آپ کے بارے میں بڑی دل کر دیا جائے گا۔ آپ نے اس لیبارٹری کی حفاظت کرنی ہے۔ صدر نے کہا۔

"سر۔ اس لیبارٹری کا محل و قوع کیا ہے" شاگل نے پوچھا۔
"اس بارے میں سوائے پر اتم منزہ کے اور کسی کو عالم نہیں ہے جوچے بھی نہیں ہے۔ بہر حال یہ خفیہ لیبارٹری ہے اور اس علاقے میں کہیں موجود ہے۔ تم نے اس لیبارٹری کے بارے میں کوئی احتیاط تدایر نہیں کر لی بلکہ تم نے عمران کے شاگرد اور اس گورنر روزی راسکل کو نہیں کر کے ہلاک کرنا ہے۔ صدر نے کہا۔
"میں سر۔ میں نے وارا حکومت میں ان دونوں کی تلاش کا حکم

دے دیا ہے اور ان کے جلیس اور تصاویر کی تفصیل پر جنہوں میں پاکیشیا سے بھیں موصول ہو جائیں گی۔ پھر میں آسانی سے انہیں بھیں دار الحکومت میں ہی نہیں کر کے ہلاک کر دوں گا۔۔۔۔۔ شاگل نے اپنی کار کر دی گی کار عرب ڈال لئے ہوئے کہا۔

"دار الحکومت میں ان دونوں نے جو پچ کرنا تھا وہ کر دیا ہے ستم سوتے ربے اور انہوں نے ڈینش سیل کے کرٹل جگدیش کو ہلاک کر دیا۔ اب لازماً ان کا رخ پر کتاب پورہ کی طرف ہو گا اور ہو سکتا ہے کہ وہ اب تک بہاں ہٹھ بھی بچے ہوں۔ کرتل جگدیش کی موت کے بعد ڈینش سیل عارضی طور پر ختم کر دیا گیا ہے اس نے اب یہ آپ کی ذیوفنی ہے کہ آپ فوراً وہاں پہنچا کر لیں اور انہیں نہیں کر کے ہلاک کریں۔۔۔۔۔ صدر نے اہمتری خصیلے لجے میں باقاعدہ پر لایت دیتے ہوئے کہا۔

"میں سر۔ حکم کی تعییل ہو گی سر۔۔۔۔۔ شاگل نے بڑے منود باد لجے میں کہا۔

"یہ سوچ کر آپ نے وہاں نیم لے جانی ہے کہ شاید ہمراں اور پاکیشیا سیکرٹ مردوں بھی وہاں ہٹھ جائے اور اس بار اگر ایک آدمی بھی نجع کر لکھ گیا تو آپ کا حقی کورٹ مارٹل بھی ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔ صدر کے لجے میں غصہ خود کر آیا تھا۔

"سر۔ آپ بے قکریں۔ سچو بھی آیا نجع کر نہیں جائے گا۔۔۔۔۔ شاگل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ساتھ ساتھ آپ نے رپورٹ بھی دیتی ہے۔۔۔۔۔ صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابط ختم ہو گیا تو شاگل نے ایک ٹولیں سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔۔۔۔۔ اب ہمراں کے ہٹاگر دونوں سے بھی تجھے ہی لڑاکہ پڑے گا۔۔۔۔۔ شاگل نے بڑا تھا۔۔۔۔۔ کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کے کنارے پر موہو دیا ایک ہٹن پر لیں کر دیا۔۔۔۔۔ دوسرے لئے دروازہ کھلا اور ایک ٹولی نو ہجو ان اندر داخل ہوا۔۔۔۔۔ میں سر۔ نو ہجو ان نے باقاعدہ فوجی انداز میں سلطنت کرتے ہوئے کہا۔

"پر کتاب پورہ کا تفصیلی نقش لے آؤ جا کر۔۔۔۔۔ شاگل نے کہا تو نو ہجو ان سر بلاتا ہوا اندرا اور واپس چلا گیا۔۔۔۔۔ تھوڑی درجہ بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک روپ شدہ نقش تھا۔۔۔۔۔ اس نے نقش شاگل کے سامنے رکھ دیا۔

"جاوہ۔۔۔۔۔ شاگل نے کہا اور نقش کھول کر اس پر جھک گیا۔

ذاتی احساسات ہوں اور سبھی جزیبات اور اسی بات پر اسے خصائص تھا اور وہ اسے غلام بھی اور بھتی تھی اس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ خود بجا کر فارمولہ حاصل کرے گی۔ گواہے اس فارمولے سے پرہاڑ راست کوئی دلپیٹ نہ تھی اور پھر اسے یہ بھی معلوم تھا کہ یہ فارمولہ پا کیشیا کا بھی نہیں ہے لیکن اس کے باوجود وہ یہ نہیں پھاہتی تھی کہ کافرستان کے پاس یہ فارمولہ ہو اور پا کیشیا کے پاس نہ ہو۔ وہ اچھائی جذبائی حد تک پا کیشیا سے محبت کرتی تھی اور اس سلسلے میں اس کے جذبے بات اچھائی شدید تھے۔ یہی وجہ تھی کہ اس قدر زخمی ہونے کے باوجود وہ پرہاڑ پورہ کی طرف سفر کر رہی تھی۔ یہیں کے دریے سفر گو خاصاً طویل تھا اور اسے پرہاڑ پورہ پہنچنے سے ہمیط ایک بڑے شہر را گولا میں بھی تبدیل کرنی تھی لیکن روڈی راسکل کی سکی فطرت تھی کہ وہ جس کا فیصلہ کر لیجی تھی پر اچھائی مایوس سے مایوس حالات میں بھی وہ اس کی تکمیل کئے جتی اوسی آگے بڑھتی رہتی تھی۔

کی تم بیمار ہو۔۔۔۔۔ اچانک ساتھ والی سیت پر بیٹھی ہوئی
اک گورت نے روزی راسکل سے مخاطب ہو کر کہا۔

”بیمار نہیں ذمی ہوں“..... روزی راسکل نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اودہ۔ کیا ہو اتحما"..... ہورت نے چوتھک کر کھا۔
 "روڈائیسٹ"..... روزی راسکل نے خفتر سا جواب دیا۔

روزی را سکل بس کی سیست پر آنکھیں بند کئے یعنی ہوئی تھی۔ اس کے بھرے پر تکلیف کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ تائینگر نے اس کی ماہراں انداز میں بینڈنگ کر دی تھی لیکن اس کے باوجود اس کے دنہوں سے وہ وہ کر نہیں سی اندر پری تھیں لیکن تائینگر نے جب اسے میں مار کیت ڈر اپ کیا تو وہاں رکھنے کی بجائے وہ ایک تیسی لے کر سیدھی بس ٹریبل پر چکنی اور پھر وہاں سے پرتاب پورہ جانے والی بس میں سوار ہو گئی۔ وہ اب ہر صورت میں پرتاب پورہ چکنی کر وہاں سے فارمولہ خود حاصل کرتا چاہتی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ نائگر چیلے پاکیشیا دار امکومت میں اپنے استاد گران کو فون کرے گا اور پھر اگر اس نے اسے اجازت دی تو وہ پرتاب پورہ آئے گا ورنہ نہیں۔ اسے اچھی طرح معلوم تھا کہ تائینگر اپنے استاد کا حکم اس انداز میں مانتا ہے جیسے وہ انسان کی بجائے کافی رو بوت ہو اور اس کے اپنے

تو تم اس حالت میں کہاں جا رہی ہو۔ جمیں تو ہسپتال میں ہوتا چاہئے۔ اس عورت نے کہا۔

ہسپتال والوں نے مجھے فارغ کر دیا ہے کیونکہ میرے پاس دولت نہیں ہے۔ اب میں پر تاب پورہ جا رہی ہوں دولت حاصل کرنے۔ روزی راسکل نے کہا تو عورت بے اختیار ہونک پڑی۔ پر تاب پورہ میں دولت۔ وہ تو غیر ہماری علاقہ ہے۔ عورت نے حیرت بھرے لٹھے میں کہا۔

تم نے پر تاب پورہ دیکھا ہوا ہے۔ روزی راسکل نے ہونک کر پوچھا۔

ہاں سچھونا ساٹھر ہنا گاؤں ہے اور اس گاؤں کا سرواد جس کا نام راجہ جھوٹ ہے میرے شہر کا چاہے۔ اس لحاظ سے تو وہ گاؤں میرا سوال ہے۔ میں راجہ چاہے دیا لو اور بہت اچھے ہیں یعنی ہر حال وہ پر تاب پورہ کے سب سے اسر آدمی ہونے کے باوجود ہمارے لحاظ سے غریب آدمی ہیں۔ اس عورت نے سلسلہ ہونے کے کہا۔

پر تاب پورہ سے آگے ہماریوں میں ہمروں کی ایک کان وستیاب ہوئی ہے اور جس آدمی نے یہ کان دریافت کی ہے اس کے پانچ پیچاں پڑے اور اہمیتی سمجھی جسے گے ہیں۔ اس آدمی کا نام رام سروش ہے۔ یوڑھا آدمی ہے اور اسے قدرتی طور پر ایسی صلاحیتیں ملی ہوئی ہیں کہ چاہے پاتال میں سیرا کیوں نہ ہو اس کی

انکھیں زمین کی جس میں پڑے ہوئے ہیمے کو اس طرح دیکھ لیتے ہیں جسے شخاف پانی میں پڑی ہوئی چیز لظر آجائی ہے۔ وہ سرہنچا ہے اس نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میں پر تاب پورہ آؤں تو وہ مجھے ایک اہمیتی سمجھی ہے اور گاہے میں جب جیولریاڈار میں فروخت کروں گی تو پھر ہاتھی غریب مجھے کامنے کی ضرورت ہی نہ پڑے گی۔ روزی راسکل نے سلسلہ بولتے ہوئے کہا۔ وہ مجھے بھے بولتی جا رہی تھی اسے جھوٹ ہو رہا تھا کہ اس کی تکلیف میں کی آتی جا رہی ہے اس نے وہ سلسلہ بولتی رہی اور پڑے اعتماد سے ایک فرمی کہانی سنادی۔

”میرا نام لکھی ہے۔ جہار کیا نام ہے۔“ اس عورت نے سکراتے ہوئے کہا۔

”میرا نام دیوی ہے۔“ روزی راسکل نے ہدایت دیا۔ میں را گولاٹک جا رہی ہوں۔ اگر تم کو تو میں تمہارے ساتھ پر تاب پورہ جا سکتی ہوں لیکن اس کے لئے ایک رات جھیں میرے کھر را گولاڑہ نہیں پڑے گا میا دوسری صورت یہ ہو سکتی ہے کہ میں تمہیں بچا را جب جبی کے لئے نہایتی دے دوں۔ وہ جہار انعام خیال رکھیں گے۔“ لکھی نے کہا۔

”تم مجھے نہایتی دے دو اور اپنا پتہ بتا دو۔ میں واپس پر را گولا جہارے کھر تم سے مٹھے ٹردہ آؤں گی۔ اور میرا وعدہ ہے کہ میں اپنے بچا رام سروش سے ایک چھوٹا ہمیرا جہارے نے بھی لے آؤں گی۔“ یہ

- صاف کرتا۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ یہ انگوٹھی جو آپ نے
داہیں ہاتھ کی ہو تھی انگلی میں ہوئی ہوتی ہے یہ کہاں سے لی ہے۔
آنہ کار اس آدمی نے پوچھ ہی لیا اور روزی راسکل نے ایک نظر اس
انگوٹھی کو دیکھا اور پھر خود سے اس آدمی کو دیکھنے لگی۔ یہ چوبیس
پہیں سال کا نوجوان تھا اور اس نے مقامی بیاس ہاہن رکھا تھا۔ اس
کے ہمراہ پر خاطرات پن کی بجائے مخصوصیت کا تاثر موجود تھا۔
” چہار اس انگوٹھی سے کیا تعلق ہے روزی راسکل نے
قدارے بگزے بڑے بڑے لپھے ہیں کہا۔

- صاف کیجئے محترم۔ اس انگوٹھی سے مری ہبی مقدس یادیں
دامتہ ہیں اور میں اسے آپ کے ہاتھ میں دیکھ گرے ہے حد حیران ہوا رہا
ہوں۔ نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

” یہ انگوٹھی مجھے مری فریبند لکھی نے دی ہے اور یہ نہایتی ہے کہ
میں اسے پرتاب پورہ کے راجہ جسمت کو دکھاؤں گی تو وہ مری
ادا کریں گے۔ روزی راسکل نے کھل کر بات پتا دی۔

” اوه۔ اوه۔ تو لکھی دیوی نے آپ کو دی ہے۔ کیا آپ ان کے
گھر شہری تھیں۔ نوجوان نے اس پار قدرے اٹھیتاں بھرے
لپھے میں کہا۔

- نہیں۔ ہماری ملاقات بس میں ہوتی تھی۔ وہ دار انگوٹھت سے
چھاں آکر اتر گئی اور میں نے آگے پرتاب پورہ جانا ہے۔ تم کون
اے۔ روزی راسکل نے کہا۔

ہمیا فروخت کر کے تم اینی باقی روزگاری میں سے گوار سکوں گی۔
روزی راسکل نے کہا تو لکھی کے ہمراہ پرچمک سی اہم آئی۔
” چہارہ ٹکریہ۔ اگر ایسا ہو جائے تو ہمارے سارے دلدار دوڑ جو
جاتیں گے لکھی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی انگلی
میں ہمیں ہوئی ایک چاندی کی معمولی سی انگوٹھی اتار کر روزی راسکل
کی طرف پڑھا دی۔

” یہ لو۔ یہ گھے راجہ چاہئے ہی دی تھی۔ یہ ان کی ہی نہایتی ہے
وہ اسے فوراً بچان لیں گے اور پھر وہ ہمارا ہر طرح سے غیال رکھیں
گے لکھی نے کہا تو روزی راسکل نے ٹکریہ کہ کہ اس سے
انگوٹھی لی اور اس کے سامنے ہی اپنی ایک انگلی میں ہاہن لی۔ پھر لکھی
نے اسے راگولا میں اپنا پتہ اچھی طرح لکھا دیا اور روزی راسکل نے
اسے ایک بار پھر بیکن دلایا کہ وہ واپسی پر اس کے پاس راگولا عذر در
آئے گی اور اسے ہیرا بھی سجنہ میں دے گی اور پھر راگولا آئے پر ہم
دونوں بس سے نیچے اتر گئیں۔ روزی راسکل نے پرتاب پورہ جانے
والی بس کی ٹکڑت غریبی بجکہ لکھی لپٹے گھر جلی گئی۔ روزی راسکل
بس کی روائی کے انفار میں وینگ روم میں بیٹھی ہوئی تھی کہ ایک
لبے قد کا مقامی آدمی تیر تیر قدم اٹھاتا اس کے قریب آیا اور اس کے
قریب صوف پر ہیٹھ گیا۔ وہ بڑے خور سے بار بار روزی راسکل کو
دیکھ رہا تھا۔ خاص طور پر اس کی نظریں اس انگوٹھی پر جمی ہوئی تھیں
جو لکھی سے لے کر اس نے اپنی انگلی میں ہاہن رکھی تھی۔

کرنے سکھ داس مدد تو۔ تو انتقامی قائم آدمی ہے۔ اس نے تو پورے پر تاب پورہ اور ارد گرد کے علاقوں کے لوگوں کا ناطقہ بند کر رکھا ہے۔ آپ اس سے طنے کیوں جا رہی ہیں۔۔۔ بھاگوان نے قدرے جو شیلے لئے میں کہا۔

میں نے اس قائم آدمی سے اپنے نوجوان بھائی کیپیٹن ماترا کا انتقام لینا ہے۔۔۔ روزی راسکل نے اس کے جوش اور نفرت کا اندازہ لگاتے ہی بات کو دوسرا رخ دیتے ہوئے کہا۔
کیا مطلب۔ میں کھانہ بیس آپ کی بات۔۔۔ بھاگوان نے ضریان ہو کر کہا۔

میرا بھائی کیپیٹن ماترا اس کا مباحثت تھا۔ ایک بار اس نے میرے بھائی کی توہین کی تھی تو میرا بھائی اس سے لڑپڑا اور اس قائم انسان نے اسے ہلاک کر دیا اور اعلیٰ حکام کو یہ پرورت دی کہ کیپیٹن ماترا ایک بھڑاکی سے گرفتار ہوا گیا ہے۔ ہم لوگ خاموش ہو گئے لیکن یہ ایک سپاہی نے ہمیں اصل واقعہ بتا دیا۔ ہم تھانچہ میں نے اس سے اپنے بھائی کا انتقام لینے کا فیصلہ کیا تاکہ اس کی آتنا کو شادی مل سکے۔۔۔ روزی راسکل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

آپ کیسے اس سے انتقام لیں گی۔ آپ تو اس سے مل بھی نہ سکیں گی اور اسے معلوم ہو گیا تو وہ آپ کو دیسے ہی لوگوں سے مردا دے گا۔۔۔ بھاگوان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

جس انداز میں تم سوچ رہے ہو اس انداز میں اس سے انتقام

میرا نام بھاگوان ہے اور میں راجہ جھونت کا اکوٹا بھٹا ہوں۔
پر تاب پورہ میں ایک ہہمازی جنگل کا نصیک میرے پاس ہے۔ وہاں سے نکزی کٹوا کر میں دار الحکومت بھجوتا ہوں۔۔۔ اس نوجوان نے جواب دیا۔

اوہ۔ تو تم راجہ بھٹا کے بیٹے ہو۔ بہت خوب۔ پھر تو جھاری ہے چینی درست ہے کیونکہ لکھی نے مجھے بتایا تھا کہ یہ انگوٹھی راجہ بھٹا نے اسے دی تھی۔۔۔ روزی راسکل نے سکراتے ہوئے کہا۔
”بی بان۔۔۔ یہ میری مررجم مان کی نسلی ہے جو بیوی نے لکھی دیتی کو دی تھی کیونکہ وہ ان سے بینی بیسیں محبت کرتے ہیں۔۔۔ بھاگوان نے جواب دیا۔

نصیک ہے۔۔۔ بیوی گئی ہوں۔۔۔ روزی راسکل نے اشیات میں سرطائے اٹوئے کہا۔

آپ کون ہیں اور پر تاب پورہ کیا کرنے جا رہی ہیں۔۔۔ وہ تو اتنا بڑا شہر نہیں ہے کہ آپ جیسی شہری سورتیں وہاں سے وتفزع کے لئے جائیں۔۔۔ بھاگوان نے کہا۔

میں وہاں سے وتفزع کرنے نہیں جا رہی بلکہ وہاں کی فوجی چھاؤنی کے انجارج کرنے سکھ داس سے طنے جا رہی ہوں۔۔۔ روزی راسکل نے کہا تو بھاگوان بے انتیار پوچک پڑا۔۔۔ اس کے پھرے پر حریت کے ساتھ ساتھ کھڑا کے تاثرات ابرا نے تھے جیسے اسے روزی راسکل کا کرنل سکھ داس سے مٹا پسند نہ آیا ہو۔

کی جگہ پر بیٹھ گیا کہ وہ اپنی بہن کے ساتھ یہ مختنا چاہتا ہے ۔ روزی راسکل اس کے من سے بہن کا لغظہ من کر کے اختار مسکرا دی ۔

* آپ سیری دیدی ہیں۔ بڑی ہن۔ میں آپ کو وہن دیتا ہوں کہ آپ جو کچھ باتیں گی وہ راز ہے گا اور میں آپ کی معلم بدو کروں گا۔..... بھاگوان نے سر جھکا کر خاکے چڑ باقی تھے میں کہا۔

"اچھا تو سنو۔ تم بھائی کے رہنے والے ہو۔ تھیں معلوم ہے کہ پرنسپل پورہ کی بہادریوں میں حکومت کی فقیہ سائنسی لیبارٹری کھانے پڑے۔ روزی راسکل نے کہا۔

ہاں۔ مجھے معلوم ہے۔ جہاں بہاریوں میں میرا بھگل ہے اس کے شمال میں کچھ فاٹلے پر ایک بہاری ہے جس کی وجہی کارنگ باقی بہاریوں سے یکسر مختلف ہے اس لئے اسے دورگی بہاری کہا جاتا ہے اس دورگی بہاری کی ہڑ میں خوبی لیپارٹری ہے۔ میں نے کمی پار دیاں ہڑی جیپ کو جاتے اور آتے دیکھا ہے۔ میرا ایک لکھارا اس کے اندر بھی طا جکتا ہے۔..... بھاگوان نے کہا۔

۰ اس غصے لیبارٹری میں ایک سائنس دان ہے جس کا نام رام لال ہے۔ وہ سیر امگنیر ہے۔ ہیں نے اس سے شرط لگائی ہوئی ہے کہ جب تک ہیں کرتل سکھ داں سے اپنے بھائی کیپشن مائز کا انتقام نہیں لوں گی جب تک میں اس سے شادی نہیں کروں گی۔ چنانچہ اس نے مجھے دعوت دی ہے کہ میں پرتاب پورہ میں آکر کسی کے گرہ گھمان ٹھہرون اور پھر اسے ٹرانسیسٹر اطلاء دوں تو وہ مجھے اطلاء

نہیں لیا جا سکتا۔ مجھے تو چھاؤنی کی حدود میں بھی نہ گھستے دیا جائے گا۔ روپی راسکل نے من بناتے ہوئے کہا۔

تو پھر آخہ آپ کیا کریں گی..... جما گوان نے کہا۔

۔ ایک علیحدہ بھائی ہے۔ تم چھوڑو۔ ویسے بھی تم بھاگم جانو
گے اتنا ہی چہارے حق میں بہتر ہو گا۔ میں تو بہر حال اپنے بھائی کی
آلات کو شانت کرنے کے لئے اپنی جان پر کھل جاؤں گی۔ یہ فیصلہ
من کر یعنی ہوں روزی راسکل نے کہا۔

۔ آپ مجھے بیٹائیں۔ میں آپ کا سکھل اور سکھل کر ساقچہ دوں گا۔
پاپو بھی آپ کی حمدانیت کریں گے کیونکہ پر تاب پورہ پر کرٹل سکھ
داس سسلسل قلم کر جائے آ رہا ہے۔ وہ پر تاب پورہ سے خوبصورت
ٹرکیاں زبردستی اخواز کر کے چھاؤنی میں لے جاتا ہے اور پھر ان کی
خوتینیں لوٹ کر کئی ماہ بعد انہیں اس حالت میں واپس کرتا ہے کہ ان
کے پاس سوانے خود کشی کے اور کوئی راستہ نہیں ہوتا۔ سب اس
سے ٹھنڈے ہیں لیکن کوئی بول بھی نہیں سنتا۔ آپ کو اپ کیا بتاؤں

میری جھوٹی ہن کو بھی انہوں نے اخواز کرنے کی کوشش کی تھی یعنی وہ فوج گئی اور پاپو نے اسے اپنے ایک عین کے پاس دار الحکومت بھجوایا دیا ہے۔..... بھاگوان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے میں کی روائی کا اعلان ہونے لگا اور وہ دونوں اٹھ کر کھوئے ہو گئے۔ پھر بس میں بیٹھنے کے بعد بھاگوان نے روزی راسکل کے ساتھ بیٹھے ہوئے ایک آدمی کو اس نے اپنی سیست دے دی اور خود یہ پکہ کر اس

دے دے گا کہ کر تل سکھ داں کس روڈ لیبارٹری کے سکرٹی کے
دورے پر آپا ہے۔ اس کے دہاں پہنچنے سے جبکہ میں دہاں چھپ کر
بیٹھ جاؤں اور پھر جیسے ہی کر تل سکھ داں دہاں پہنچنے گا میں اسے اور
اس کے ساتھیوں کو مخفین پسل سے ہلاک کر کے اس سے انتقام
لے لوں گی اور پھر داں پہنچنے گی۔ اس طرح کسی کو پتہ بھی نہ
چل سکے گا کہ کر تل سکھ داں کو کس نے ہلاک کیا ہے اور میرا
انتقام بھی پورا ہو جائے گا۔۔۔ روزی راسکل نے بڑی فیاختہ سے

باقاعدہ ایک پلان بتاتے ہوئے کہا۔

"یعنی میں نے تو کبھی فوبی جیسیں یا ہمیں کاپڑوں کو دہاں آتے
جاتے نہیں دیکھا اور ہی کبھی سنا ہے۔۔۔ بھاگوان نے حیرت
بھرے ہوئے میں کہا۔

"یہ سب کام غلطی ہوتا ہے بھاگوان۔ تم اسے چھوڑو۔ تم ہیں
تجھے لیبارٹری سکھ ہنچا دو۔ پھر آگے سر اکام ہے۔۔۔ روزی راسکل
نے کہا اور بھاگوان نے اخبات میں سر ملا دیا۔ روزی راسکل دل ہی
دل میں خوش ہو رہی تھی کہ اب وہ آسانی سے اس لیبارٹری کا راست
کھول کر اندر داخل ہو کر دہاں سے فارمولہ بھی حاصل کر لے گی اور
جب وہ فارمولے جا کر نائیگر کے اسٹاد عمران کے سامنے رکھے گی
تو پھر نائیگر کو معلوم ہو گا کہ روزی راسکل کیا کر سکتی ہے اور کیا
نہیں۔

شاگل اپنے آفس میں موجود تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی
صحتی نہ اٹھی تو اس نے ہاتھ پڑھا کر رسیور المعاشر
لیں۔۔۔ شاگل نے اپنے شخصیں لیں میں کہا۔
"راجیش کی کال ہے جتاب۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔
کراڈ بات۔۔۔ شاگل نے کہا۔
"سر۔۔۔ میں راجیش بول دہا ہوں اچارچ پاکیشی دیکھ۔۔۔
دوسری طرف سے کہا گیا۔
میں نے خود ہی تو جیسیں اس دیکھ کا اچارچ بنایا ہے اور تم
محب پر ہی اس کا رعب ڈال رہے ہو۔۔۔ کیوں۔۔۔ نائیگ۔۔۔ شاگل
نے اچھائی عصیتے ہے میں کہا جبکہ ایسی بات کرتے ہوئے اسے خود یہ
بات یاد رہتی تھی کہ وہ خود بھی اسی طرح مکمل صدھہ بتانے کا عادی
تحمار۔

سوری بہاں - میں نے سرف اس لئے یہ بات کی ہے کہ جو بات
میں کرنا چاہتا ہوں اس کا تعلق اس ڈیک سے ہے دوسری
طرف سے اتنا قی مودباد اور محذرت خواہ لجھے میں کہا گیا -
کیا کہنا چاہتے ہو - بولو شاگل نے فصلے لجھے میں کہا -

جتاب - پر تاب پورہ سے اطلاع آئی ہے کہ وہاں کے سردار کے
گھر میں ایک ابھی عورت آکر نہبڑی ہے رامیش نے کہا -
ناں نہیں - یہ کیا اطلاع ہے - کسی عورت کا کسی سردار کے گھر
میں آکر نہبڑ ناجرم ہے شاگل نے حق پہنچا کر جھیٹھے ہوئے کہا -
جج - جج - جتاب - یہ عورت روزی راسکل ہے رامیش
نے اتنا گمراہے ہوئے لپھے میں کہا -

کیا - کیا کہ رہے ہو - روزی راسکل - کیا مطلب - کسے معلوم
ہوا اس پار شاگل نے قدرے بوكھلانے ہوئے انداز میں کہا -
باس - میں نے پر تاب پورہ میں لپٹے گروپ کے چار افراد کو
فوری طور پر بھجوادیا تھا - وہاں ایک احاطے میں انہوں نے اپنا سب
ہیڈ کو ارتڑ بنا لیا ہے - اوہر میں نے روزی راسکل اور نائگر دو نوں
کے طیوں اور قوی قوامت کے بارے میں پا کیشیا سے تفصیلات ملکو
لیں اور ان تفصیلات کی کاپیاں پر تاب پورہ میں بھجوادیں - اسی طرح
میں نے ان تفصیلات کی کاپیاں پورے دارالحکومت میں بھی لپٹے
گروپ میں تقسیم کر دیں تاکہ نائگر اور روزی راسکل کوڑیں کیا جا
سکے - دارالحکومت سے تو ابھی تک کوئی اطلاع نہیں آئی البتہ پر تاب

پورہ سے ابھی ابھی اطلاع آئی ہے کہ ایک ابھی لڑکی پر تاب پورہ کے
سردار راجد جسونت کے پیٹھے بجا گوان کے ساتھ ہیں سے اتری ہے اور
پھر وہ دونوں گھر آگئے ہیں - اب ہمیں یہ لڑکی وہاں موجود ہے - اس
لڑکی کا حصہ روزی راسکل سے ملتا ہے اور جتاب دوسری بات یہ کہ
لڑکی اپنی پال سے زخمی معلوم ہوتی ہے - انہوں نے مجھے اطلاع دیتے
ہوئے پوچھا ہے کہ اس لڑکی کا کیا جائے کیونکہ پر تاب پورہ میں ابھی
نیک تباہی نظام ہے اور سردار قائم قبیلے کا سردار ہے - اگر سردار کے
گھر چھاپ مارا گیا تو صورت حال اتنا تھا خدوش بھی ہو سکتی ہے -
اب آپ بھی حکم دیں رامیش نے پوری تفصیل سے بات
کرتے ہوئے کہا -

کیا تمہارے آدمی کنفرم ہیں کہ وہ لڑکی روزی راسکل ہے -
شاگل نے کہا -

کنفرم تو نہیں ہیں کیونکہ اس کا حصہ ملتا ملتا تو ہے لیکن اس کے
بارے میں جو معلومات حاصل کی گئی ہیں اس کے مطابق یہ لڑکی
بجا گوان کو بس اذسے پر ملی تھی اور وہ اس کے والد کے گھر آبھی تھی
کیونکہ اس لڑکی کے پاس نشانی کے طور پر ایک انگوٹھی تھی اور اس
انگوٹھی کو بجا گوان نے بھجان یا تھا کیونکہ یہ انگوٹھی اس کی مر جو مہ
ماں کی نشانی تھی رامیش نے الجھے ہوئے لجھے میں جواب دیتے
ہوئے کہا -

اگر ایسا ہے تو پھر یہ کوئی اور عورت بھی ہو سکتی ہے - درد

بات کراؤ۔ جہاں بھی ہو۔..... شاگل نے تیرنے لگے میں کہا۔
”میں باس۔..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی
راپٹھ ختم ہو گی تو شاگل نے رسیور کھا اور سائنس رکھی ہوئی قابض
کی طرف متوجہ ہو گیا۔ پھر تقریباً پانچ منٹ بعد فون کی گھسنی نج
اٹھی۔

”میں۔..... شاگل نے رسیور انداخت کر کان سے نگاتے ہوئے کہا۔
”راج کمار سے بات کیجئے باس۔..... دوسری طرف سے کہا گیا۔
”سر۔۔۔ میں آپ کا خادم راج کمار بول رہا ہوں سر۔..... چند گوں
احد ایک منٹانی ہوئی آواز سنائی دی۔
”راج کمار۔ پاکیشیا میں عمران کا کوئی شاگرد ہے جس کا نام
ناہیگر ہے۔ کیا تم اس سے واقف ہو۔..... شاگل نے حکماء کے
میں کہا۔

”میں سر۔۔۔ وہ بھی اتنا تھا خطرناک آدمی ہے جناب۔..... دوسری
طرف سے کہا گیا۔

”اس وقت وہ ہماں ہے۔ کیا تمہیں معلوم ہے۔..... شاگل نے
کہا۔

”تو سر۔۔۔ وہ اتنا اہم آدمی نہیں ہے کہ ہم ہر وقت اسے چیک
کرتے رہیں اس لئے اس کے بارے میں تو معلوم کرنا پڑے گا
مرن۔۔۔ راج کمار نے مددوت خوبیاں لگے میں کہا۔

”عمران کے بارے میں علم ہے جسیں۔..... شاگل نے قدرے

روزی راسکل کے پاس اس آدمی کی مرحومہ ماں کی انگوٹھی ہماں سے
آسکتی ہے۔ بہر حال تم اسے خاموشی سے انداز کر اکر علیحدہ احاطے میں
مکووا کر اس سے لفظی معلومات حاصل کرو اور پھر مجھے روپوت
دو۔..... شاگل نے کہا۔

”میں باس۔ کیا آپ خود وہاں آئیں گے اس سے پوچھے چکے
کرنے۔..... راجیش نے کہا۔

”یو نائنٹس۔۔۔ احمد۔۔۔ آپ کیا سینکڑ سروس کا چیف ان تھرڈ
کلاس لوگوں سے ہی پوچھے چکے کرے گا۔ کیا تمہارے آدمی اس سے
پوچھے کچھ نہیں کر سکتے۔ اگر نہیں کر سکتے تو کوئی مار کر بھینک دو اس
کی لاش ہمارا یوں میں۔۔۔ نائنٹس۔..... شاگل نے فٹے کی شدت سے
حلق کے بل بھینٹے ہوئے کہا۔

”میں باس۔۔۔ ہم کریں گے باس۔..... راجیش نے یو سخلانے
ہوئے لئے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور شاگل نے رسیور رکھ دیا۔

”یہ ہورت کیا کر سکتی ہے۔۔۔ اصل منڈے تو اس عمران کا ہے۔
اگر وہ ان کے ساتھ مل گیا تو پھر منڈے بن جائے گا۔..... شاگل نے
کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا رسیور انداخت اور دو نمبر پر لس
کر دیتے۔

”میں باس۔..... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی آواز
سنائی دی۔

”پاکیشیا میں ہمارا گروپ انچارج ہے راج کمار۔۔۔ اس سے میری

غصیلے تجھے میں کہا۔

"کس بات۔ ہم اس کی نگرانی کرتے رہتے ہیں لیکن دوسرے مشیرزی کے دریئے۔ راج کارنے جواب دیا۔

"اس وقت کہاں ہے وہ۔..... شاگل نے تیرچے میں کہا۔

"ہ اس وقت عام طور پر اپنے فلیٹ میں ہی رہتا ہے جتاب۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"صلحوم کر کے چھے پتاو کہ وہ کہا ہے۔..... شاگل نے فصیلے لجھے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"ناٹش۔ کام ہو رہا۔ کام کرنا تو انہیں آتا ہی نہیں۔"

شاگل نے پڑھاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر فاٹ کی طرف متوجہ ہو گیا۔ پھر لکھ رہا ایک گھنٹہ بعد فون کی ٹھنڈی نئی اٹھی تو اس نے پاٹھ پڑھا کر رسیور انھا یا۔

"لیں۔..... شاگل نے تیرچے میں کہا۔

"پاکیشیا سے راج کار کی کال ہے جتاب۔"..... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی موؤبادہ آواز سنائی دی۔

"کراوبات۔..... شاگل نے تیرچے میں کہا۔

"آپ کا خادم راج کار بول رہا ہوں سر۔"..... پہنچ گئے بعد راج کمار کی صفتانی ہوئی سی آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے۔..... شاگل نے تیرچے میں کہا۔

"جباب میں نے چیک کیا ہے عمران فلیٹ میں موجود نہیں ہے۔"

اور اس کی کار بھی گیراج میں موجود نہیں ہے لیکن دو دار الحکومت میں بھی موجود نہیں ہے وردہ میرے آدمی اسے ضرور چیک کر کے رپورٹ دیجئے۔ دو شایدی دار الحکومت سے باہر کہیں گیا ہوا ہے۔ "راج کمار نے تفصیلی رپورٹ دیجئے ہوئے کہا۔

سنوا۔ اس کا شاگرد ناٹھیگر اور ایک محورت روزی راسکل ہے۔ حکومت کافر سان کے خلاف کام کر رہے ہیں لیکن ہمارے لئے یہ دونوں کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔ میں جس وقت چاہوں انہیں مجھ کی طرح مسل سکتا ہوں لیکن ہمیں خدا شے ہے کہ عمران اور پاکیشیا سیکریٹ سروں ان کی مدد میت پر کافر سان نہ ہوئے جائیں اس لئے تم ایک رپورٹ اور بذرگاہ پر اپنے آدمیوں کی شخصی دیوبندی کا دو۔ اگر عمران اور اس کے ساتھی کافر سان کا رخ کریں تو تم نے مجھے پہنچی رپورٹ دینی ہے۔..... شاگل نے تیرچے میں کہا۔

"لیں سر۔"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو شاگل نے رسیور رکھ دیا۔

ٹانگر پر جاتا پورہ کے بھی اسے پر بھی اس سے اڑا اور اسے سے
بامبار آتے کے لئے اس نے پھر قدم ہی الملا ہوں گے کہ ایک
ستاری آدمی تیری سے اس کی طرف چڑھا۔
کیا آپ سیاح ہیں جتاب۔..... اس آدمی نے ٹانگر سے مخاطب
ہو کر کہا۔

”باق۔ کیوں۔..... ٹانگر نے پھر بک کر پوچھا۔ وہ اب عنور سے
اس آدمی کو دیکھ رہا تھا جبکہ خود وہ ستاری میک اپ میں تھا اور اس
لے جیز کی پیٹ اور جیکٹ ہٹنی ہوئی تھی۔

”آپ کو رہائش چاہتے ہو گئی اور بھاں کوئی ہو مل تو نہیں ہے
جتاب۔ البتہ ہمارے پاس اس کا حل ہے۔..... اس آدمی نے کہا اور
اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک کارڈ تکال کرنا ٹانگر کی طرف
پڑھا دیا۔ کارڈ پر ایک کمپنی کا نام چھپا ہوا تھا جس کے نیچے سایہ ہوا

کے لئے رہائش گاہ، جیپ اور دیگر ہر قسم کی سلطانی کے بارے میں
درج تھا۔

”تم نے مجھے ہی کیوں منتخب کیا ہے اور بھی تو لوگ آجارتے
ہیں۔..... ٹانگر نے قدرے مختار کیجھ میں کہا تو وہ آدمی ہے
اختیار پس پڑا۔

”جتاب۔ ہمارا تجریب اختاد سیئے ہے کہ ہم ایک لفڑی میں آدمی کو
بھاگان لیتے ہیں۔ آپ بھاں ہٹلی پار آئے ہیں اور آپ کے پاس کوئی
سامان بھی نہیں ہے۔ کوئی آپ کو لینے بھی نہیں آیا جس سے میں
کھٹکا کہ آپ بھاں کسی کے ہممان ہیں اس نے آپ سیاح بھی ہو
سکتے ہیں۔ کوئی بھاں سیاحت کے لئے کوئی خاص مقام تو نہیں ہے
لیکن پھر بھی بھاں سیاح آنکھے ہیں کیونکہ بھاں خوبصورت طلاق بھی
ہے اور ان بھاڑیوں پر ایسے جنگلات بھی ہیں جو دیکھنے کے لائق ہیں۔
میرا نام آنند ہے اور میں بھاں اس کمپنی کا اچھارچ ہوں۔..... اس
آدمی نے مسکراتے ہوئے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”گڑ۔ تم واقعی تجریب کارہو۔ نھیک ہے۔ کہاں ہے جہاری
رہائش گاہ۔..... ٹانگر نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

”ایک ہزار روپے روزاں اس رہائش گاہ کا کراچی ہو گا۔ جیپ اگر
آپ لیں گے تو دو ہزار روپیہ روزاں اس کے ہوں گے۔ ڈینل آپ
خود فل کروائیں گے۔ کھانے پینے کی قیمت علیحدہ ہو گی۔..... آئندہ
سے اس بارہ بڑے کاروباری انداز میں کہا۔

پہاں فوراً اس نے چلی جائے گی کہ وہ نائیگر سے بچتے یہ فارمولہ حاصل کر لے یعنی نائیگر جاتا تھا کہ فارمولہ احتی آسانی سے نہیں طاکر کر جاتا اور ایسی صورت میں بھب کر تل جگدیش کی طاقت کے بعد لا جمال دہاں خاصی سخت پیٹنگ ہو رہی ہو گی یہی وجہ تھی کہ ابھی تک وہ اس آئندہ سے پوری طرح سلطنت نہیں ہوا تھا کیونکہ ضروری نہیں تھا کہ وہ اسے واقعی کسی رہائش گاہ میں ہی لے جاتا۔ وہ اسے کسی بہتی کو ارتزیں بھی لے جاسکتا تھا یعنی نائیگر بہر حال پیٹک کرتا چاہتا تھا کیونکہ اسے ہبھاں بہائش گاہ کی ضرورت تو تھی اور خاص طور پر ایسے حالات میں کہ ہبھاں کوئی ہوتی بھی نہ تھا۔ آئندہ کی جیپ خاصی تحریر فتاری سے پر تاب پورہ گاؤں ناقبے کی طرف دوزی پڑی جا رہی تھی۔ گاؤں خاصا بڑا تھا یعنی اس کی ساخت عامہ بہاری گاؤں جیسی ہی تھی اور دہاں کے رہنے والوں میں قبائلی طرز بود وہ باش صاف دیکھا جا سکتا تھا۔

”ہبھاں کوئی قبلیہ رہتا ہے۔۔۔۔۔ نائیگر نے آئندہ سے پوچھا۔

”میں سر ہبھاں قدیم دور کا شہر قبلیہ روڈاری رہتا ہے۔۔۔۔۔ یہ لوگ ہبھاں صدیوں سے بہتے چلے آ رہے ہیں۔ ان کا پیشہ جنگلات کی کٹویاں کاٹنا اور بھر بکریاں پالتا ہے۔۔۔۔۔ آئندہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

s4sheikh@gmail.com

”اس پیشے کا سردار کون ہے۔۔۔۔۔ نائیگر نے پوچھا۔

”سردار راجہ جسوس تھے بحatab۔۔۔۔۔ بیوڑھا آدمی ہے یعنی بہت اچھا

۔۔۔۔۔ تھیک ہے۔۔۔۔۔ مجھے مستخور ہے۔۔۔۔۔ نائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کتنے دن کا قیام ہو گا آپ کا۔۔۔۔۔ آئندہ نے پوچھا۔

”دو تین روز۔۔۔۔۔ نائیگر نے کہا۔

۔۔۔۔۔ تو آپ تین روز کے پندرہ ہزار روپے ایڈوانس ادا کر دیں۔۔۔۔۔ آئندہ نے کہا۔

۔۔۔۔۔ کر ادوس گا۔۔۔۔۔ جبکہ تم دہاں لے تو ملے گے۔۔۔۔۔ میں چماری رہائش گاہ کی حالت دیکھوں گا پھر غسل کروں گا۔۔۔۔۔ نائیگر نے کہا۔

۔۔۔۔۔ اوکے۔۔۔۔۔ آئیے بحatab۔۔۔۔۔ اوہ جیپ موجود ہے۔۔۔۔۔ آئندہ نے جواب دیا اور پھر ایک طرف کو اشارہ کر دیا اور نائیگر کے اثبات میں سر ہبھاں پر وہ مڑا اور آگے جدھنے لگا۔۔۔۔۔ نائیگر بھی اس کے یہچے تھا۔

۔۔۔۔۔ اسے عمران نے کال کر کے اپنے دیبا تھا کہ وہ پر تاب پورہ پیٹک کر دہاں کے تمام حالات پیٹک کر کے اور خاص طور پر اس سیبارٹی کے پارے میں مخلوقات حاصل کر کے اسے تفصیل بتاتے تو وہ جو اتنا کے ساتھ کافرستان کے دار الحکومت آکر پھر دہاں سے پر تاب پورہ پیٹکے بجاے دینی راستے سے براہ راست پر تاب پورہ پیٹک جانے کا اور پھر اس فارمولے کے حصوں کے لئے کام کیا جائے گا۔۔۔۔۔ نائیگر تو خود یہی چاہتا تھا کیونکہ اسے تھی پرورت مل پچی تھی کہ روزی راسکل اس سے علیحدہ ہو کر اس کے ذریعے پر تاب پورہ جا پچی ہے۔۔۔۔۔ نائیگر کو اس نسی عورت کی فطرت کا اندازہ تھا۔۔۔۔۔ وہ خاصی رنجی ہونے کے باوجود

آدمی ہے۔ اس کا بھٹا بھاگوں بھی اچھا نوجوان ہے۔ آندہ نے
جواب دیتے ہوئے کہا تو نائیگر نے اثبات میں سرطاڈیا۔
کیا میں اس سردار یا اس کے بیٹے بھاگوں سے مل ستا
ہوں۔ نائیگر نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

”وہ کس لئے جتاب۔“ آندہ نے حیران ہو کر پوچھا۔
”اس سے بھاگ کے قدم قسم سنتے کرنے۔“ نائیگر نے
مکراتے ہوئے کہا تو آندہ بھی میں انتیار پڑا۔

”مل سکتے ہیں جتاب۔ آپ رہائش گاہ کو دیکھ لیں پھر میں آپ کو
دیاں بھی لے جاؤں گا۔“ آندہ نے کہا تو نائیگر نے اثبات میں سر
طاڈیا۔ جیپ پورا گاؤں کراں کر کے کافی فاسطے پر ایک اعاظتے کے
گیٹ کے سامنے جا کر رک گئی۔

”بھاگ آپ کی رہائش گاہ ہے۔ آئیے میں وکھا دوں۔“ آندہ
نے جیپ سے اترتے ہوئے کہا تو نائیگر سرطاڈا ہوا یعنی اتر آیا۔ اعاظتے
کے گیٹ پر تالا گاہ ہوا تھا۔ آندہ نے آگے بڑھ کر تالا گھوڑا اور پھر گیٹ
و حلیل کریجھی کی طرف کھوڑا اور اندر واصل ہو گیا۔ نائیگر اس کے
عقب میں تھا۔ یہ ایک چھوٹا سا تین کروں کا مکان تھا۔ ایک سانیٹ
پر گیراچ میں ایک جیپ بھی موجود تھی۔ کمرے ساف تھے تھے
اور ان میں بیبا فریخیر تھا۔ نائیگر نے واٹش روم دیکھا۔ وہ بھی اچھا اور
ساف ستر اتحاد۔

”تم خود کہاں رہتے ہو آندہ۔“ نائیگر نے آندہ سے من طب ہو۔

کر پوچھا۔

”بس اذے کے قریب میرا مکان ہے جتاب۔“ آندہ نے
جواب دیا۔

”بھاگ کھانے کے لئے کیا انتظام ہو گا۔“ نائیگر نے پوچھا۔
”ایک آدمی روزانہ آکر کھانا پکا دیا کرے گا۔ اگر آپ اس کی مزید
نیس ادا کریں تو وہ مستقل بھاگ آپ کے ساتھ رہے گا۔ صفائی
ستھرانی بھی کرے گا۔ جو کچھ آپ کہیں گے وہ پکا دیا کرے گا۔ سامان
و فیرہ بھی دی لے آئے گا۔“ آندہ نے جواب دیا۔

”نہیں۔ بس وہ آکر کھانا پکا کر اور صفائی ستھرانی کر کے چلا جائیا
کرے۔ اسے دوسرا چالی دے دئنا۔ میں اس کا پابند نہیں رہتا
چاہتا۔“ نائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”میں آپ حکم دیں جتاب۔“ آندہ نے کہا تو نائیگر نے جیپ
سے اپنے ارس لکلا اور اس میں سے ہماری مالیت کے پانچ نوٹ تکال
کر اس نے آندہ کو دے دیتے۔

”ٹھریہ جتاب۔“ آندہ نے کہا اور نوٹ جیپ میں ڈال کر اس
نے جیپ سے ایک رسید پکٹھائی۔ اس پر تحریر کر کے اس نے
و سختکر کئے اور ایک رسید نائیگر کی طرف پڑھا دی۔

”اگر آپ چاہیں تو آپ کو گاہیز بھی مل سکتا ہے جتاب۔“ آندہ
نے کہا۔

”میں خود ہی ادھر اور گھوم پھر کر دیکھ لوں گا۔“ نائیگر نے

کہا اور نائیگر کے سر ہلانے پر وہ مڑا اور واپس چلا گیا۔ نائیگر نے پھانک اندر سے بند کیا اور واپس آکر کمرے میں کری پر بیٹھ گیا۔ سارے انتظامات اس کے حلق سے بیٹھے دائر ہے تھے۔ اس کی چمنی جس کہ بڑی تھی کہ کہیں ہے کہیں کوئی گزبر بہر حال ضرور ہے جبکہ بظاہر ایسی کوئی بات نہیں تھی۔ نائیگر کچھ دریخا سوچتا رہا پھر اس نے طویل سافس لیا اور اٹھ کر وہ کمرے سے تل کر جیپ کی طرف بڑھتے گا۔ اس نے جیپ کو چکی کیا۔ جیپ اجھی کنٹیشن میں تھی۔ اس نے اسے میادین کیا تو وہ فور اسٹارٹ ہو گئی۔ نائیگر نے سوچا کہ جہاں فارسی بیٹھنے کی وجہ سے اس پورے گاؤں اور اور گرد کے علاقے کا پچر لگانا چاہتے۔ پھر اچانک اسے غیال آیا کہ جب جہاں ہوں گا نہیں ہیں تو پھر روزی راسکل کہاں خبری ہو گی۔ وہ تجزی سے واپس اس کمرے میں آیا جہاں فون موجود تھا لیکن پھر وہ رُک گیا کیونکہ ابھی تو آئندہ جہاں سے گیا تھا اس نئے ابھی تو وہ رکھتے ہیں ہی ہو گا لیکن پھر اس نے رسیور المھا کر جیپ سے کارڈ لٹالا اور اس پر درج نمبر پریس دیتے۔ دوسری طرف گھٹٹی بیکھنے کی آواز سناتی دی اور پھر رسیور انٹھایا گیا۔

”میں..... ایک نسوانی آواز سناتی دی۔“

”میرے انام نائیگر ہے اور مجھے آئندہ صاحب سے بات کرنی ہے۔“
نائیگر نے کہا۔

”وہ تو ابھی واپس نہیں آئے۔..... دوسری طرف سے کہا گیا۔“

مسکراتے ہوئے کہا۔

”جناب۔ اور فوجی چھاؤنی ہے اور ایر فورس سپاٹ بھی۔ اور جانا چمنی سے منع ہے۔ باقی گاؤں اور دوسری بہاڑیوں پر آپ گھوم پھر سکتے ہیں۔..... آئندے نے کہا۔“

”مہاں سے اگر تمہارے ساتھ رابطہ کرتا ہو تو اس کا کیا طریقہ ہے۔..... نائیگر نے پوچھا۔“

”پاں سبھاں والریس قون موجود ہے جناب۔ اور کارڈ جو آپ کے پاس ہے اور رسیور سے پریس بر سر درج ہے۔..... آئندے نے کہا۔“

”اس جیپ کی چابیاں اور مہاں قریب پڑول بہپ کہاں ہے۔..... نائیگر نے پوچھا۔“

”اُسے کے پاس پڑول بہپ ہے جناب۔ وہی جیپ کی چابیاں انگلیش میں موجود ہیں اور فیول نیکی فل ہے۔..... آئندے ہو اب دیتے ہوئے کہا۔“

”وری گڈ۔ تمہارے انتظامات بہت اچھے ہیں۔ میں دار الحکومت جا کر تمہارے ہسپ کو اسٹر فون کر کے تمہاری کارکردگی کی تعریف کروں گا۔..... نائیگر نے کہا۔“

”ٹکری یہ جناب۔ اب مجھے اجازت دیں۔..... آئندے نے کہا۔“

”پاں۔ ایک بات۔ اب اگر کوئی اور سیاح آجائے تو تم اسے کہاں خبر راوے گے۔..... نائیگر نے پوچھا۔“

”اس جسمیے چار اور سپاٹ ہیں ہمارے پاس جناب۔..... آئندے“

”جب وہ آئیں تو انہیں کہیں کہ مجھے فون کر لیں۔۔۔۔۔ نائیگر نے کہا۔

”بھی اچھا۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور نائیگر نے رسیدور رکھ دیا۔۔۔۔۔ اس نے فوری طور پر باہر جانے کا ارادہ تبدیل کر دیا تھا کیونکہ وہ بھتے آئندہ سے روزی راسکل کے بارے میں معلومات حاصل کرنا پڑتا تھا۔ آئندہ اس کے مظاہر بے حد تجزی آدمی تھا اور اسے لازماً اس بارے میں معلوم ہوا گا۔ پھر تقریباً آدمی کھینچنے بعد فون کی گئی نج اٹھی تو نائیگر نے رسیدور انھا بیا۔

”نائیگر بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ نائیگر نے کہا۔

”آئندہ بول رہا ہوں مسٹر نائیگر۔۔۔۔۔ آپ کی کال آئی تھی۔۔۔۔۔ آئندہ نے کہا۔

”مہماں کل ایک خاتون آئی ہوگی ایک ابھنی خاتون۔۔۔۔۔ کیا آپ کو اس بارے میں علم ہے۔۔۔۔۔ نائیگر نے کہا۔

”کیسی خاتون۔۔۔۔۔ اس کے بارے میں کوئی تفصیل بتائیں۔۔۔۔۔ آئندہ نے کہا تو نائیگر نے روزی راسکل کا حلیہ اور قد و قامت کے بارے میں بتا دیا۔

”بھی ایسی کوئی خاتون میری نظریوں سے تو نہیں گزری۔۔۔۔۔ ویسے آپ کا اس سے کیا تعلق ہے۔۔۔۔۔ کیا وہ بھی سیاح خاتون تھی۔۔۔۔۔ آئندہ نے کہا۔

”ہاں۔۔۔۔۔ وہ میری ساتھی تھی سیاح تھی یعنی میں ایک ضروری کام

سے رک گیا تھا اور وہ مہماں بھی کی تھی۔۔۔۔۔ نائیگر نے جواب دیا۔۔۔۔۔ ااوہ نہیں۔۔۔۔۔ وہ مہماں نہیں بھی تھی ورنہ میری نظریوں سے بچ د سکتی تھی۔۔۔۔۔ آئندہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ویسے آپ بتائیتے ہیں کہ جب مہماں کوئی ہوشی بھی نہیں ہے تو وہ کہاں رہ سکتی ہے۔۔۔۔۔ نائیگر نے کہا۔

”کچھ کہا نہیں جا سکتا۔۔۔۔۔ ویسے وہ سرے سے مہماں بھی ہی نہیں۔۔۔۔۔ یا تو وہ آگے کہیں قل کی ہے یا پھر سابتہ بڑے شہر را گواہا میں رہ گئی ہو گی۔۔۔۔۔ آئندہ نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ نائیگر نے جواب دیا اور رسیدور رکھ دیا۔۔۔۔۔ آئندہ جو کچھ کہ رہا تھا بظاہر تو ٹھیک ہی لکھا تھا یعنی تجھے کیا بات تھی کہ اس کا اپنا ذمہ اس صورت حال سے مطمئن ہے ہو رہا تھا پھر وہ الحماہا کہ جیپ نکال کر اس پر گاؤں کا چکر لگا آئے اور پھر تھوڑی در بعد وہ جیپ میں یعنی گاؤں کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔

”مہماں کا سردار راجہ جسوس تھے۔۔۔۔۔ وہ کہاں رہتا ہے۔۔۔۔۔ نائیگر نے ایک آدمی کے قریب جیپ روک کر پوچھا۔

”تھی۔۔۔۔۔ میں دکھا ہوں ان کا گھر۔۔۔۔۔ اس آدمی نے کہا تو نائیگر نے اسے جیپ میں سوار ہونے کا کہہ دیا۔۔۔۔۔ تھوڑی در بعد اس کی جیپ ایک خاصے بڑے سے کشادہ اور پتختہ مکان کے سامنے موجود تھی۔۔۔۔۔

”یہ ہے جتاب سردار کا گھر۔۔۔۔۔ نائیگر کے ساتھ آنے والے

آدمی نے کہا تو نائیگر نے اس کا شکریہ ادا کیا اور دو آدمی سلام کر کے آگے بڑھ گیا۔ نائیگر نے آگے بڑھ کر دروازے پر دستک دی تو بند گون بعد چھوٹا چھانک کھلا اور ایک بوڑھا آدمی جس کے سر پر مخصوص آندر اڑکی پر گدی بندھی ہوتی تھی باہر آگیا۔

آپ سردار راجہ حضورت ہیں۔..... نائیگر نے کہا۔

”جی پاں۔ آپ کون ہیں؟“..... بوڑھے آدمی نے اسے سرے پر تک ٹھوڑے دیکھتے ہوئے کہا۔

”میں سیاچ ہوں اور بھلی بارگاؤں میں آیا ہوں۔ کیا آپ سے اندر بھیج کر دو باتیں ہو سکتی ہیں؟“..... نائیگر نے سکراتے ہوئے کہا۔

”جی پاں۔ آئیے۔“..... بوڑھے نے ہاتھ پہنچاتے ہوئے کہا اور واپس مل گیا لیکن نائیگر نے گھوس کر لیا تھا کہ کسی وجہ سے وہ خاص پریشان ہے۔

”آپ خاید مریض آمد کی وجہ سے پریشان ہو رہے ہیں۔ ایسی بات ہے تو میں واپس چلا جاتا ہوں۔“..... نائیگر نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

”یہ بات نہیں ہے۔ آئیے۔“..... سردار نے کہا اور بھروسے لے کر ایک بڑے کرے میں آگیا جہاں کر سیاں اور ایک بڑی سی میز موجود تھی۔

”آپ کیا پینا پسند فرمائیں گے صرف۔“..... بوڑھے سردار نے کہا۔

”میرا نام نائیگر ہے اور مجھے آپ صرف سادہ پانی پڑا دیں اور میں کچھ نہیں بتتا۔..... نائیگر نے کہا تو سردار نے میز پر موجود ایک بوتل الھا کر کھوئی اور اسے میز پر ہی پڑتے ہوئے گلاس میں ڈالا۔ یہ کوئی دوسروں تک کا مژوڑب تھا۔

”یہ ہمارا خاندانی مژوڑب ہے۔ سبھے حد فرحت بلش اور لذیذ ہے۔“..... سردار نے گلاس نائیگر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

”شکریہ۔..... نائیگر نے کہا اور گلاس لے کر اس نے منٹ سے ٹالیا۔ مژوڑب واقعی لذیذ اور فرحت بلش تھا۔ نائیگر نے ایک بار پھر سردار کا شکریہ ادا کیا۔

”مجھے قیاد شہاسی میں بھی کچھ داخل ہے اور میں دیکھ دہا ہوں کہ آپ واقعی پریشان ہیں۔ اگر کوئی ہری وجد نہ ہو تو ہتھوں سے خاید میں آپ کے کام اسکوں۔“..... نائیگر نے کہا اور پھر اس سے بھٹک کر مزید کوئی بات ہوئی پاہر سے دروازہ کھلتے کی آواز سنائی وی اور سردار پھٹک کر الھا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اسی لمحے ایک مقامی نوجوان اندر داخل ہوا۔

”یہ سیاچ ہیں اور مجھ سے بڑے آئے ہیں۔ ان کا نام نائیگر ہے اور یہ میرا بیٹا بھاگوان ہے۔“..... سردار نے اس نوجوان کا تعارف کرتے ہوئے کہا۔

”مجھے آپ سے مل کر خوشی ہوتی۔“..... بھاگوان نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

ہمارے ہاں ایک مہمان خاتون شہری تھیں۔ وہ ناصی دفعی بھی تھیں۔ ان کا نام دیوبی تھا۔ رات کو وہ کمرے میں سوئیں لیکن جب ہم بھی کو اٹھے تو وہ غائب تھیں۔ دروازہ بھی کھلا ہوا تھا لیکن حیرت یہ ہے کہ ان کے ہوتے ان کے بستر کے نیچے پڑے ہوئے تھے۔ اس سے تو سی لگتا ہے کہ وہ خود حل کر نہیں سکتیں ورنہ وہ ہوتے لازماً ہوں کر جاتیں۔ میں انہیں لکاش کرنے لگا تھا لیکن کہیں سے بھی کچھ معلوم نہیں ہوا۔ بھاگوان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو تانگر بے اختیار ہو ٹک کر پڑا۔

“کیا وہ آپ کی رشت دار تھی؟ تانگر نے اس کا نام من کر پوچھا۔

“بھی نہیں۔ بھاگوان نے کہا اور پھر اس نے اس سے ملاقات اور پھر لٹکو کی تمام تفصیل بتا دی۔
“اس کا صلیب کیا تھا؟ تانگر نے پوچھا تو بھاگوان نے حلیہ بتا دیا تو تانگر نے بے اختیار ایک طویل سانس یا کیونکہ ہو حلیہ بتایا گیا تھا وہ روزی راسکل کا تھا۔

“وہ میری ساتھی عورت تھی۔ وہ بھتے مہمان بھتھ گئی تھی۔ میں نے آندہ سے بھی پوچھا تھا لیکن اس نے بھی کچھ نہیں بتایا۔ تانگر نے کہا۔

“آپ کی ساتھی عورت۔ لیکن وہ تو مہمان کسی سے ملنے آئی تھی۔ بھاگوان نے حیرت بھرے چھے میں کہا۔

”سوری مسٹر بھاگوان۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ نے یہ فتحہ رسی طور پر بولا ہے۔ آپ کے انداز میں اگر بھوثی نہیں ہے۔ بھی طرح آپ کے والد بھی مجھے پریشان لگتے ہیں۔ میں وجہ پوچھتا رہا ہوں لیکن یہ بتاتے نہیں۔ تانگر نے کہا تو نوجوان سکرا دیا۔

“آپ واقعی صاف دل آؤ ہیں۔ دراصل آپ مہمان ہیں اور تم نہیں چاہتے کہ آپ کو اپنی پریشانی میں شامل کریں۔ آپ بتائیں کیسے آنا ہوا تھا۔ بھاگوان نے سکراتے ہوئے کہا۔

“میں ایسے ہی گھومنے پر نہے۔ مہمان ایک صاحب مل گئے آہو۔ تانگر نے کہا اور پھر اس نے ساری تفصیل بتا دی۔

“آہو! اچھا آدمی ہے۔ لیکن۔ بھاگوان کچھ کہتے کہتے رک گیا۔

“میں کیا مسٹر بھاگوان۔ تانگر نے ہونک کر پوچھا۔
“اس کے مہمان اکثر رات کو اسکت جاتے ہیں اس نے آپ ہر اسے مہربانی حفاظ رہیں۔ بھاگوان نے گول مول سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

“بیٹھ۔ کچھ پتہ لگا ویوی کا۔ سردار نے بھاگوان سے پوچھا۔
“نہیں پاپو۔ لگتا ہے اسے آسمان کھا گیا ہے یا زمین۔ ” بھاگوان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

“کیا ہوا ہے۔ کوئی خاص بات ہے۔ تانگر نے ہونک کر کہا۔

“اب آپ بار بار پوچھ رہے ہیں تو میں بتا دیتا ہوں۔ کل

”کہاں ہے وہ۔ مجھے بتاؤ۔۔۔۔۔ سردار نے جو نکل کر کہا۔
 ”باو۔۔۔ میں نے کل ہی بیوی احاطے کے ساتھ روزالا جیپ
 کوئی دیکھی تھی۔ وہاں پار پانچ ہفت بھی افراد بھی موجود تھے۔۔۔ بھاگوان
 نے کہا۔
 ”اوہ۔۔۔ پھر تو میں اکٹھے ہو کر وہاں جانا ہو گا۔۔۔۔۔ سردار نے
 کہا۔

”آپ وہاں جا کر کیا کریں گے۔۔۔۔۔ نائگر نے پوچھا۔
 ”یہ ہمارے قبیلے کی عوت کا سوال ہے جاپ۔۔۔ ہماری ہمہاں کو
 انوکھی گیا ہے۔۔۔۔۔ سردار نے غصے لئے لگھے میں کہا۔
 ”آپ بھاگوان کو میرے ساتھ بھیج دیں۔۔۔ ہم بھلے بھیک کر لیں
 پھر آپ ہمیں پا جائیں۔۔۔۔۔ نائگر نے افخاخ ہونے کہا۔
 ”آپ کیوں اس میں وہی لے رہے ہیں۔۔۔۔۔ سردار نے حرمت
 ہونے لئے میں کہا۔

”میں نے بتایا ہے کہ وہ میری ساتھی ہے۔۔۔۔۔ نائگر نے کہا۔
 ”یہیں واقعی بیٹل چینگٹھ ہوتی چلتی ہے۔۔۔۔۔ بھاگوان نے کہا اور
 پھر وہ دونوں سردار کی جیپ میں سوار ہوئے اور تھوڑی در بعد جیپ
 گھاؤں کے شمال مشرق میں بہماڑی کے قریب واقع ایک احاطے کے
 سامنے پہنچ کر رک گئی۔۔۔ احاطے کا بڑا سا پھانک بند تھا۔
 ”تم یہیں جیپ میں ہمتو۔۔۔ میں معلوم کرتا ہوں۔۔۔۔۔ نائگر
 نے کہا اور وہ جیپ سے اتر ہی برا تھا کہ احاطے کی چھت سے کوئی چیز

”اب بھی سو جو بھاگوان کہ وہ گئی کہاں ہے۔۔۔۔۔ یہ ہماری بے عوقہ
 ہے۔۔۔ میں ہر صورت میں اس کا پتہ لگانا ہے۔۔۔۔۔ سردار، جو سوت
 نے کہا۔
 ”کہاں سے پتہ لگایا جائے باپو۔۔۔ میں نے تو تمام لوگوں سے
 معلوم کرایا ہے میکن کسی کو کچھ معلوم ہی نہیں ہے۔۔۔۔۔ بھاگوان
 نے کہا۔

”اسے ہمہاں سے پاتا ہدہ انداز کیا گیا ہے۔۔۔ خاید اخواز کرنے والوں
 نے بیٹل اندر ہے ہوش کر دینے والی تیس فائر کی ہو اور پھر اسے ہے
 ہوشی کی حالت میں الحاکر لے گئے۔۔۔ کیا آپ نے مکان سے باہر کسی
 جیپ وغیرہ کے نامی دن کے لشکرات دیکھے ہیں۔۔۔۔۔ نائگر نے کہا۔
 ”اوہ وہاں۔۔۔ میں نے دیکھتے تھے میکن میرے تو ڈہن میں بھی ہے
 خیال نہ تھا۔۔۔ یہ تو آپ کے لئے پر مجھے یاد آگیا ہے۔۔۔ یہ بھی جیپ کے
 نامزد تھے روزالا جیپ کے۔۔۔۔۔ بھاگوان نے نسلسلہ ہونے
 کہا۔

”روزالا جیپ۔۔۔ وہ کون ہی ہوتی ہے۔۔۔۔۔ سردار نے کہا۔
 ”یہ جیپ تصویصی ساخت کی ہوتی ہے۔۔۔ صحراء اور بہماڑوں کی
 ناہموار جگہوں پر انسانی سے پل سکتی ہے۔۔۔ اس کے نامزد ہوئے میکن
 فلیٹ ہوتے ہیں۔۔۔۔۔ نائگر نے کہا۔
 ”اوہ۔۔۔ اوہ۔۔۔ اب میں بھی گیا کہ دیوی کہاں ہے۔۔۔۔۔ بھاگوان
 نے لیکھت اٹھ کر کھرے ہوتے ہوئے کہا۔

ایک بڑے کمرے میں کر سیوں پر تین افراد بیٹھے ہوئے تھے۔ ان
تینوں کے ہمراہ سے ہوتے تھے اور پہلے تینوں پر سوچ کی لکھیں
چیز۔ وہ تینوں ہی ہوتے چھپنے خاموش بیٹھے ہوتے تھے۔
پھر کیا فیصلہ کیا ہے تم نے۔۔۔۔۔ دو افراد نے ایک بھاری جسم
والے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔
- گھوش آجائے پھر کوئی فیصلہ کرتے ہیں۔۔۔۔۔ اس بھاری جسم
والے آدمی نے سپاٹ لجھ میں جواب دیا اور وہ دونوں ایک بار پھر
خاموش ہو گئے۔ پھر تقریباً اوسی گھستے بعد دور سے جیپ کے انگن کی
آواز سنائی دی تو ان میں سے ایک تیری سے انٹو کر کرے سے باہر چلا
گیا۔

تحوڑی دیر بعد دو واپس آیا تو اس کے ساتھ ایک لبے قد اور دردشی
جسم کا آدمی تھا۔ یہ گھوش تھا۔ اس گروپ کا انچارج - میں گروپ

اس کے قدموں میں آکر پھٹنی اور اس کے ساتھ ہی تانگک کو ایک لجے
کے لئے یوں محسوس ہوا ہے کسی نے اسے تیور فتار پنکھے سے لکا دیا
ہو لیکن یہ احساس بھی صرف ایک لجے کے لئے تھا۔ پھر یہ احساس
بھی ختم ہو گیا اور اس کے دہن پر گہری تارکی بھیتی چلی گئی۔

تو اب ان دونوں کا کیا کرنا ہے۔ انہیں ہلاک ش کر دیا
جائے۔۔۔ ان میں سے ایک آدمی نے کہا۔

یہ فیصلہ ہم نہیں کر سکتے۔ یہ فیصلہ پاس کرے گا۔ میں تو اس
لاری کے ہوش میں آنے کا انتشار کر رہا تھا کہ یہ آدمی اس کی محیات
میں بھیجا تھا تاکہ وہاں نگرانی اور پہنچانک کر کے پاکیشیا سکلت
سرود اور عمران کے ساتھ ساتھ عمران کے شاگرد ٹائکر اور حورت
روزی راسکل کو پہنچ کریں۔ ان کی بہانٹل گاہ ایک احاطے میں تھی
دیا۔

کیا یہ بات کنفرم ہے کہ یہ نائیگر، عمران کا شاگرد ہے۔۔۔ ان
میں سے ایک نے کہا۔

کیوں۔ جمیں کیا تھک ہے جبکہ سردار کے بیٹھے بھاگوان نے
بھی اس کا نام نائیگر یا تھا۔۔۔ گھوش نے کہا۔

اس کا ہہڑہ نائیگر سے نہیں ملتا۔ قد و قامت البتہ وہی ہے۔۔۔ میں
ایک بار پاکیشیا کے ایک لکپ میں اس سے ملا تھا۔۔۔ اس آدمی
نے کہا۔

یہ لوگ سیک اپ کے باہر ہیں اس نے الاما یہ سیک اپ میں
ہو گا اور ہمارے پاس سیک اپ واٹر بھی بھاں نہیں ہے۔۔۔ بہر حال
یہ آدمی نائیگر ہے عمران کا شاگرد۔۔۔ گھوش نے فیصلہ کر لئے میں
کہا۔

s4sheikh@gmail.com

نھیک ہے۔ تو پھر اب فیصلہ کرو کہ اب ان کا کیا کرنا
ہے۔۔۔ اس آدمی نے کہا تو گھوش نے سر بلاتے ہوئے میر رکھے

کافرستان سیکرت سروس سے تعلق رکھتا تھا۔ میں گروپ انچارج
راہیش نے ان چاروں کو گھوش کی سرکردگی میں بھاں پر تاب پورہ
میں بھیجا تھا تاکہ وہاں نگرانی اور پہنچانک کر کے پاکیشیا سکلت
سرود اور عمران کے ساتھ ساتھ عمران کے شاگرد ٹائکر اور حورت
روزی راسکل کو پہنچ کریں۔ ان کی بہانٹل گاہ ایک احاطے میں تھی
اور اس وقت یہ چاروں ہی اس احاطے کے ایک ہرے کمرے میں تھی
وہ ہوتے۔

s4sheikh@gmail.com

کیا روزات رہا گھوش۔۔۔ ان میں سے ایک آدمی نے گھوش
سے مناطب ہو کر کہا۔

سردار راجہ جسونت اپنے بیٹھے کو بے ہوش دیکھ کر بے حد
پریشان ہوا۔ این میں نے اسے ہما دیا ہے کہ یہ میں گھنٹوں بعد اسے
خود گھوڑہ ہوش آجائے گا اور اس کی بجان کو بھی کوئی بھڑڑہ نہیں ہے۔
اس کے ساتھ ساتھ میں نے اسے دھمکی بھی دے دی ہے کہ وہ
کورت جبے ان کے گھر سے اخواز کیا گیا ہے اور اس کے بیٹھے کے ساتھ
آنسے والا مرد یہ دونوں پاکیشیانی ایکٹن ہیں اور اگر انہوں نے ان
دونوں کی محیات کی یا ان کے لئے کوئی غلط عرکت کی تو جمیں اور
جمبارے بیٹھے کو فوج گرفت رکولے گی اور پھر جمباری باقی ساری عمر
جیل میں گورے گی۔ اس پر بھاڑی سردار بے حد پریشان ہوا اور اس
نے مجھے یقین دلایا ہے کہ آئندہ وہ اور اس کا بیٹا کسی ابھی کی محیات
نہیں کریں گے۔۔۔ گھوش نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

s4sheikh@gmail.com

ہے ہوشی کے عالم میں اٹھا کر پلائر کھوئی جیپ میں ڈالا اور اپنے سب
ہلکے کوارٹر میں لے آئے۔ اس لگین کا ہمارے پاس ایتنی نہیں تھا
اس نے روزی راسکل کے از خود ہوش میں آئے کا انتظار کر رہے تھے
کہ ایک جیپ پر سردار کا پہلا بھاگوان اور ایک اجنبی آدمی ہمہاں
ہنچا۔

بھاگوان نے جب اس آدمی کو نائیگر کے نام سے پکارا تو ہم نے
ان دونوں پر لگیں فائز کر دی اور وہ دونوں نے ہوش ہو گئے۔ اس
نائیگر کو تو ہم نے اندر ڈال دیا جبکہ بھاگوان کو لے جا کر ہم نے اس
کے باپ کے حوالے کر دیا اور ہم نے اسے دھمکی دی ہے کہ اگر اس
بھاگوان نے اب مزید کوئی ہر کت کی تو انہیں ملک سے نداری کے
ازام میں گولی مار دی جائے گی اور سردار نے وعدہ کیا ہے کہ وہ کوئی
ایسی ہر کت نہیں کرے گا اور وہی بھاگوان کو کرنے دے گا۔
بھاگوان بھی بھی ہے اور ہم نے اس کے باپ کو کہ دیا ہے کہ
بھیں گھنٹے گرنے کے بعد اسے خود خود ہوش آجائے گا۔ اور ہر
نائیگر بھی لگیں سے ہے ہوش ہے اور اسے بھیں گھنٹے بعد ہوش آ
جائے گا۔ اب آپ جسے حکم دیں ویسے ہی ہم کریں گے۔ گھوش
نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”کیا یہ دونوں واقعی ویسی ہیں جو بتا رہے ہو۔۔۔۔۔ راجھیش نے
پوچھا۔
”روزی راسکل تو وہی ہے جیسا آپ نے حلیہ بتایا تھا۔ پھر اس

ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نسب پریس کرنے شروع کر
دیتے۔

”میں۔۔۔ راجھیش بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ رابطہ ہوتے ہی دوسری
طرف سے ایک سخت اور تحکمات آواز سنائی دی۔۔۔۔۔ راجھیش تھا۔
کافرستان سیکرت سروس کے ایک شےے کا انچارج۔۔۔۔۔

”پرتاب پورہ سے گھوش بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ گھوش نے آخر میں
لااؤزور کا بہن پر لیں کر دیا تھا اس نے دوسری طرف سے آئے والی آواز
کو سب آسمانی سے سن رہے تھے۔۔۔۔۔

”میں۔۔۔ کیا رپورٹ ہے۔۔۔۔۔ راجھیش نے کہا۔
”ہم۔۔۔ ہم نے روزی راسکل کے ساتھ ساقط گران کے ہاگرد
نائیگر کو بھی اگر خار کر دیا ہے۔ اب ان کے بارے میں کیا حکم ہے۔۔۔۔۔
گھوش نے کہا۔

”کیا یہ سب ہوا۔۔۔ تفصیل بتاؤ۔۔۔۔۔ راجھیش نے پہنچ کر
کہا۔

”ہم۔۔۔ ہم ہمہاں چینگنگ کر رہے تھے کہ ہمیں اطلاع ملی کہ
یہاڑی قبیلے کے سردار کے بیٹے بھاگوان کے ساتھ ایک اجنبی عورت
آئی ہے جو رُخی بھی ہے اور وہ سردار کے گھر رہائش پذیر ہے۔۔۔ سردار
پر براہ راست ہاتھ تو نہ ڈالا جا سکتا تھا کیونکہ اس طرح پورا قبیلہ
ہمارے خلاف ایکشن میں آئے تھا اس نے ہم نے رات کو اس کے
گھر پر لگیں فائز کی اور پھر اندر کو دکر دروازہ کھولا اور روزی راسکل کو

کسی قسم کا کوئی خطرہ نہ رہے۔..... گھوش نے کہا۔

جبکہ مجھے روپورت وینا۔ اس کے بعد جب میں اجازت دوں تو پھر انہیں ہلاک کرنا۔..... راجمیش نے کہا۔

”یہ بارا۔..... گھوش نے ایک طویل سافس لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے جب رابطہ ختم ہو گی تو اس نے بھی رسیور رکھ دیا۔

”آؤ۔ اب ان دونوں کو پاندھ کر ہوش میں لے آئیں۔۔۔ گھوش نے رسیور رکھ کر انتہے ہوئے کہا اور اس کے باقی تینوں ساتھی بھی اثبات میں سرہناتے ہوئے اٹھ کر رہے ہوئے۔

”ایک بات کوں گھوش۔۔۔ اگر ماون تو۔..... اچانک ایک آدمی نے قدارے سمجھید لیے میں کہا تو گھوش بے اختیار ہو ٹک پڑا۔

”کون ہی بات۔۔۔ کھل کر کہو۔..... گھوش نے کہا۔

”لڑکی بے حد چاندار اور خوبصورت ہے۔۔۔ اس سے پوچھ گچ کر کے میرے حوالے کر دینا۔۔۔ پاس کو کہہ دیں گے کہ اسے ہلاک کر دیا گیا ہے۔۔۔ اب پاس ہباں تصدیق کرنے تو نہیں آئے گا۔۔۔ اس آدمی نے کہا۔

”تمہارا کیا خیال ہے کہ یہ لڑکی صرف تمہارے لئے ہی چاندار ہے۔۔۔ تم نے صرف اپنی بات کر کے ہمیں مایوس کیا ہے۔۔۔ دیپ۔۔۔ باقی دو ساتھیوں نے کہا تو دیپ کے ساتھ ساتھ گھوش بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

کی یہ نشانی بھی موجود ہے کہ وہ زخمی ہے البتہ ماں نیگر کا ہمراہ آپ کے بتائے جانے والے جیلیے سے جملک ہے لیکن قدما قاست وہی ہے اور ہمارے پاس میک اپ واشر بھی نہیں ہے۔۔۔ گھوش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یہ دونوں جھوٹی چھیاں ہیں۔۔۔ ہمارا اصل فارگ مران اور پاکیشیا سکرٹ سروں ہے۔۔۔ ہمیں ہباں اس نے بھیجا گیا ہے کہ تم انہیں تلاش کرو۔۔۔ ہو سکتا ہے کہ اس ماں نیگر اور روزی راسکل کو ان کے ہارے میں معلوم ہو۔۔۔ ان نے ان کے ہوش میں آئے پرانے پوچھ کر واڈ ان سے معلوم کرو کہ مران اور اس کے ساتھی ایس ہیں اور کن ملبوں میں ہیں اور ہباں، جھارے پاس اگر کیس کا ایعنی موبو و شہیں ہے تو تم سادہ پانی استعمال کرو۔۔۔ اس لیس کا ایعنی سادہ پانی بھی ہے۔۔۔ راجمیش نے کہا۔

”یہ بارا۔۔۔ اب ہم ان سے آسانی سے پوچھ گچ کر لیں گے۔۔۔ گھوش نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

”لیکن ایک بات کا خیال رکھنا۔۔۔ یہ دونوں بھی کم خطرناک نہیں ہیں۔۔۔ انہوں نے اہتاں تربیت یافتہ کرنل جنگلیش کو ہلاک کر دیا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ تم الائان کے ہاتھوں مارے جاؤ۔۔۔ راجمیش نے کہا۔

”یہ بارا۔۔۔ ہم ہر طرح سے خیال رکھیں گے لیکن میرا خیال ہے کہ پوچھ گچ کے بعد انہیں گولی مار دی جائے تاکہ ان کی طرف سے

"فی الحال رال چنانے کی ضرورت نہیں ہے۔ لڑکی زخمی بھی ہے اور نسی دی بھی۔ بھٹے اس سے پوچھ چکھ مکمل ہو جانے اس کے بعد اگر یہ زندہ رہ گئی تو پھر دہی ہو گا جو تم کہہ رہے ہو۔..... گھوش نے کہا تو دلیپ کے ساتھ ساتھ باقی سب کے ہمراہ بھی مکمل لٹھے۔

ناٹک کے ڈین میں روشنی خودار ہوتی تو اس کے ساتھ ہی اس کے کافوں میں روزی راسکل کے کراہنے کی آواز پڑی اور اسے یون گھوس ہوا بیسے کسی نے اس کے ڈین پر جم مار دیا ہو۔ ایک لمحے کے ہزاروں سے میں اس کا شعور پوری طرح جاگ گھما۔ اسی لمحے دوسری بار کراہنے کی آواز سنائی دی اور ناٹک نے جملی کی تیزی سے گردن گھمانی اور ادھر دیکھا جدھر سے آواز آئی تھی تو بے اختیار اس کے ہوت بھٹک گئے۔ اس سے تھوڑے قابل پر کری پر روزی راسکل بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے جسم کو کرسی کے ساتھ رہی سے باندھا گیا تھا جبکہ وہ نیم بے ہوئی کے حالم میں کراہ رہی تھی جبکہ ایک آدمی ہاتھ میں پانی کی بوتل گھمائے اس کے منہ میں پانی فال کر ابھی قادر ہی ہو رہا تھا۔ ناٹک کو بھی اپنے سینے اور ہمراہ پر فنی کا اسس ہوا تھا اس لئے وہ غورا ہی سمجھ گیا کہ اسے بھی پانی پلا کر

اس بار قدرے غصیلے تھے جسے جس کہا۔
 اورے۔ تو اس میں غصہ کھانے والی کون سی بات ہے گھوش۔
 ٹھیک ہے تم انچارج ہو لیکن ہو تو ہمارے ہی ساتھی..... دلپ
 نے کہا اور پھر اس نے روزی راسکل کے عقب میں جا کر گام تھوڑا کھونا
 شروع کر دی۔ اور نائمگیر نے بھی ہوش میں آتے ہی اپنے جسم کے
 گرد موہو درسیوں کو چھیک کرنا شروع کر دیا تھا لیکن یہ رسیاں واقعی
 اس انداز میں پاندھی گئی تھیں کہ لکھا تھا ان چار افراد کا تعلق تربیت
 یافت افراد سے ہے۔

”جہارا تعلق کس خلیم سے ہے؟..... اچانک نائگر نے کہا۔
 ”بھلے تم اپنے بارے میں بتاؤ۔ جہارا تام نائگر ہے اور تم
 پاکیشیانی الحکمت میران کے شاگرد ہو۔..... اس آدمی نے کہا ہے
 ”خوب شر، کس کر نہ روا اگا تحما۔

"پاچھے ہناڑا اپنے۔ کیجئے حرام زادے سہا تھے ہناڑا۔ لفکت روزی
راسکل کی تجھنی ہوتی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی وہ اسی طرح
پلت کر کرسی سمیت نیچے فرش پر جا گری۔
"ارے۔ ارے۔ کیا ہوا دیپ۔ میں نے تمہیں من بھی کیا
تما۔ گھوٹنے اپنے کر دیجیے ہونے کہا۔

” میں تو دیکھ رہا تھا کہ رفیع کپاں ہیں تاکہ رسی دباں شے
باندھوں ”۔ دیپ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر
کری سیست روزی راسکل کو انخنا ناچاہا تینک دوسرے لئے وہ جھکتا ہوا

- سیر اخیال ہے کہ رہی اس کے دفعوں میں مجھ بھی ہے۔
دوسرے آدمی نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ ایسا ہی ہو گا۔ دلیپ۔ تم اور رامائن دونوں جا کر اس کی رہی ڈھیلی کر کے اس انداز میں باندھو کہ اس کے ڈھونی پر رہی نے آئے تین خیال رکھنا۔ یہ عورت خطرناک ہے۔۔۔۔۔ اس آدمی نے قہر۔ تھکان۔ سمجھتے۔ کہا اور دو توڑی اٹھ کر کھوئے ہو گئے۔

۔ یعنی اس کے لئے تو ہمیں اس کے جسم کو مٹونا پڑے گا کہ
کہاں دھرم ہیں اور کہاں نہیں۔ اگر تم اجالات دو تو ہم اس کا باباں
انداز کر پڑیک کر لیں۔ ان میں سے ایک آدمی نے پڑے اور بیاشات
لے چکیں گے۔

"دیپ - ندیدہ پئنے اور اور ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ لپٹے ہوش میں رہو۔ یہ مذاق نہیں اہم محادلہ ہے۔ جبکہ آدمی نے

دیوار کی طرف پھینکا گھوش کسی راک کے سے انداز میں روزی راسکل سے نکرا یا اور روزی راسکل کے علق سے بگفت ایک کر بناک چیخ نکلی اور وہ اچھل کر عقب میں موجود دیوار سے پوری قوت سے نکرا کر چیخ گری جبکہ گھوش اس سے نکرا کر اپنی قلا بازی کا کر دوسری طرف چاکر اس طرح اچھل کر کھوا ہو گیا جسے دوسرے کس میں کوئی حرمت انگریز کرتے دکھانہ ہا ہو۔ نائگر نے ساف محسوس کرایا تھا کہ اب روزی راسکل کے زندہ ہنکے کا کوئی سکھب ہاتھ نہیں رہا کیونکہ گھوش اور اس کے ساتھی واقعی لڑائی بھروسی کے فن میں باقاعدہ تربیت یافت تھے۔ بچتھلہل تو اپنائک ہونے والے محلوں کی وجہ سے دوبار کھا گئے تھے یعنی اب وہ اپنی طود پر پوری طرح سنبھل چکے تھے جبکہ روزی راسکل کی حالت بچتھل کی نسبت زیادہ ابڑا گئی تھی اور وہ خود بے بسی سے بندھا ہوا بیٹھا تھا۔ گھوش سیہ صارکھرا ہوتے ہی تیری سے دیوار سے نکرا کر چیخ گری ہوئی روزی راسکل کی طرف دوڑا یعنی دوسرے لمحے وہ چھٹتا ہوا اچھل کر من کے بل چیخ گرگی کیونکہ نائگر نے ایک نائل آگے کر دی تھی اور گھوش اس کی نائل سے نکرا کر من کے بل چیخ گرا ہی تھا کہ نائگر نے چیزوں کی مدد سے کری کو آگے کی طرف چیخ کیا اور پھر اس سے بچتھل کہ گھوش ایک جھنکے سے اٹھتا نائگر کری سیت ایک دھماکے سے اس پر بجا گرا۔ اور گھوش کے ساتھی اب سنبھل کر روزی راسکل پر چلدا کرنے ہی والے تھے کہ روزی راسکل نے واقعی اہتمامی ہمت اور

اچھل کر پشت کے بل نیچے فرش پر جا گرا۔ روزی راسکل نے پوری قوت سے اپنی قلا بازی کھانے کے انداز میں دونوں چیزوں کو پوری قوت سے اس کی نہوزی پر مار دیتے تھے۔ دیپ کے چیخ گرتے ہی روزی راسکل بگفت اپنی قلا بازی کھا کر سیدھی ہوئی تو کری بھی اس کے ساتھ ہی فضائیں اپنی یعنی دوسرے لمحے ری کھل جانے کی وجہ سے کری پوری قوت سے دوسرے آدمی سے نکرا ہی ہو چیزی سے روزی راسکل کی طرف بڑھ رہا تھا۔ کری نکراتے ہی اس آدمی کے من سے ہلکی ہی چیخ نکلی یعنی اس نے نے ہے اختیار ہادو سے کری کو ایک طرف ہٹا دیا اور اس کا اپنائک ہادو لگتے سے اوقی ہوئی کری گھومی اور سیدھی گھوش اور اس کے دوسرے ساتھی سے جا نکرا ہی اور دو دنوں جنگی ہوئے چیخ بٹنے لگے تو کر سیوں سیت پشت کے بل نیچے فرش پر جا گرے جبکہ روزی راسکل کسی پر نہ دے کی طرح اچھلی اور ایک پار پھر وہ دیپ ہواب اٹھ کر کھرا ہوا رہا تھا، بڑی طرح چھٹتا ہوا ایک دھماکے سے حقیقی دیوار سے جا نکرا ہیا اور اس کے ساتھ ہی روزی راسکل کا جسم بگفت کسی لٹوکی طرح گھوما اور دوسرा آدمی ہو کری کی ضرب سے جھٹکا کھا کر سامنے پر ہوا تھا اور پھر نائگر کی کری سے نکرا کر سامنے دیوار سے جا نکا تھا، اس کی زد میں آگیا اور دوسرے لمحے وہ چھٹتا ہوا فضا میں اچھل کر کسی گیند کی طرح سامنے دیوار سے جا نکرا یا۔ یعنی اسی لمحے کرہ روزی راسکل کے علق سے نکنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ روزی راسکل نے جسے ہی اس آدمی کو اچھال کر

ضرور ہو گئی تھیں لیکن وہ اس مانہرات انداز میں باندھ گئی تھیں کہ
ٹائیگر کسی بھی طرح ان سے چکنکارہ حاصل نہ کر پا سکتا تھا۔ یہ
ٹائیگر بھاگوں نے اپاٹک کی تھی اور شاید اگر وہ یہ ٹائیگر نہ کرتا
تو روزی راسکل اور ٹائیگر دونوں کا نیچ لکھنا ممکن ہو جاتا۔ روزی
راسکل کے نیچے گرتے ہی بھاگوں دوستا ہوا اس کی طرف بڑھا اور
اس نے اس کی سبیس پکڑ لی۔

” یہ زندہ ہے۔ دیوبوی زندہ ہے۔ ” بھاگوں نے بیکٹ
سرت پھر سے لٹھے میں کہا۔
” اور آؤ۔ سیری ریسیان کھولو۔ جلدی کرو۔ ” ٹائیگر نے جیچ کر
کہا تو وہ تیری سے مزکر ٹائیگر کی طرف دوڑا اور پھر تھوڑی درجہ
ٹائیگر ان رسیوں سے آزاد ہو چکا تھا۔
” تم کسے بھاگ لے گئے۔ ” ٹائیگر نے روزی راسکل کی طرف
بڑھتے ہوئے بھاگوں سے پوچھا۔

” باتیں بعد میں ہوں گی۔ دیوبوی کو اخھاؤ۔ باہر جیپ موجود ہے۔
باپو اس کا اچھی طرح علاج کر سکتے ہیں اور مزید در کی تھی تو باپو بچے
گوئی مار دیں گے۔ ” بھاگوں نے جواب دیا تو ٹائیگر نے اشبات
میں سرہلایا اور پھر جھک کر اس نے ہٹلے تو روزی راسکل کی سبیس
بھیک کی پھر اطمینان ہونے پر اس نے اسے اٹھا کر کاندھتے پر لا دا اور
تیری سے واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ بھاگوں آگے آگے تھا۔
اٹھتے کے پھاٹک کے باہر دی جیپ موجود تھی جس پر ہٹلے ٹائیگر

جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے بیکٹ اچھل کر ایک آدمی کے پیٹ میں
پوری قوت سے سر کی ٹکر مار دی اور صرف ٹکر مار دی بلکہ وہ اسے
پر کے زور پر دھیلیتی ہوئی پہنڈ قدم بیچے بھی لے گئی اور وہ آدمی
سنبھلنے کی کوشش میں مچتا ہوا اچھل کر پشت کے بل نیچے جا گرا۔
ادھر جیسے ہی ٹائیگر کری سمیت گھوش کے جسم سے ٹکرایا تو گھوش
کے جسم نے ایک روزدار جھٹکا کھایا اور ٹائیگر کری سمیت اڑتا ہوا
عقلی دیوار سے ایک دھماکے سے چاٹکرایا۔ دیوار سے ٹکر کر ٹائیگر
کری سمیت جب نیچے گرا تو گھوش تیری سے الحما اور وہ اٹھنے کی
کوشش کرتے ہوئے ٹائیگر کی طرف وحشیانہ انداز میں دوڑ پڑا لیکن
اس سے ہٹلے کر وہ ٹائیگر پر چمد کر تارہ سرت کی تیز آوازوں کے
ساقی ہی وہ مچتا ہوا گھوم کر نیچے گرا اور اس کے ساقی ہی گھوش کے
ساتھوں کے حلق سے بھی تیخیں نکل گئیں اور وہ بھی اسی طرح
گھر سے ہوئے نیچے فرش پر گر کر جھپٹنے لگے جسے مشرفات الارض پر ذہر
چھڑکا جائے تو وہ فرش پر گر کر جھپٹتے ہیں۔ ٹائیگر نے حیران ہو کر
دیکھا تو دروازے میں بھاگوں موجود تھا۔ اس کے ہاتھ میں مشین
پسل تھا جبکہ روزی راسکل اب دیوار سے پشت نکال کر اس طرح یعنی
ہوتی تھی جیسے اہتمامی طویل اور تحکما دینے والی درزش کے بعد کوئی
آرام سے آلتی پالتی مار کر بیٹھ جاتا ہے۔ اس کی آنکھیں یند و بوری
تھیں اور پھر ہند لوگون بحدی ہی وہ ہملو کے بل گری اور ساکت ہو گئی۔
ٹائیگر ابھی تک کری سمیت دیوار کی جگہ میں پڑا ہوا تھا سریان ڈھنی

اور بھاگو ان سہاں آئے تھے۔ بھاگو ان نے شیرنگ سنجلا اور پھر جب تائیگر نے دفعی روزی راسکل کو عقی میٹ پر لادیا اور خود اسے سنجلا نے کے لئے ساختہ والی میٹ پر بیٹھ گیا تو جیپ تھری سے آگے بڑھی اور ایک پلک کاٹ کر گاؤں کی طرف دوڑتی چلی گئی۔ تائیگر ہوت۔ سچی خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ذہن میں مختلف حالات آ رہے تھے لیکن دل ہی دل میں وہ روزی راسکل کے لئے جانے کی دعا بھی کر رہا تھا کیونکہ جیپ کی زمین اور گاؤں میں تھری سے چل بڑی تھی اس نے وہ اس طرح اچھل رہی تھی جیسے چھاکڑا ہی میں پکتے ہوئے اچھلتا ہے اور تائیگر کو اندر بیٹھا کہ روزی راسکل کے دخنوں کے نالے نوٹ گئے تو پھر بھاں کوئی ایسا آپریشن تھیز اور ڈاکر نہیں مل سکے گا جو اس کا دوبارہ آپریشن کر کے نالے نہ گا وے۔ تیجھے یہ کہ روزی راسکل کی بلاکت کا مطہرہ نہ ہے پھر پڑھنا چلا بارہ بھا۔

۱۔ آہست چلا جیپ۔ یہ مر جائے گی۔ تائیگر نے بیچ کر کہا۔
۲۔ فکر مت کرو۔ اگر دنیوی زندہ پاپوں کا لئے جانے تو پھر نہیں مرے گی لیکن اس کے بعد از جلد پاپوں کے لئے جیپ تیز چلانا ضروری ہے۔ بھاگو ان نے جیپ آہست کرنے کی جائے تائیگر کو سمجھاتے ہوئے کہا اور غصہ آنے کے باوجود تائیگر نے اپنے آپ پر کنزول کر دیا کیونکہ وہ بہر حال ان کا گھن تھا۔ تھوڑی درجہ جیپ ان کے گھر کے سامنے پہنچ کر رک گئی۔

۳۔ جلدی لے آؤ اسے۔ جلدی۔ میں پاپو کو کہتا ہوں۔ س۔ بھاگو ان

نے بیچے چھلانگ لگاتے ہوئے کہا اور پھر دوڑ کر وہ گھر میں داخل ہو گیا۔ تائیگر نے روزی راسکل کو ایک بار پھر الحاکم کا نام سے پر ڈالا اور پھر احتیاط سے جیپ سے اتر کر وہ دروازے کی طرف پڑھا ہی تھا کہ سردار راجہ جسون تھری سے دروازے سے باہر آگیا۔ اس کے بیچے بھاگو ان تھا۔

s4sheikh@gmail.com

۱۔ اسے لے آؤ۔ جلدی کرو۔ سردار نے واپس مرتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی در بعد وہ مکان کے عمقی حصے میں موجود ایک بڑے سے تہ خانے میں بیٹھ گئے جہاں ہر طرف جری بولیوں کے ڈھیم اور ایسا سامان موجود تھا جسے یہ کسی بڑے حکیم کا دوام نہ ہو۔ ۲۔ اسے بھاں لانا دو اور تم باہر جاؤ۔ سردار نے کہا تو تائیگر نے روزی راسکل کو زمین پر بٹھی بھائی پڑھائی پر لاد دیا۔

۳۔ یہ انتہائی دفعی ہے۔ اس کے دخنوں کے نالے نوٹ گئے ہوں گے اور بغیر نالکے لگائے یہ نہیں ہو گی اس لئے اسے کسی اپستال لے جانا پڑے گا۔ تائیگر نے سردار سے کہا۔

۴۔ تم فکر مت کرو تائیگر اور باہر جاؤ۔ اب یہ بخوبی باخنوں میں ہے۔ سردار نے بڑے اطمینان پھرے بچے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو تائیگر نے اس انداز میں کندھے اچکائے جسے کہ رہا ہو کہ وہ اب مزید روزی راسکل کے لئے کچھ نہیں کر سکتا اس لئے وہ مزا اور اس تہ خانے کی سیو صیاں پڑھ کر باہر آگیا۔ باہر بھاگو ان موجود ش تھا اس لئے تائیگر ایک کمرے میں موجود کری پر خاموشی سے بیٹھ

”بھر تم دہاں کیوں بخیجے گے۔..... تائیگر نے کہا۔

”تائیگر صاحب۔ ہم قبائلی لوگ ہیں۔ ہم اپنے مہماںوں کی خانقاہ کے لئے اپنے پورے قبیلے کو بھی بلاک کر سکتے ہیں۔ دیوبی ہماری ہمہاں تھی اور آپ بھی اور جس انداز میں یہ ساری کارروائی کی گئی ہے اس سے ہماری قبائلی روایات پر عرف آتا ہے۔ اگر قبیلے والوں کو معلوم ہو جائے کہ ہمارے ہمہاں انھائے گئے ہیں اور ہم خوش رہتے ہیں تو ہم کسی کو مند دکھانے کے قابل نہ رہتے۔ یہ جیپ وہ گھوش ہمہاں چھوڑ گی تھا۔ میں نے مشین پٹشال الماری سے تلااوہ پاپو کو بیاکر ہمہاں بخیج گیا۔ میں مخفی طرف سے اندر گی تو مجھے ہمہاں ایسی آوازیں سنائیں دیں جسے بہت سے افراد ایک دوسرے سے لڑتے ہوں۔ ان آوازوں کی مدد سے میں اس دروازے پر بخیج گیا اور پھر میں نے ہمہاں کی ہو صورت حال دیکھی تو مجھے اپنے مہماںوں کو چھانے کے لئے بھوار افراز کھونا پڑا۔..... بھاگوان نے کہا۔

”یکن ہمہاں کی فوج یا دوسرے سرکاری لوگ ہمارے خلاف نہ ہو جائیں گے۔..... تائیگر نے کہا۔

”ایسا نہیں ہو گا۔ دیوبی جسے بھی تھیک ہو گی میں آپ دونوں کو چاہنے سے بچنگی ہیں لے جاؤں گا۔ ہمہاں آپ محفوظ ہوں گے اور پھر کسی کو پڑتے بھی نہ چل سکے گا کہ کیا ہوا اور کس نے کیا ہے۔..... بھاگوان نے کہا۔

”یکن ہماری دیوبی کے تھیک ہونے کے تو امکانات بس صفر

گی۔ تھوڑی در بعد بھاگوان داپس آگیا۔

”میں جیپ کو درختوں کے ایسے جھنڈیں چھوڑ آیا ہوں جہاں میرے علاوہ اور کوئی ہتھیک نہیں کر سکتا۔..... بھاگوان نے کہے میں داخل ہوتے ہوئے کہا اور پھر وہ تائیگر کے ساتھ ہی کری پر بینجھ گیا۔

”یہ جیپ آئندہ کی ہے۔..... تائیگر نے کہا۔

”مجھے معلوم ہے اور میں نے آئندہ کو پیغام بھجوادیا ہے کہ دو اپنی زبان بند رکھے۔..... بھاگوان نے جواب دیا۔

”تم دہاں کیسے بخیجے۔ میں تو ہے ہوش ہو گیا تھا۔ ہمارے ساتھ کیا ہوا تھا۔..... تائیگر نے کہا۔

”میں بھی ہے ہوش ہو گیا تھا۔ پھر مجھے ہوش آیا تو میں ہمہاں اپنے گھر میں تھا اور پاپو نے مجھے بتایا کہ کوئی گھوش ناہی تو ہی بھی جیپ میں مجھے چھوڑ کر گیا ہے اور وہ کہہ گیا ہے کہ اب اگر تم نے ملک دھنٹوں سے سالا باڑ کی یا ان کی جماعت کی تو تم دونوں کو نہداری کے ازان میں بلاک کر دیا جائے گا اور اس گھوش نے پاپو کو یہ بھی بتایا کہ مجھے جس لئی سے ہے ہوش کیا گیا ہے اس کے اثرات میں دھنٹوں بعد ختم ہوں گے اس لئے میں گھنٹوں سے بچنے لے گئے، ہوش نہیں آئے گا یعنی گھوش کو معلوم نہیں ہے کہ پاپو ہست بڑے علمیں ہیں۔ انہوں نے اپنی دوائی کی مدد سے مجھے ہوش دلایا اور پھر مجھے ایسا مشروب پلایا کہ میری تو اتنا تی بحال ہو گئی۔..... بھاگوان نے کہا۔

ہونے کا اور سردار نے اشیات میں سرطاں دیا تو بھاگوں تجزی سے قدم
ڈھاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔

۔ کیا دیوی ہوش میں ہے ناٹگر نے بھی اسے دیوی کے
نام سے لکارتے ہوئے کہا۔

"ہاں - آؤ میں جبکہ اس سے ملوتا ہوں" سردار نے
مسکراتے ہوئے کہا اور تھوڑی در بعد جب تائیگر دوبارہ تھہ خانے
میں داخل ہوا تو روزی راسکل ایک آرام کرسی پر چڑے اٹھیتاں سے
بھیجی بھوتی قسمی۔ اس نے ہباں کا مقنای بیاس بھتنا ہوا تھا کیونکہ اس کا
ایک اس خون کی وجہ سے غراب ہو گا تھا۔

تم خیک ہو ٹائیگر۔ مجھے چماری تکر تھی۔ روزی راسکل نے ٹائیگر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

”اور مجھے تمہاری فکر تھی۔ ویسے تم ہو ڈیسٹ ک اجنبی زبانی ہونے کے باوجود دنچ گئی ہو۔..... ناٹھگرنے کیا تو روزی راسکل بے اختیار چھپل ہوئی۔

کیا۔ کیا کہ رہے ہو۔ مجھے ڈھینت کہہ رہے ہو۔ تم خود ادھیت
اعلم ہو۔ ۱۹۴۶ء، اسکا نام غصل لمحہ جو چھٹے نہ کہا

..... جو رونی دل میں سے ہے میں یہ اورے ہوئے ہوں۔
..... بس تھیک ہے۔ میں چہاری تو انائی کی کیفیت پچیک کرنا
چاہتا تھا۔ ویسے تم نے کمال ہبادڑی، حوصلے اور ہمت سے کام لیا ہے
کس انداز کی جدوجہد اور وہ بھی رغمیوں کے ہوتے ہوئے چہارا ہی کام
ہے۔..... ماں سگر نے کپا تو روپی راسکل بے اختیار نہیں بڑی۔

ہی ہیں۔ اس کے دخموں کے ناگے نوٹ گئے ہیں اور بہت ساخونیں بھی بہے گیا ہے۔..... نائیگر نے کہا تو بھاگو ان اس طرح ہنس پڑا جسے نائیگر نے پڑوں ہمیں بات کی ہو۔

اپ بادو کی سہارت کے بارے میں کچھ نہیں جانتے اس لئے یہ
بات کر رہے ہیں۔ جو کام ہر بڑے بڑے سرجن اور فریشن نہیں کر سکتے
وہ بادو کر لیتے ہیں۔ وہ دیوی کو ایسے مریم لگائیں گے اور ایسے
مشروب پلاسیں گے کہ دیوی بھٹے سے تیادہ تحدست ہو جائے
گی۔ بھاگوان نے ہستہ ہوئے کہا اور پھر اس سے بھٹے کہ ناٹھی
اس کی بات کا کوئی ہواب دیتا قدموں کی آوازیں ابھریں اور ناٹھی
خونک پڑا اور پھر سردار کرے میں داخل ہوا تو اس کے ہمراہ پر
اگھے اطمینان کے تاثرات نہایا تھے۔

۔۔۔۔۔ کیا ہوا پاؤ۔ دیوی تو تھکیں ہے۔۔۔۔۔ بھاگوان نے پونک کر کھا۔

”ہاں۔ اب دو تین روز اسے آرام کرنا پڑے گا۔ اس کے زخم مکمل طور پر نہیں ہو جائیں گے اور جسمانی توانائی بھی پوری طرح عماں ہو جائے گی۔ تم ایسا کرو کہ ان دونوں کوہاں سے نکال کر لپتے جنگل والے مکان میں آنکھا دو اور یہ کام فوراً کرو رہ کسی بھی وقت کوئی سرکاری دستہ بھاں پہنچ سکتا ہے۔ تم اُسیں وہاں پھجو کر واپس آ جانا..... سردار نے کہا۔

ٹھیک ہے۔ میں جیپ لے آتا ہوں۔..... بھاگوان نے اٹھتے

”جلد حسین پتہ تو چلا کہ صرف نام نام نائیگر رکھ لینے سے تو آدمی
بہادر نہیں بن جایا کر سکا۔..... روڈی راسکل نے طنزیہ انداز میں کہا
اور نائیگر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”تم دونوں باتیں کرو میں اور موجود ہوں۔..... سردار نے ان
کے درمیان ہونے والی توک چھونک سے شاید کوئی خاص تجھے
نکلتے ہوئے کہا۔

”میں بھی آپ کے ساتھ اور جا رہا ہوں۔ میں تو صرف انسانی
ہمدردی کی وجہ سے اسے دیکھنے آگی تھا۔..... نائیگر نے کہا اور ساتھ
یہ وہ دروازے کی طرف مڑ گیا۔

”تم انسان ہی نہیں، ہو اس نے کیسی انسانی ہمدردی۔ ہو نہ۔
نائیگر نے پھرتے ہو۔..... روڈی راسکل نے ہنکارا بھرتے ہوئے کہا
لیکن نائیگر نے کوئی ہواب نہ دیا اور خاموشی سے اپر آگی۔ تموزی دن
بعد بھاگوان آگی تو اس کی مدد سے روڈی راسکل تھہ خانے سے تکل
کر اپنے آگی اور پھر جیپ میں بیٹھ گئی۔

”تم انہیں ہاں چھوڑ کر واپس آ جانا۔ ہاں ہر جیسے موجود ہے۔ یہ
دو تین روز آرام سے گزار لیں گے ورنہ سرکاری آدمی پورے قبلے کا
جنينا ہرام کر دیں گے۔..... سردار نے اپنے بیٹھے سے کہا۔

”ہاں باپو۔ مجھے مظلوم ہے۔ میں آرہا ہوں۔..... بھاگوان نے
کہا اور ایک جھٹکے سے جیپ آگے بڑھا دی۔

”تم شادی شدہ ہو۔..... نائیگر نے جو بھاگوان کے ساتھ والی

سیست پر بیٹھا ہوا تھا اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ہاں۔ کیوں۔..... بھاگوان نے چھونک کر پوچھا۔

”اس نے پوچھ رہا ہوں کہ گھر میں تمہارے اور تمہارے بپاوے کے
علاءہ اور کوئی آدمی نہیں ہے۔..... نائیگر نے کہا۔

”مری یہودی لکھنی اپنے میکے گئی ہوئی ہے۔ اس کے پچ پیدا
ہوئے والا ہے اور تمہارے قبلے میں رواج ہے کہ ہٹلا پھر اپنے نصیال
میں پیدا ہوتا ہے۔..... بھاگوان نے ہواب دیتے ہوئے کہا۔

”تمہارے ہاں اگر لڑکا پیدا ہو تو اس کا نام نائیگر نہ رکھنا۔ اس
نام کے حامل افراد احتیانی کثیر، سکدل اور بے رحم ہوتے ہیں۔

”عقیقی سیست پر بھٹکی ہوئی روڈی راسکل نے کہا۔

”اگر لڑکا کی پیدا ہو تو اس کا نام روڈی نہ رکھنا کیوں نکلے ایسی صورتیں
اپنے نام سے یکسر مختلف ہوتی ہیں۔..... نائیگر نے ترکی پر ترکی
ہواب دیتے ہوئے کہا۔

”بپاو بھٹکے ہی نام کا احتجاب کر چکے ہیں۔ لڑکا ہوا تو اس کا نام
مہاراجہ اور لڑکی ہوئی تو اس کا نام مہاریوی۔..... بھاگوان نے ان
کی توک چھونک سے بے پرواہ ہو کر ہواب دیتے ہوئے کہا۔

”چلو اچھا ہوا۔ کم از کم نائیگر تو نہیں رکھا جائے گا۔..... روڈی
راسکل نے کہا تو اس پار بھاگوان اس کے انداز پر بے اختیار اپنے پڑا
جبلکے نائیگر نے صرف ہونٹ بھیخت لینے پر بھی اکتفا کیا۔

دو تین روز آرام

شاگل اپنے آفس میں بیٹھا ایک نائل کے مطالعہ میں معروف تھا کہ پاس چڑے ہوئے خون کی گھمنی بیج اٹھی اور اس نے قاعل سے لفڑی مٹاتے بغیر ہاتھ ڈھا کر رسور انجھالیا۔
لیں۔۔۔۔۔ شاگل نے اپنے مخصوص سلسلہ میں کہا۔
راہبیش کی کال ہے باس۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے اس کے پی اے کی متوجہ آواز سنائی دی۔
اوہ اچھا۔۔۔۔۔ کراوہ بات۔۔۔۔۔ شاگل نے کہا۔
ہیلو چیف۔۔۔۔۔ میں راہبیش بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ تھوڑی در بعد راہبیش کی قدرے متوجہ سی آواز سنائی دی۔
کیا بات ہے۔۔۔۔۔ کیوں کال کی ہے اور تم پر بیٹھان کیوں ہے۔۔۔۔۔
شاگل نے ہونک کر پوچھا۔
چیف۔۔۔۔۔ پرتاپ پورہ میں میرے آدمیوں نے روزی راسکل اور

عمران کے شاگرد ٹائیگر و نون کو گرفتار کر لیا تھا۔ انہوں نے مجھے اطلاع دی تو میں نے انہیں کہہ دیا کہ وہ ان سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی کافرستان میں آمد کے بارے میں پوچھ گئے کر کے انہیں ہلاک کر دیں۔۔۔۔۔ راہبیش نے تیر تیز لے ہیں کہا۔
تو پھر کیا ہوا۔۔۔۔۔ کیا کوئی خاص بات معلوم ہوئی ہے۔۔۔۔۔ شاگل نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔
میرے چاروں آدمیوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے راہبیش نے کہا تو شاگل نے اختیار اچھل چڑا۔
کیا۔۔۔۔۔ کیا کہہ رہتے ہو۔۔۔۔۔ کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔ شاگل نے ملکوتِ حق کے بل بھیجنے ہوئے کہا۔
چیف۔۔۔۔۔ روزی راسکل اور ناٹیگر و نون نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں اور میرے سیکھن کے چاروں آدمیوں کی لاٹھیں وباں بڑی ہوئی تھیں۔۔۔۔۔ راہبیش نے بے ہوئے لہجے میں کہا۔
چہارے آدمی سکرٹ سروس کے سمبران نہیں تھے۔۔۔۔۔ کون تھے وہ لوگ۔۔۔۔۔ شاگل نے ایک بار پر بھیجنے ہوئے کہا۔
سکرٹ سروس کے ہی سمبران تھے اور چاروں سے ہدایت ہوئے اور تربیت یافت تھے۔۔۔۔۔ خاص طور پر گھوش ہے میں نے ان کا انچارج پناک کر بھیجا تھا۔۔۔۔۔ حد تربیت یافتہ آدمی تھا لیکن نجات کیا ہوا اور کیسے ہوا کہ یہ چاروں مارے گئے ہیں۔۔۔۔۔ راہبیش نے ہواب دیتے ہوئے کہا۔

- تو اس کا مطلب ہے کہ کافر سان سیکرت سروس کے لوگ دفن کر دوں گا۔..... شاگل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسمیور کریٹل پر قیچی دیا۔ اس کا ہじہ غصے کی شدت سے قندھاری انار کی طرح سرخ ہو رہا تھا۔ اسے یوں گھوس ہو رہا تھا جیسے عمران نے پاکیشیا میں بیٹھے ہیجئے اس کے منہ پر تھوڑا دیا ہو اور پھر تین گھنٹوں کی ہیلی کا پڑکی تین پرواز کے بعد وہ پر تاب پورہ ہنگ گئے۔ ہیلی کا پڑک دہاں گاؤں سے ہٹ کر ایک احاطے کے باہر اتارا گی تھا۔ وہاں ایک ہیلی کا پڑک پہنچے سے موجود تھا جس پر سیکرت سروس کے القاطل جبے ہے اور نایاں حروف میں لکھے ہوئے تھے۔ شاگل جب اپنے ہیلی کا پڑک سے مجھے آتا تو وہاں راجہیش سیکشن کے آخر افراد موجود تھے۔ ان سب نے ہر بڑے موجود اندراز میں شاگل کو سلام کیا۔ شاگل سر ملاتا ہوا راجہیش کے ساتھ احاطے کے اندر داخل ہو گیا۔

- جیس کیے معلوم ہوا کہ وہاں جہارے آدمی مارے گئے تھا۔..... شاگل نے اپنے سے ایک قدم پیچے پلتے ہوئے راجہیش سے پوچھا۔

- میرا ایک آدمی آج ہی وہاں باتی آدمیوں کے ساتھ کام کرنے کے لئے ہبھنجا تو وہاں کی صورت حال دیکھ کر اس نے مجھے فون کر کے تفصیل بتائی ہے۔..... راجہیش نے ہواب دیا تو شاگل نے اٹھاٹ میں سر ملا دیا۔ ایک آدمی کی رہنمائی میں وہ ایک ہر بڑے کرے میں پیچے تو شاگل ہے اختیار تھا۔ کر رک گیا۔ وہاں چار آدمیوں کی لاشیں پیٹی تھیں۔ نوٹی ہوئی کر سیوں، بھی ہوئی رسمیوں کے ساتھ

- پاکیشیا سیکرت سروس کے مقابلے میں تو ایک طرف عمران ہے شاگردا اور ایک عام سی حورت سے بھی مقابلہ کرنے کے قابل ہیں۔ میرا خیال ہے کہ مجھے پوری کافر سان سیکرت سروس کو کوئی مار کر خود کشی کر لیجنی چاہتے۔ کیوں۔..... شاگل نے غصے سے کہتے ہوئے کہا۔

- چیف۔ میں نے اس نے آپ کو اطلاع دی ہے کہ میں اب خداوند کا کرچینگ کرنا چاہتا ہوں۔ آخر یہ سب کس طرح ہے۔ گھوش اور اس کے ساتھی اتنے کمزور اور بودے بھی نہ تھے۔ ضرور وہاں کے کسی مقامی آدمی کی وجہ سے ہوا ہے۔..... راجہیش نے کہا۔

- مقامی آدمی۔ وہاں کون ایسا مقامی تھا جس کا تعلق عمران ہے۔ شاگردا اور اس حورت سے ہو سکتا ہے۔ وہ دونوں تو شاید زندگی میں ہیلی پار وہاں گئے ہوں گے۔..... شاگل نے کہا۔

- چیف۔ اس کے پار موجود کچھ دل کچھ خلاف معمول ہوا ہے۔ میں بلد ہی مطلع کر لوں گا اور پھر وہاں ان دونوں کو ہلاک کر دوں گا۔..... راجہیش نے کہا۔

- تم اپنے آدمی وہاں بھیجا اور خود میرے پاس آؤ۔ میں فہرست ساتھ وہاں جاؤں گا۔ میں خود جیک کرنا چاہتا ہوں کہ ہوا ہے۔ اگر تو تمہارے آدمیوں کی نا اعلیٰ اور بڑوی کی وجہ سے اب ہوا ہے تو پھر تم سیست میں تمہارے پورے سیکشن کو زندہ رہیں گے۔

ساقیہ پہاں ہر طرف خون ہی خون دکھائی دے رہا تھا۔ خون کے
وجوں کی رنگت بساری تھی کہ انہیں بارہ تیرہ گھنٹے گور بچے ہیں۔
”مر۔ مر۔ میرے آدمیوں کو درود لے سے اس وقت گولیاں
ماری گئی ہیں جب ان کی ادھر پشت تھی اور وہ شاید ان دونوں سے لا
رہتے۔ راجش نے کہا۔
”کہیے یہ بات کی ہے تم نے۔ شاگل نے ہوش ہجاتے
ہوئے کہا۔

”ادھر دیوار کے پاس کری گری ہوتی ہے اور رسیاں تک بڑی
ہیں۔ اس کے سامنے ٹھوٹ اس انداز میں چڑا ہوا ہے کہ گولیاں اس
کی پشت پر ماری گئی ہیں اور ادھر دیوار کے ساقیہ ہبت سا خون پھیلا
ہوا ہے۔ اس کے ساقیہ میرے دو آدمی پڑے ہوئے ہیں۔ ان کی
بھی پشت پر گولیاں ماری گئی ہیں اور یہ بتو تھا آدمی ادھر پڑا ہوا ہے۔
اس کے ہہلو میں گولیاں ماری گئی ہیں اور فائزگنگ اس دروازے سے
کی گئی ہے۔ راجش نے کہا۔

”پہاں۔ تم نے تھیک اندازہ لگایا ہے اور تمہارے اس اندازے
نے تمہیں بھی اور تمہارے سیکشن کو بھی موت کے گھات لئے
سے بچایا ہے ورنہ جو سیکرت سروس کے ممبران عمران کے شاگرد اور
ایک عام سی گورت سے مار کھا سکتے ہیں انہیں زندہ رہنے کا کوئی حق
نہیں ہے۔ شاگل نے کہا تو راجش کے چہرے پر اطمینان اور
خون کے تاثرات پھیلتے چلے گئے کیونکہ اسے شاگل کی فطرت کا

پوری طرح اندازہ تھا۔ وہ انہیں بڑا کہ بھی کر اسکے حب بھی ان کا
ایسا حصہ کر سکتا تھا کہ وہ کسی کو من دکھانے کے قابل ہی نہ رہتے۔
ان کی لاشیں دار احکومت بھجوادو میں کسی کو کچھ بتانے کی
 ضرورت نہیں ہے کہ ان کی موت ہبھاں پر تکب پورہ میں ہوئی ہے
ورثت اگر پرائم مشیر یا صدر صاحب تک یہ اطلاع پہنچ گئی تو محاملات
سیکرت سروس کے خلاف چلے جائیں گے۔ شاگل نے کہا۔
”لیں سر۔ میں کھتا ہوں سر۔۔۔ راجش نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

”اور ان دونوں کو ہبھاں ملاش کراؤ۔ اس پورے علاقے کی ایسی
ناکہ بندی کراؤ کہ انسان تو انسان کوئی پیدا کا پہ بھی ادھر آئے تو
کپڑا جائے۔۔۔ شاگل نے تین لمحے میں کہا اور واپس مل گیا۔ تھوڑی
زبردھوڑہ احاطے سے باہر آگئا تھا۔
”ایسا ہی ہو گا چیز۔ اب میں خود ہبھاں رہوں گا۔۔۔ راجش
نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ مجھے ساقیہ ساقیہ روپورث دیتے رہتا۔۔۔ شاگل
نے کہا اور پہلی کا پڑی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی در بعد اس کا ہیں
کا پڑ فضا میں اٹھتا ہوا دار احکومت کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔۔۔
راجش سیکشن کے چار افراد کی بڑا کست نے اسے خاصا ذمی دھپکا ہیچایا
تھا۔ خاص طور پر اس بات سے کہ ایسا عمران کے شاگرد اور ایک
عام سی گورت کے ہاتھوں ہوا ہے تین بہر حال ہبھاں کی صورت حال

دیکھ کر اس طینان ہو گیا تھا کہ انہیں روزی راسکل اور نائیگر کے کسی ساتھی نے دروازے سے فارنگ کر کے ہلاک کیا ہے اس لئے ان چار افراد کی ہلاکت کے باوجود وہ خاصاً طینان سا گوس، ہو بہا تھا اور اسے مظلوم تھا کہ اب راجیش بہاں اپنی پوری صلاحیتیں استعمال کر کے ان دونوں کو نہیں بھی کرنے لگا اور پھر انہیں ہلاک بھی کر دے گا۔ اسے تو دراصل انتشار عمران کا تھا لیکن عمران تھا کہ وہ اور کارخیہ سے کر رہا تھا۔ اچانک اس کے ڈین میں ایک خیال آیا تو وہ بے اختیار سکردا یا۔ اسے خیال آیا تھا کہ عمران اب اس سے غورہ ہو چکا ہے اس لئے اب کافرستان خود آنے کی بجائے اس نے اپنے شاگرد کو بیچ دیا ہے اور قاہر ہے اس خیال سے ہی شاگل کے دل میں پھر بھروسی پھنسنے لگ گئی تھیں۔

s4sheikh@gmail.com

کیا بات ہے تم ضرورت سے زیادہ ہی پر بیٹھانی دھکائی دے ہے، ہو۔ روزی راسکل نے نائیگر سے مقابل ہو کر کہا جو جنگل میں پہنچ ہوئے ایک بڑی کیبن کے اندر کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ ہاگو ان انہیں بہاں پھوڑ کر خود جیپ لے کر واپس چلا گیا تھا۔ یہ جنگل دو بہاریوں پر مشتمل تھا اور جیپ پر بیچے وادی تک ہی آیا جا سکتا تھا۔ اس کے بعد انہیں پیول اور پرہنچتا پڑتا تھا سہماں کی بنی میں احاطے پینے کا تمام سامان الماریوں میں موجود تھا۔ چانے بنانے کا سہماں بھی موجود تھا اور پانی کے دو تین کیبن بھی موجود تھے اور وہیں کی پانی کا منسد نہیں تھا کیونکہ کیبن کے قریب ہی سینکھ پانی کا چشمہ موجود تھا۔ وہی یہ ہذا خوبصورت ماحول تھا اور بہاں دو چار روز مرست اور طینان سے گزارے جاسکتے تھے اور بھاگو ان بھی سبھی کہ رکیا تھا کہ وہ تین چار روز بعد آتے گا تاکہ گاؤں میں اگر فوجی ان

s4sheikh@gmail.com

"اساودے خوفزدہ ہوتا کوئی بُری بات نہیں ہے۔ جس طرح اس کا خوف انسان کو سیدھے راستے پر چلاتا ہے اسی طرح اسادہ کا خوف بھی اسے اچھائی کی راہ سے بُٹھنے سے بچاتا ہے اور ایک تو چھاری اس احتمال نسبت نے مجھے دفع کر رکھا ہے۔ لبھی تمہیں کوئی خرگوش گتا ہے اور لبھی کوئی تمہیں شر و کحال دینے لگ جاتا ہے۔ چھارے دماغ میں واقعی کوئی یعنی فلکر نگہِ ملکیت ہے۔۔۔۔۔ تائیگ نے انتہائی صسلیے لئے ہیں کہا اور روزی راسکل بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم نے چونکہ انہ تعالیٰ سے خوفزدہ ہونے والی اچھی سوال دی ہے اور پھر تمہیں خصہ بھی آیا ہے اس نے تمہیں معاف کیا جا سکتا ہے۔ بہر حال تمہاری ہمارا واقعی ضرورت نہیں ہے۔ تم اگر چاہو تو جا سکتے ہو۔ میں اب تھیک ہوں۔ زیادہ سے زیادہ بعد گھشتوں بعد میں اس قابل ہو جاؤں گی کہ لیبارٹری میں داخل ہو کر دبای سے فارمولہ ساصل کر سکوں۔۔۔۔۔ روزی راسکل نے کہا تو تائیگر نے انتیار اچھل پڑا۔

"لیبارٹری میں داخل ہو کر۔ ہمارا ہے لیبارٹری۔۔۔۔۔ تائیگر نے حریت بھرے لئے ہیں کہا۔

"ہیں ہے۔ اسی لئے تو میں خاموشی سے چلی آئی ہوں۔ اس احتمال بھاگوان نے مجھے خود ہی تفصیل سے بتایا تھا۔۔۔۔۔ روزی راسکل نے کہا۔

"اوه۔ کیا تم حق کہہ رہی ہو۔۔۔۔۔ تائیگر نے ایسے لئے ہیں کہا۔

ہلاکتوں کی وجہ سے پڑتاں کریں یا چینگ کریں تو انہیں روزی راسکل اور تائیگر کے پارے میں کچھ معلوم نہ ہو سکے یعنی تائیگر کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات نہیں تھے کیونکہ اسے ہمارا اس طرح بے کار بیٹھنے سے حت کوافت ہی گوس ہو رہی تھی کیونکہ ایک فلاں سے وہ ہمارا قید ہو کر رہ گیا تھا۔

"چھاری وجہ سے ہمارا قید ہو کر رہنا پڑ رہا ہے۔ جسیں کس عزم نے کہا تھا کہ جب تک پوری طرح تھیک ہو جاؤ اور کام کرو۔۔۔۔۔ تائیگر نے ٹھلائے ہوئے لئے ہیں کہا۔

"میں نے تمہیں باندھ کر تو تمہیں رکھا ہمارا۔۔۔۔۔ ہمارے ہی دن میں دفعہ تو نہیں ڈال رکھی۔۔۔۔۔ چلے جاؤ۔۔۔۔۔ تم تو تھیک ہو۔۔۔۔۔ میری طرح دفعہ بھی نہیں ہو۔۔۔۔۔ روزی راسکل نے پھٹکاتے ہوئے لئے ہیں میں کہا۔

"تم دفعہ ہو اس نے انسانی ہمدردی کی وجہ سے مجھے مجھوں ہمارا چھاری دیکھ بھال کے لئے رکنا پڑ رہا ہے ورد گمراں صاحب کو اطلاع مل گئی کہ میں تمہیں دفعہ حالت میں چھوڑ کر چلا گیا تھا تو وہ مجھے واقعی گولی مار دیں گے۔۔۔۔۔ تائیگر نے مت بناتے ہوئے کہا۔

"تو یہ انسانی ہمدردی اپنے اسادے خوف کی وجہ سے ہے۔۔۔۔۔ اب تم چلے جاؤ۔۔۔۔۔ جاؤ۔۔۔۔۔ تم خوفزدہ ہو اور مجھے خوفزدہ ہو جائے والے مرد سرے سے مرد ہی نہیں لگتے۔۔۔۔۔ خرگوش لگتے ہیں۔۔۔۔۔ روزی راسکل نے منہ پڑاتے ہوئے کہا۔

• جہارا کیا خیال ہے فارمولہ اکس شکل میں ہو گا۔..... نائیگر نے
مکراتے ہوئے کہا۔
- میں جہاری طرح الحق نہیں ہوں۔ فارمولہ فائل میں ہوتا ہے
اور کس شکل میں ہوتا ہے۔..... روزی راسکل نے جملاتے ہوئے
لچھے میں کہا۔
• یہ کسی اخبار یا رسالے میں پہنچنے والا مضمون نہیں ہے۔ لہ
نالوں میں رکھا جائے۔ یہ ساتھی فارمولہ ہے۔ یہ کسی مانیکرو فلم
میں ہو گا اور اگر تم اس مانیکرو فلم کو مانیکرو پر ویجٹ پر جیک کرو
 تو بھی نہیں اس کی بھگتی ہی نہیں آتے گی اور لیبارٹری میں ایک
فارمولہ تو نہیں چڑا ہوتا۔ سینکڑوں فارمولے ہوتے ہیں کیونکہ
لیبارٹری میں کام ہی ہوتا ہے کہ دہان مٹتے سنتے فارمولے لہجاد
ہوتے رہتے ہیں۔..... نائیگر نے کہا تو روزی راسکل نے یہ اختیار
ایک طویل ساری لیا۔
• ورنی بیٹھ۔ اب تو واپس جانا پڑے گا۔..... روزی راسکل نے
روپالے سے لچھے میں کہا۔
“ اسی لئے تو کہ رہا ہوں کہ مجھے بتاؤ کہاں ہے لیبارٹری۔ ” نائیگر
نے کہا۔
• تم کیا کرو گے۔ تم تو مجھ سے بھی زیادہ الحق ہو۔..... روزی
راسکل نے کہا۔
• چلو تم نے کسی نہ کسی انداز میں اپنے آپ کو الحق تو تسلیم کر

جیسے اسے روزی راسکل کی بات پر یقین نہ آ رہا ہو۔ ویسے بھی وہ جانتا
تھا کہ روزی راسکل بڑوی ہے اس لئے اس کا خیال تھا کہ وہ اپنی
اہمیت جانتے کرنے ایسا کہہ رہی ہے۔
• مجھے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے اور پھر وہ بھی جہارے
سلسلے۔ جھوٹ سے مجھے کیا فائدہ ملتے گا۔..... روزی راسکل نے من
ہناتے ہوئے کہا۔
• کہاں ہے لیبارٹری۔ مجھے بتاؤ۔..... نائیگر نے یہ پھیں اور کہ
کہا۔ اس کے پریلٹ افتیاق کے تاثرات ابھر آئے تھے۔
• سوری۔ نہیں بتایا جا سکتا۔ تم اس قدر خود مزاح آؤ ہی
کہ اکیلے ہی وہ فارمولے کرو اپس پلے جاؤ گے اور مزکر مجھے دیکھنا
بھی گوارہ نہ کرو گے۔..... روزی راسکل نے ہواب دیتے ہوئے کہا۔
• یہن جھیں معلوم ہے کہ وہ کون سا فارمولہ ہے۔..... نائیگر
نے پھر لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا تو روزی راسکل ہے اختیار
پوچک پڑی۔
• اوہ ہاں نہ یہ بات تو مجھے بھی معلوم نہیں ہے۔ ورنی بیٹھ۔ مجھے
تو اس کا خیال ہی نہ آیا تھا۔ البتہ اتنا معلوم ہے کہ سپیشل خلائی
سوسائٹ کا فارمولہ ہے اور یہی۔..... روزی راسکل نے پریشان سے
لچھے میں کہا۔ اسے واقعی ہیئتی پار اس بات کا احساس ہوا تھا کہ وہ
یہاں تک توہنچ گئی ہے لیکن اسے یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ اس نے
کیا حاصل کرنا ہے۔

ہوا ہے کہ تم اندر ورلڈ میں بہنے کے پا و جو دیکھوں وہاں کے لوگوں سے مختلف ہو۔ ہر حال اب مجھے تم سے شکایت نہیں ہو گی۔ تم تو اعلیٰ تعظیم یافتہ ہو۔ چماری تو قدر کرنی چاہئے۔ روزی راسکل اپنی بی بی رومن مہنے پلی جا رہی تھی۔

• تم مجھے بناو کے لیبارٹری کہاں ہے۔ نائگر نے بے چین ہوتے ہوئے کہا۔

• ابھی نہیں۔ جب میں ساتھ جانے کے قابل ہو جاؤں گی پھر بناوں گی۔ روزی راسکل نے کہا۔

• میں جسم کا ندھر پر اخراج کر لے جاؤں گا لیکن وقت مت قائم کرو۔ کسی بھی لمحے میں خون میخ سکتی ہے اور پھر ہمارے لئے مشکل کرنا ہا ممکن ہو جائے گا۔ نائگر نے کہا۔

• ایک شرط پر بتاتی ہوں کہ اصل فارمولہ تم میرے حوالے کرو گے۔ میں خود اسے چمارے اسادے حوالے کروں گی۔ روزی راسکل نے کہا۔

• تھیک ہے۔ مجھے منظور ہے۔ دعوہ رہا۔ نائگر نے اسی طرح بے چین بچے میں کہا۔

• مہاں شمال کی طرف ایک ہماری ہے جس کی جوئی کارگی اس کے نچلے حصے سے مختلف ہے اور اسے دور گلی ہماری کہا جاتا ہے اور اس کے دامن میں لیبارٹری ہے۔ ہر بستگی وہاں ایک بڑی جیپ سپلانی لے کر آتی ہے۔ روزی راسکل نے کہا تو نائگر نے اثبات

ہی یا۔ بہر حال چھاڑی فقط فتحی دور کر دوں کہ میں ساتھیں داں بھی ہوں اس لئے صرف میں ہی فارمولہ بچان سکتا ہوں۔ نائگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

• تم ساتھیں داں ہوں۔ اپنی فلک دیکھی ہے آئینے میں۔ ساتھیں داں تم جسے ہوتے ہیں۔ روزی راسکل نے طنزی انداز میں بنتے ہوئے کہا۔

• میں ہا کہ رہا ہوں۔ نائگر نے کہا۔
• کوئی ثبوت دے سکتے ہو۔ روزی راسکل نے کہا۔

• ہاں۔ کیوں نہیں۔ میں جھیں ہاتھا ہوں کہ جس فارمولے کی نکاش میں تم ہاں آئی ہو اس فارمولے کی بندادی کو میش کیا ہے۔ نائگر نے بڑے سنجیدہ سمجھے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایسے ادق زبان کے الفاظ ہی روائی سے بولنے شروع کر دیئے جسے پانی بہ رہا ہو۔

• ارے۔ ارے۔ بس تھیک ہے۔ مجھے لیکن آگیا ہے لیکن پھر تم اندر ورلڈ میں کیا کرتے پھر ہے ہو۔ یہ تو ان پڑھوں یا کم پڑے لکھوں کی دیتا ہے۔ روزی راسکل نے اسے روکتے ہوئے کہا۔

• پاس کے علم کی تعلیم میں مجھے اندر ورلڈ میں رہنا چاہا ہے تاکہ اگر کوئی الیسی بپ مل جائے جس سے پاکیشیا کی ملکی سلامتی اور مفاہ کا تحفظ کیا جائے۔ نائگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

• اور۔ اس لئے تم حورت بیزار اور سرد بیزار ہو۔ آج مجھے معلوم

وہ اپنی جیب میں موجود مشین پسل کی مدد سے بھی مشن تکمیل کر سکتا ہے۔ یہ مشین پسل بجا گوان کا تھا جو اسے ہباں کے چوبی کین میں پڑا مل گیا تھا۔ اس میں میگزین بھی موجود تھا۔ شاید بجا گوان نے کسی اچانک خطرے سے منٹے کے لئے احتیاط اسے ہباں رکھا ہوا تھا۔ وہ چنانوں کو پھلا لگانا ہوا تیری سے دور نہیں ہماری کے قریب چھپتا چاہا تھا اور جیسے جیسے وہ آگے پڑا رہا تھا اس کا دل سرت سے سخور ہوتا چاہا تھا کیونکہ عمران صاحب کے آنے سے پہلے وہ خود مشن تکمیل کر سکتا تھا اور یہ اس کے نزدیک اس کی زندگی کی سب سے بڑی کامیابی تھی۔

میں سر ملایا اور پھر اٹھ کر ملا ہوا۔
”میں دیکھتا ہوں..... نائگر نے کہا اور تیزی سے چلتا ہوا کہا۔

۱۰۔ اگر تم نے بھوکے دھوکے کیا تو زندہ زمین میں دفن کر دیں
تمہیں۔ میرا تمام روزی راسکل ہے۔ روزی راسکل اے رے
عقب میں روزی راسکل کی آواز ستائی دی تیکن وہ سنی ان کی
ہوا آگے پڑھا چلا گیا۔ تھوڑی در بعد جب وہ اس بلکہ ہنچا جہاں سے
اور ٹکڑا ہنچا جیسا ساف اور نیا یا لکھا آری تھی تو وہ یہ دیکھ کر

انھیاں اچھل پڑا کہ واقعی نہ صرف ایسی مہمازی موجود تھی بلکہ اسے
وامن میں ایک بہان کے ساتھ بہاری علاطے میں پٹنے والا ایک
جیپ ناٹرال موجود تھا اور پھر انہی اپنی ہوتی نظر آرہی تھیں۔ اس
مطلوب تھا کہ سپاٹی آنے کا دن آج ہی ہے اور اس وقت لیباڑ
کھلی ہوتی ہے سچانپہ وہ تیری سے چھانوں پر دوز ہواؤ گے جو اس
کیا۔ اسے یقیناً اس وقت روزی راسکل کے بارے میں ہوا
خیال تک نہ آیا تھا۔ اسے خدشہ تھا کہ کہیں لیباڑتی کا وجہ
ہو جائے کیونکہ اس کے پاس اسکے تھا اور نہ ہی وہ ایسا
استعمال کرتا چاہتا تھا جس سے دھماکہ پیدا ہو کیونکہ اسے مطلوب
کہ بہان قریب ہی فوجی چھاؤنی اور ایئر فورس کا سپاٹ موجود
نہ ہو سکا کہ ہوتے ہی فوج اور ایئر فورس بہان پہنچ سکتی ہے لیکن
جسکے لیباڑتی کا وجہ سکھلا ہوا ہے اور اردو گرد کوئی سکرلی نہیں۔

۔ تم نے فارسی زبان پڑھی ہوئی ہے۔ عمران نے دروازہ بند کرتے ہوئے کہا۔

”فارسی - نہیں لیکن مجھے خوش آمدید کا مطلب معلوم ہے۔ یہ انہیں کہا جاتا ہے جو کبھی کچھار یا ہمپلی پار آتے ہوں۔ روزی راسکل نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران اسے لئے ہوئے سٹنگ روم میں آگیا۔

”فارسی میں ایک فقرہ ہے جو ایسے موقعوں پر زیادہ بولا جاتا ہے لیکن میں نے اس نئے نہیں بولا تھا کہ میرا خیال تھا کہ تمہیں فارسی زبان آتی ہو گی اور ایسی صورت میں تم تاراگس بھی ہو سکتی ہو۔ ”

”مرمان کی زبان پوری طرح رواں تھی۔

”کون سا فقرہ - کیا مطلب۔ روزی راسکل نے حیرت برے مجھے میں کہا۔

”وہ فقرہ ہے اے آمدت باعث آبادی ماس اردو میں تو آبادی کا معنی اور ہے جبکہ فارسی زبان میں آبادی کا مطلب خوش ہوتا ہے۔ مرمان نے دفاقت کرتے ہوئے کہا۔

”تو اس میں پر اتنا نہیں والی کون سی بات ہے۔ روزی راسکل نے مت بناتے ہوئے کہا۔

”وہ تم نے شادی کارڈوں پر لکھا ہوا پڑھا ہو گا شادی خانہ آبادی - بس اس سے مجھے ذرگتا ہے کہ کہیں تم اس آبادی کو شادی خانہ آبادی میں شامل نہ کرو۔ عمران نے جواب دیا تو روزی راسکل

مرمان اپنے فلیٹ میں موجود تھا جبکہ سلیمان خریداری کے لئے مارکیٹ گیا ہوا تھا کہ کال بیل کی آواز سنائی دی تو مرمان الحاد و تحریق قدم الحاد ہوا اور واہے کی طرف بڑھا چلا گیا۔

”کون ہے۔ مرمان نے حسب ناوٹ دروازہ کھولنے سے پہلے اپنی آواز میں پوچھا۔

”روزی راسکل۔ باہر سے روزی راسکل کی بھلی سی آواز سنائی دی۔

”خوش آمدید - خوش آمدید۔ مرمان نے اپنی آواز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دروازہ کھول دیا۔

”یہ آج تم نے کیسی گروان شروع کر دی ہے۔ یہ خوش آمدید کا کیا مطلب ہوا۔ میں تو بھلے بھی سہماں آتی جاتی رہتی ہوں۔ ” روزی راسکل نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

بے اختیار پش پڑی۔

تم اور تمہارا شاگرد دونوں ہی احمق ہو۔ تم سے جو بھی شادی کرے گی وہ خاتم آبادی کی، بجائے خاتم بریادی ہی کرے گی اور ممکن حال تمہارے شاگرد کا ہے۔ روزی راسکل نے جواب دیا تو عمران اس کے خوبصورت جواب پر بے اختیار پش پڑا۔

گلڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہارا مودا اچھا ہے۔ لازماً نامنگہ کا سلوک تم سے اچھا رہا ہو گا۔

میں اس کے مودا کی پابند نہیں ہوں۔ گردن پر انکو محارکہ کر مودا تھیک بھی کر سکتی ہوں۔ وہ ہے خود مفری اور کھنڈ۔ ساری بخت میں نے کی، کوشش میں نے کی، زخمی میں ہوتی اور آٹھری لمحے میں اکیلا ہی بیماری سے فارمولہ حاصل کرنے چل پڑا۔ تو میں نے ٹھک ہونے پر باہر جا کر دیکھا اور پھر میں بھی زخمی ہونے کے پاؤں وہ اس کے یونچے بیماری کی خلائق گئی۔ جب تھک وہ وہاں کے دس سانتس داؤں کو ہلاک کر چکا تھا۔ پھر میں نے اس کی گردن پر سوار کیا اور اس سے فارمولہ حاصل کر لیا۔ ولیے ایک بات ہے۔ تم نے اس کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا۔ تو مجھے اب پتہ چلا ہے کہ اعلیٰ تعلیم یافتہ اور سانتس داؤن ہے اور تم نے اسے بد محتاط بنا رکھا ہے۔ روزی راسکل نے سلسیل بولتے ہوئے کہا۔

تو کیا اس نے کوئی غلط کام کیا ہے اندر ورلڈ میں۔

..... عمران نے چونکہ کر کہا۔

"غلط کام۔ کیا مطلب؟" روزی راسکل نے حریت بھرے لگے میں کہا۔

سینی کہ کسی عورت کو دیکھ کر سینی بجائی ہو یہ اور بات ہے کہ سینی دیکھنے سے عورتیں اتنا ناراضی ہو جاتی ہیں کہ انہیں بوڑھی بھگ دیا گیا ہے یا انہیں کوئی دہیت ہی نہیں دی جاوہی۔

..... عمران نے کہا تو روزی راسکل بے اختیار پش پڑی۔

تمہیں عورتوں کے بارے میں ان ساری باتوں کا کہاں سے علم ہوتا ہے۔

روزی راسکل نے کہا۔

تجھ پر کار لوگوں نے ہم جیسے انازوں کو لکھانے کے نئے قائم گر لدھیوں کی شکل میں میش کے ہوئے ہیں۔ اب یہ سینی والی بات ہے تو اس کا بھی ایک اھمیت ہے کہ ایک خاتون کار درا یو کرتی سڑک پر جا رہی تھی کہ تریک پولیس کے سپاہی نے اسے روکنے کے نئے سینی بجائی پکن دہ خاتون نہ رکی تو سپاہی نے موڑ سائیکل پر اس کا تعاقب کیا اور اسے ذبردستی روک کر خصے سے کہنے لگا کہ میں نے سینی بجائی تھی لیکن تم نے کار پر نہیں روکی تو اس خاتون نے بڑے معموسیت بھرے لگے میں جواب دیا کہ وہ اس طرح ہر سینی پر کار روک لیا کرے تو پھر وہ گھر زندگی بھر دیجئے گئے گی۔

..... عمران نے تفصیل سے لطینہ سناتے ہوئے کہا تو روزی راسکل ایک بار پھر پش پڑی۔

"تم واقعی شیطان ہو۔ ایسے ایسے لطینے خود ہی گھر لیتے ہو کہ

شیخان بھی پناہ ملے گے روزی راسکل نے کہا اور اس کے ساتھ
ہی اس نے جیکٹ کی جیب سے ایک سرخ رنگ کی ڈبیہ تکال کر
 عمران کی طرف پڑھا دی۔
 یہ کیا ہے ۔ کیا کسی نئی کمپنی کی تیار کردہ اپ اسکل ہے ۔

عمران نے کبیہ الحاکر اسے گھرا کر دیکھتے ہوئے کہا۔
 یہ خصوصی خلائی میزاں کا وہ فارمولہ ہے جو کافرستان نے ڈاگ
 جائسن کے دریئے پورپی سائنس دان کو قتل کر کے اڑایا تھا۔ یہ میں
 واپس لے آئی ہوں ۔ اب تم اسے اعلیٰ حکام تک پہنچا دو تاکہ یہ
 پاکیشیا کے کام آئے ۔ روزی راسکل نے کہا۔

گلہ ۔ پوری گلہ ۔ میں تم بھی محظوظ میں عملی خاتون کو سلام
 پیش کرتا ہوں ۔ مجھے نائیگر نے پوری تفصیل فون پر بتا دی ہے ۔ تم
 نے اس میں اس بے ہمدردی اور ہماری سے کام کیا ہے کہ نائیگر
 بھی ہوا پی تعریف کرنے میں بھی کنوبی سے کام لیتا ہے جو ہماری کمل
 کر تعریف کرتا رہا ہے ۔ عمران نے کہا تو روزی راسکل کا چہرہ
 گلاپ کے پھول کی طرح سکھل الحمار ۔

نائیگر نے میری تعریف کی ہے ۔ کیا یہ چ ہے ۔ روزی
 راسکل نے ابتدائی سرت بھرے لجھے میں کہا۔
 نہ صرف تعریف بلکہ اس نے تو پورا اقصیدہ پڑھ دیا ہے ۔ مجھے
 اس میں میں تم نے اسے کیا گھول کر پلایا ہے کہ جب سے آیا ہے
 سلس چہاری تعریفیں ہی کئے چلا جا رہا ہے ۔ عمران نے ڈبیہ

کو جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔
 "اچھا ۔ پھر تو وہ اچھا آدمی ہے ۔ میں خواہ گواہ اس کی طرف سے
 بدھن رہتی ہوں ۔ میں ابھی اسے تلاش کر کے اس کا ٹکریا ادا کرتی
 ہوں ۔ یہ فارمولہ تم بھک پہنچ گیا ۔ اس سرمهی میں تھا ۔ گلہ بائی ۔
 روزی راسکل نے اٹھتے ہوئے کہا۔
 " یہ واقعی تھا ابھی میں تھا ۔ مطلب ہے روزی راسکل میں ۔
 عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔
 " تم اسادھاگر دو نوں یہ اچھے ہو ۔ اس آج مجھے پڑے پل گیا
 ہے ۔ روزی راسکل نے ابتدائی سرت بھرے لجھے میں کہا اور تیز
 تیز قدم اٹھاتی ہوئی یہ دنی دروازے کی طرف بڑھ گئی ۔ عمران
 سکراتے ہوئے اس کے پیچے تھا اور پھر اس کے باہر جانے کے بعد
 اس نے دروازہ بند کر کے اسے لاک کیا اور پھر وہ سنگ روم میں
 جانے کی بجائے سیدھا سپیشل روم کی طرف بڑھ گیا ۔ وہ اب اس
 فارمولے کو سائکل پر روکیزپر جیکر کرنا چاہتا تھا ۔ اس نے نائیگر و
 پرو جیکر ان کیا ۔ اس نے ڈبیہ سے نائیگر و فلم تکال کر اس میں
 ایسا جست کی اور پھر پرو جیکر کا ہٹن آن کر دیا اور پھر پوری توجہ سے
 سکرین پر دیکھتے رکا ۔ جب پوری فلم فتح ہو گئی تو عمران نے ایک
 طویل سانس لیا اور پھر پرو جیکر آف کر کے اس نے فلم تکال کر اسے
 ڈبیہ میں واپس رکھا اور ڈبیہ کو جیب میں ڈال کر وہ بصیرے ہی سپیشل
 روم سے باہر آیا فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران سنگ روم کی طرف

بڑھ گیا جہاں فون سیٹ موجود تھا۔ سٹنگ روم میں بیچ کر دے کر سی پریسٹا اور پھر اس نے رسیدر اٹھایا۔

علی گھران ایم ایس سی۔ ذی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ عمران نے اپنے مخصوص لمحے میں کہا۔

ٹانگر بول رہا ہوں باس۔ دوسری طرف سے ٹانگر کی آواز سنائی دی۔

چہاری روزی راسکل ابھی گئی ہے فارمولے کی ماں ٹکر و فلم دے کر۔ تم نے فون تو کیا تھا یعنی تم خود ابھی تک نہیں آتے۔ عمران نے کہا۔

باس۔ وہ بند تھی کہ وہ خود جا کر آپ کو فارمولے کی ماں ٹکر و فلم دے گی اس لئے میں انتظار کرتا رہا۔ اب انتظار سے جگ آکر میں نے فون کیا ہے۔ یہ تو اچھا ہوا اک وہ اپنی صد پوری کر کے واپس پہنچ گئی ہے۔ اب آپ اجازت دیں تو میں اصل فارمولہ آپ کی خدمت میں پہنچ کر دوں۔ ٹانگر نے کہا تو عمران نے اختیار چونکہ چڑا۔ ایک لمحے کے لئے میں کی پیشانی پر ٹھیسیں سی ٹنودار ہوئیں یعنی دوسرے لمحے اس کے پھرے پر ہمیں سکراہت ٹنودار ہو گئی۔

s4sheikh@gmail.com

ٹھیک ہے۔ آ جاؤ۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیدر رکھ دیا۔ پھر تھوڑی در بعد کال بیل نج اٹھی تو عمران اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

کون ہے۔ عمران نے اپنی آواز میں پوچھا۔

ٹانگر ہوں باس۔ باہر سے ٹانگر کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور عمران نے دروازہ کھول دیا۔ باہر ٹانگر موجود تھا۔

سلیمان مار کیت گیا ہوا ہے باس۔ ٹانگر نے کہا۔

ہاں۔ اور وہ کئی گھنٹے فرق کر کے اس وقت واپس آتا ہے۔ جب سو دا پہنچنے والے کا پہنچ آپسar نہیں بن جاتا۔ عمران نے کہا۔

بینچتے ہوئے سکرا کر کہا۔

باس۔ وہ اتنی بخت گیوں کرتا ہے۔ کتنی بچت ہے جاتی ہے۔ گی۔ ٹانگر نے سکراتے ہوئے کہا۔

مسنگ بچت کی مقدار کا نہیں ہوتا۔ بچت دیتے ہی ایک اچھی عادت ہے اور پھر جب یہ بچت کسی رفاقتی ادارے میں کسی ضرورت مدد کے کام آتی ہے تو پھر اس کی اہمیت کا سچھ معنوں میں احساس ہوتا ہے۔ عمران نے جواب دیا تو ٹانگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

s4sheikh@gmail.com

باس۔ یہ ہے سہیل خلائی میاں کا دو فارمولہ جو کافرستان نے ادا کیا تھا۔ ٹانگر نے پڑے غریب انداز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے سرع رنگ کی ایک پانکل دیتی ہی ذہبیہ کالی ہیسی بچٹے روزی راسکل عمران کو دے گئی تھی۔

تم نے فون پر تفصیل تو بتائی تھی کہ یہن مفتر طور پر۔ اب ذرا تفصیل سے بتاؤ کہ تم دونوں لیبارٹری میں داخل ہوئے تو وہاں

جیسی تھی جس میں مختلف پورشن بنے ہوئے تھے۔ ایک بڑے حصے میں مشینی نصب تھی۔ لیبارٹری ڈیسک تھے اور ان کے سامنے سٹول موجود تھے۔ ان دس افراد میں سے ایک کافی بوڑھا آدمی تھا۔ دو ادھر عمر تھے جبکہ چار نوجوان تھے اور ان سب نے اپنے اپنے بیس پر صفائی اور آں ہنستے ہوئے تھے جن سے میں بھی گیا کہ یہ لیبارٹری کے ساتھ وان اور ان کے ساتھ کام کرنے والی نیم ہے جبکہ ایک آدمی کے جسم پر خاکی یو بیفارم تھی اور اس کے کاغذی سے مشین گن لٹک رہی تھی۔ وہ سکردنی گارڈ تھا۔ ایک لپھے قد اور موئے جنم کا آدمی تھا۔ اس کے جسم پر ذرا یخور کی مخصوص یو بیفارم تھی جبکہ اس کے ساتھ دوسرا آدمی بھی اسی یو بیفارم میں تھا۔ وہ یقیناً ہیلپر ہو گا۔ یہ سارا چاہئہ ہنستے کے بعد میں نے سب سے ہبھا فائز اس سکردنی گارڈ پر کیا اور اس کے قدر ابعد میں نے ذرا یخور اور ہیلپر دونوں کو بھی گوئیاں مار دیں۔ باقی ساتھیں وان ہنستے ہوئے اٹھ کر ہوئے تو میں نے انہیں دھمکیاں دے کر ایک طرف اکٹھا کر دیا اور پھر گارڈ کی مشین گن الحاقی ہی تھی کہ روزی راسکل وہاں جمع گئی۔ میں نے مشین گن اس کی طرف اچھال دی تاکہ وہ سائیلے سے انہیں کوڑ کر کے اور باہر کا خیال بھی رکھ سکے۔ ایک نوجوان ساتھیں وان نے ڈاچ دینے کی کوشش کی۔ اس نے روزی راسکل سے مشین گن پھینٹنے کی کوشش کی یعنی روزی راسکل شدید رُختی ہوئے کے باوجود تیری سے ایک طرف ہٹی اور اس کے ساتھ ہی اس نے نہ صرف اس

کیا ہوا تھا۔..... مران نے کہا۔

”باس۔ میں نے آپ کو فون پر بتایا تھا کہ روزی راسکل اور مجھے سروار راجہ جسوس نت کا بیٹا بھاگوں اس بھاڑی پر موجود اپنے جنگل کے کیمین میں چھوڑ کر چلا گیا تھا۔ روزی راسکل کی حالت یہ تھی کہ ”آسانی سے ہر کرت بھی نہ کر سکت تھی۔ البتہ اس نے یہ انتہا کر دیا کہ لیبارٹری اس جنگل کے قریب ایک بھاڑی کے دامن میں ہے۔“ بات اسے بھاگوں نے بتائی تھی۔ مجھے جب اس بات کا علم ہوا تو میں نے فوری طور پر ہر کرت میں آئے کا فیصلہ کر لیا۔ میں باہر آکر اس بھاڑی کو چھیک کرنے لگا تو میں یہ دیکھ کر جیلان رہ گیا کہ وہاں ایک پڑا جیپ ناٹرال کھدا تھا اور پھانوس کے پہنچے سے راست بھی کھلا نظر آ رہا تھا۔ روزی راسکل نے مجھے بتایا تھا کہ بھاگوں کے مطابق ہنستے میں ایک بارہنی جیپ سپلائی لے کر آتی ہے سہ تھانچے میں کچھ گیا کہ سپلائی کا دن آج ہے اور یہ موقع اچھا تھا۔ میں بھی جیپ میں مشین پسل موجود تھا اس لئے میں لیبارٹری کی طرف جل چڑا۔ اور گرد کوئی آدمی بھی نہ تھا اس لئے میں لیبارٹری کے دہانے پر ہنچا گیا۔ اس کا راستہ واقعی کھلا ہوا تھا سہ تھانچے میں اندر داخل ہوا تو دیکھا کہ یہ ایک خاصی بڑی اور جدید اندر لازمی لیبارٹری تھی۔ اس وقت جو نک تازہ سپلائی آئی تھی اس لئے دس کے قریب افراد ایک بڑے کرتے میں بڑی سی گول میز کے گرد بیٹھے شراب پینے اور باتیں کرنے میں معروف تھے۔ اس لیبارٹری کی ساخت ایک بڑے ہال نہا کر کے

پر تاب پورہ گاؤں کی سائینڈ سے ہوتے ہوئے بڑی سڑک پر ٹکنچے اور بھر
دیاں سے دارالحکومت اور پر تاب پورہ کے درمیان بڑے شہر را گوا
ٹکنچے۔ جیپ کو میں نے فیں چھوڑ دیا اور ہم کے ذریعے دارالحکومت
بیٹھ گئے۔ دارالحکومت میں ہم نے میں مارکیٹ سے بنے بیاس اور
سیک سیک اپ بائک حاصل کئے۔ اس طرح نئے سیک اپ اور
بنے بیاسوں کے ساتھ دیاں کی ائڑا درلڑ سے میں نے بھاری رقم دے
کر فوری طور پر کافی ذات حیار کرائے اور خاموشی سے پا کیجیا بیٹھ گئے۔
میں فوری آپ کے پاس آتا چاہتا تھا میں روزی راسکل نے صد کی کہ
بیٹھے وہ ایکلی جا کر آپ کو اصل فارمولہ اسے گی پھر میں جاؤں۔ اس پر
اسی صد اور دھن سوار تھی کہ وہ پاکل میں کی حد تک بیٹھ گئی تو میں
خاموش ہو گیا۔ اب تھے میں نے آپ کو فون کر کے مختصر طور پر ساری
بات بتا دی۔ پھر میں روزی راسکل کی واپسی کا انتظار کرتا رہا۔ جب
وہ کافی درستگ ہا پس ڈآلی تو میں نے آپ کو دوبارہ فون کیا اور
ہبھاں آنے کے لئے دھماکی تھا کہ روزی راسکل واپس بیٹھ گئی۔ اس کا
چجزہ کھلا ہوا تھا۔ اس نے خاید زندگی میں ہبھی بار سیرا ٹھکریہ ادا کیا
تھا کہ میں نے فون پر آپ سے اس کی کارکردگی کی تعریف کی
ہے..... نائیگر نے پوری تفصیل سے سارے واقعات بتاتے
ہوئے کہا۔

”تو کیا تم نے مجھ سے بولا تھا۔ اس کی کارکردگی ایسی نہیں تھی
جیسی تم نے بتائی ہے۔..... عمران نے قدر سے غصیلے لئے ہیں کہا۔

نوجوان پر یہکہ دوسرے تین نوجوانوں پر بھی مشین گن کا فائز کھول
دیا۔ وہ شاید باقی ساتھ دنوں کو بھی ہلاک کر دیتی تھی میں میں نے
اسے ٹھنٹے سے روک دیا۔ اس بروجھے ساتھ دا کمر شرمنا تھا
اور وہ اس لیبارٹری کا انجمن تھا۔ میں اسے ساتھ لے کر لیبارٹری
کے دوسرے سے ہیں گیا اور پھر اس نے بڑی شرافت سے ٹھنٹے اس
فارمولے کی مانیکرو فلم سیڈ سے ٹال کر دے دی میکن میں نے اس
پر اعتماد نہیں کیا اور پاتا تھا اسے پروجیکٹ پر بھیک کیا۔ جب میری
شلی ہو گئی تو میں نے وہ فلم جیپ میں ڈالی۔ مجھے معلوم تھا کہ
روزی راسکل نہ کرے گی کہ فارمولہ اسے دیا جائے اور وہ پھونک
اعتنی اور نصیلی ہے اس لئے میں نے اس طرح کا ایک دوسرا فارمولہ
سیڈ سے لکھا یا اور اسے پروجیکٹ پر بھیک کیا تو وہ فھما سے فھما میں
مار کرنے والے ایک عام سے میزاں کا فارمولہ تھا۔ پھانپھے میں نے
اسے ہاتھ میں رکھا اور پھر اس شرما اور اس کے دو اوصیوں میں ساتھیوں
کو ہلاک کر دیا اور ان کے ساتھ ہی میری توقع کے صین مطابق روزی
راسکل نے دیں صد کی کہ فارمولہ اسے دیا جائے۔ وہ خود اسے آپ
کے حوالے کرے گی۔ سچھانچے میں نے وہ دوسرا فارمولہ بیٹھنے فھما سے
فھما میں مار کرنے والے میزاں کا فارمولہ اسے دے دیا۔ پھونک
دونوں کی پیٹنگ ایک بھی تھی اور ایک ہی رنگ کی تھی اس لئے
روزی راسکل مطمئن ہو گئی کہ اس کے پاس اصل فارمولہ ہے۔
لیبارٹری سے باہر آنے کے بعد ہم دونوں اس جیپ ناٹرال میں

تو نہیں پہنچ سکتا۔..... عمران نے پیش روں کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"میں پاس"..... نائیگر نے جواب دیا اور پھر پیش روں میں پہنچ کر عمران نے ماں نیکروپرو جیکر آن کیا اور ہاتھ میں پکونی ہوئی فلم اس نے پرو جیکر میں ایڈ جسٹ کی اور اس کا بہن آن کر دیا۔ دوسرے لمحے پرو جیکر کی سکرین ایک بھماک سے روشن ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی اس پر الفاظ ابھرنے لگے اور یہ الفاظ دیکھ کر عمران اور نائیگر دونوں ہی پے اختیار اچھل پڑے۔

"یہ۔۔۔ کیا۔ کیا مطلب پاس۔۔۔ یہ تو وہ فحص سے فنا میں مار کر نے والے عام سے میراں کافار مولاہ ہے"..... نائیگر نے جیت کی حدت سے چھپتے ہوئے کہا۔ اس کی نظریں سکرین پر اس طرح جی ہوئی تھیں جیسے لوہا مقنٹھیں سے چھپتے جاتا ہے۔

"ہاں۔۔۔ یہ دی ہے جو بقول تمہارے روزی راسکل کے پاس ہوتا ہے جانے تھا"..... عمران نے سرد سچھے میں کہا اور پرو جیکر آف کر کے اس نے اسے پرو جیکر سے باہر نکالا اور پھر ساتھ ہی مونہو دیلینگ مشین میں ڈال کر اس نے بہن آن کر دیتے۔۔۔ بعد میں بھی فلم کے لیٹیٹ ہونے کے الفاظ سکرین پر آگئے تو اس نے مشین آف کی اور واٹ شدہ فلم کا ڈال کر نائیگر کی طرف بڑھا دی۔

"لو۔۔۔ اسے جا کر خود لہنے ہاتھوں سے کپرے کے درم میں پھینک دینا۔..... عمران نے اسی طرح سرد سچھے میں کہا اور اٹھ کر

"نہیں پاس۔۔۔ جو کچھ میں نے بتایا ہے وہ واقعی حقیقت ہے۔۔۔ اس مشن میں روزی راسکل نے واقعی اجنبائی بے طبیری اور بہادری سے کام کیا ہے اور اگر وہ اس بھاگوان سے لیبارٹری کے بارے میں معلومات حاصل نہ کر لیتی تو شاید یہ مشن اتنی آسانی سے مکمل ہی نہ ہو سکتا تھا"..... نائیگر نے کہا۔

"تم مرد ہو کر ایک عورت کی تعریف کر رہے ہو۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تو وہی ہی روزی راسکل کی تعریف نہ کرتا یہاں تک بہر حال چج ہے۔۔۔ یہ مشن روزی راسکل کا ہی رہا ہے"..... نائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مردی غلام۔۔۔ تم نے یہ کہ کہ میرے اول خوش کر دیا ہے۔۔۔ دوسروں کی کار کر دی گی کی تعریف کرنے والا ہی اصل بہادر ہوتا ہے۔۔۔ بہر حال آؤ جہارا چھار مولاچھک کر لیں"..... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"میں پاس۔۔۔ وہ روزی راسکل جو فار مولا دے گئی ہے وہ آپ نے پھینک کیا ہے"..... نائیگر نے کہا۔

"اے پھینک کرنے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔ تم نے بھٹے ہی فون پر بتا دیا تھا کہ وہ عام سے میراں کافار مولا ہے۔۔۔ البتہ میں نے روزی راسکل کے جانے کے بعد اس نائیگر فلم کو ڈیلینگ مشین میں ڈال کر واٹ کر دیا ہے تاکہ واٹ شدہ نائیگر فلم کو کوڑے میں پھینک جاسکے۔۔۔ اب اصل فار مولا چاہے وہ کتنا ہی معمولی کیوں نہ ہو کوڑے پر

کھرا ہو گیا۔ نائیگر کارنگ سفیر پڑی تھا اور اس کا ہجہ جسے مخرا
گیا تھا۔

بب - بب - بب - میں نے خود چیک کیا تھا۔ وہ اصل
فارمولہ تھا۔ مم - مم - یہ کیا ہو گیا۔..... نائیگر نے عمران کے بیچے
پیش روم سے باہر آتے ہوئے کہا۔

اب بھی تم نے خود ہی چیک کیا ہے۔..... عمران نے کہا۔ اسی
لحظے دروازہ کھلا اور سلیمان پاٹھوں میں شاپر المھائے اندر داخل ہوا۔
اس نے سلام کیا اور کچن کی طرف بڑھنے لگا تھا کہ نائیگر کو دیکھ کر
ٹھنڈک گیا۔

کیا ہوا ہے جمیں۔ کیا صاحب نے مارا ہے۔..... سلیمان نے
حیرت بھرے لگے میں کہا یہی نائیگر نے بے اختیار لئے لئے سالیں
پہنچنے شروع کر دیئے۔

چہاری حالت ٹھنڈک نہیں ہے۔ تم صاحب کے پاس یہ مخصوص
چہارے لئے چائے لے آتا ہوں۔..... سلیمان نے ہمدرد داد لئے میں
کہا جبکہ عمران ہونگ روم کی طرف مل گیا تھا اس کی اس ہمدردی
پر مسکرا دیا۔

بب - بب - بب - بب - آپ یقین کریں میں نے خود چیک کیا
تھا۔..... نائیگر نے وہی جملہ دوہرایا۔ اس کی حالت واقعی عاصی
خوب ہو رہی تھی۔ وہ اگر ابھی ٹھک کی وجہ سے بے ہوش ہو
ہوا تھا تو یہ اس کی مصبوط قوت ارادی تھی۔ اسی لمحے سے سلیمان اندر

داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں چائے کی پیالی تھی۔ اس نے وہ پیالا
نائیگر کے سامنے رکھ دی۔

"ارے۔ میرے لئے چائے نہیں لائے۔..... عمران نے چونگ
کر اور قدارے خیرت بھرے لئے میں کہا۔

"حالت غراب نائیگر کی ہے۔ آپ کی حالت تو چھٹے سے کہیں
زیادہ بہتر ہے۔ لگتا ہے کہ آپ نے کوئی کارنامہ سراجعام دیا
ہے۔..... سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کارنامہ میں نے نہیں نائیگر نے سراجعام دیا ہے اور اب اس
کارنامے کا جب تیجہ سامنے آیا ہے تو نائیگر صاحب بھیز بن گئے
ہیں۔..... عمران نے جواب دیا۔

"کیا ہوا ہے نائیگر۔ مجھے ہماہ کیا ہوا ہے۔..... سلیمان نے اس
کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر مشتقہ لئے میں کہا اور عمران اس کے اس
انداز پر بے اختیار ہنس دیا۔

"میں ہاتا ہوں۔ یہ کیا ہتا گا۔..... عمران نے سکراتے
ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے روزی راسکل اور نائیگر کے
لیبارٹری میں جانے، وہاں سے فارمولہ حاصل کرنے اور روزی راسکل
کو بہلانے کے لئے عام سافاری میں اور اصل فارمولہ اپنے پاس
رکھنے کا بتا کر یہ بھی بتا دیا کہ نائیگر چونکہ جعلی ہی فون پر ساری
تفصیل بتا چکا تھا اس نے روزی راسکل جب اپنی طرف سے اصل
فارمولہ لے کر آئی تو عمران نے اس کی حوصلہ افزائی کر کے اسے

وہ اپس بیچج دیا اور اس کا فارمولہ ڈیلینگ میشن میں ڈال کر واٹھ کر دیا اور اب جب نائیگر کا لایا ہوا فارمولہ چیک کیا گیا تو یہ دوسرا فارمولہ تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ اصل فارمولہ تھا جو روزی راسکل لے کر آئی تھی جسے نائیگر کے فون کی وجہ سے میں نے بے کار بچھ کر ڈیلیٹ کر دیا تھا جبکہ نائیگر کا کہنا ہے کہ اس نے اپنی جیب میں اصل فارمولہ ڈالا تھا اور روزی راسکل کو دوسرا عام سفارمولہ دیا تھا۔ بہر حال جو بھی تھا اب دونوں فارمولے ہی شائع ہو گئے ہیں اور پورا مشن ہی ہے کار ہو گیا ہے حالانکہ یہ بات درست ہے کہ اس پار نائیگر اور روزی راسکل دونوں نے اپنی بائیس خطرے میں ڈال کر اور ہے پناہ چڑھ دیا ہے کہ مشن مکمل کیا تھا۔ عمران نے خود ہی ساری تفصیل سلیمان کو بتاوی۔ نائیگر اس دوران خاموش یعنی اپنے اس نے پانے کے کپ کو پاٹھنگ کر دیا تھا۔

تو آپ نے وہ بھی ڈالا فارمولہ چیک کے بغیر ڈیلیٹ کر دیا تھا۔ سلیمان نے کہا۔
ہاں۔ کیونکہ نائیگر نے مجھے بتایا تھا کہ روزی راسکل جو فارمولہ لارہی ہے وہ اصل نہیں ہے۔ اصل فارمولہ اس کے پاس ہے۔
عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

وہ ڈیلیٹ شدہ فلم کیا ہے۔ سلیمان نے کہا۔

اے تم نے کیا کرنا ہے۔ عمران نے سہ بنتے ہوئے کہا۔

صاحب۔ استاد کا یہ کام نہیں ہوتا کہ اپنے خاگروں کو اس طرح ذمی شاک ہے چنانے اس نے آپ نائیگر کو بتا دیں کہ جو فلم روزی راسکل لے کر آئی تھی وہ اصل تھی اور آپ نے اسے جیک کر کے محفوظ کر دیا ہے۔۔۔۔۔ سلیمان نے جسے سنجیدہ تھے میں کہا اور واپس ہٹرنے لگا۔ سلیمان کی بات سن کر نائیگر بے اختیار ہو نکل پڑا۔ نہیں۔ اس کے باس عام فلم تھی۔ میں نے خود جیک کر کے اسے دی تھی۔۔۔۔۔ نائیگر نے کہا۔

اب جو فلم ہمارے پاس سے برآمد ہوئی ہے وہی عام سی فلم ہے۔

سلیمان نے کہا۔

ہاں۔ یہ وہی ہے جو میں نے روزی راسکل کو دی تھی۔۔۔ نائیگر نے جواب دیا۔

تو پھر تم خود ہی بھگ جاؤ کہ جو فلم تم نے اپنے پاس رکھی تھی ہے۔ روزی راسکل کے پاس بھائی گئی۔۔۔۔۔ روزی راسکل کے لئے یہ کوئی مدد نہیں ہے کہ وہ ہماری جیب میں ہاتھ ڈال کر وہ فلم لکال لے اور اپنے والی فلم ہماری جیب میں بچھا دے۔۔۔۔۔ سلیمان نے کہا۔ عمران خاموش یعنی اون دونوں کے درمیان ہوتے والی باتیں سن رہا تھا۔

اول تو ایسا ممکن ہی نہیں ہے اور اگر ایسا ہو گیا ہے تو پھر ہے۔ فلم بھی تو ڈیلیٹ ہو چکی ہے۔۔۔۔۔ نائیگر نے کہا۔

وہ ڈیلیٹ نہیں ہوئی۔ صاحب کے پاس محفوظ ہے۔۔۔۔۔ سلیمان

نے جو بھی میں کہا تو نائیگر چونکہ کمران کی طرف دیکھتے کہا۔
تم نے اتنا بڑا دعویٰ کیے کہ دیا۔..... کمران نے حرمت سے
کہا۔
میں جانتا ہوں کہ آپ کوئی چیز جیک کے بغیر ایلیٹ کرہی
نہیں سکتے۔ یہ آپ کی فضرت کے خلاف ہے۔..... سلمیمان نے
بواب دیا اور واپس مل گی تو کمران بے اختیار ہنس چاہا۔
کیا۔ کیا۔ ہاس وہ فرم مخواہ ہے۔..... نائیگر نے رُک رُک کر
اور اسی بھرے لئے میں کہا۔

ہاں۔ سلمیمان درست کہ رہا ہے۔ یہ کہیے ممکن ہے کہ میں
اے چیک کے بغیر صرف تمہارے کہنے پر ایلیٹ کر دیتا۔ اس سے
تمہیں یہ سبق ملتا ہے کہ انسان کی فضرت کو بگھو۔ پھر ہوتی ہی خطط
فہیمان خود بخود شتم ہو جاتی ہیں۔..... کمران نے کہا تو نائیگر کا بھروسہ
یکلٹ کھل المحتا۔

میں سلمیمان کا مشکور ہوں۔ اس نے مجھے واقعی ایسا سبق دیا
ہے جو میں ساری زندگی میں بھولوں گا۔..... نائیگر نے سکراتے
ہوئے کہا اور سامنے رکھی چائے کی پیالی المحتا کر منہ سے نکالی۔
تمہیں تو ایک سبق طاہے۔ مجھے روزاں اس باق ملنے بہتے ہیں
لیکن چائے پر بھی نہیں ملتی۔..... کمران نے کہا اور اسی لئے سلمیمان
چائے کی پیالی المحتا دوبارہ اندر واصل ہوا۔
تمہارا بے حد شکریہ سلمیمان۔ تم نے واقعی مجھ پر سہرمانی کی

ہے۔..... نائیگر نے سلمیمان سے مخاطب ہو کر کہا۔
ایسی کوئی بات نہیں۔ دیے تمہیں اصل فارمولے سے اس
قدر غافل نہیں ہو تا چاہئے تھا کہ روزی راسل نے اسے تمہاری
جیب سے نکال کر دوسرا ڈال دیا اور تمہیں آخر حصہ اس کا احساس ہی
نہیں ہو سکا۔ صاحب نے تمہیں درست طور پر شاک دیا ہے تاکہ
آئندہ تم ہوشیار رہو۔..... سلمیمان نے چائے کی پیالی کمران کے
سامنے رکھ کر نائیگر سے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مل کر تیز تیز قدم
الختا ہوا کرے سے باہر چلا گیا۔

واقعی مجھے ابھی تک یقین نہیں آ رہا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔
نائیگر نے طوبی سانس پیتے ہوئے کہا۔
خواتین کا معاملہ ایسا ہی ہوتا ہے۔ لوگوں کے دل غائب ہو
جائتے ہیں اور انہیں پتہ بھی نہیں چلتا۔ تم ایک فارمولے کی بات
کر رہے ہو۔ دیے روزی راسل نے اصل مشکل کرنے کے لئے
تو ہو کیا ہو کیا یہ فارمولہ مجدیل کرنے والا کارنامہ سرانجام دے کر
اس نے میرے دل میں اپنی کارکردگی کی قدر بڑھا لی۔ وہ بے حد
ہوشیار اور بکھردار ہے۔ وہ اس وقت ہی بکھر گئی تھی جب تم نے
اسے بیمارٹی میں ڈاچ دیا یعنی وہ وقت کی نزاکت کے باعث
نامہش برپی اور جب اس کا داؤ کا اس نے کھل لپٹے حق میں کر دیا۔
کمران نے چائے کی پیالی المحتا ہوئے کہا تو نائیگر کے پھرے پر
ثرمنگی کے تاثرات ابھر آئے۔

جاتیں۔ دوسری طرف سے سرد لمحے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ
ہی رابطہ ختم ہو گیا تو شاگل نے ایک خوبیں سانس لیتے ہوئے رسیدور
رکھ دیا۔

"صدر صاحب نے خود کام کرتے ہیں اور نہ کسی اور کو کرنے دیتے
ہیں۔ ہر وقت سینٹگ۔ ہر وقت سینٹگ۔ نجاتے کیا تھوڑی ہوتا ہے
ان بڑے لوگوں کو سینٹگ کرنے کا۔ شاگل نے لمحتہ ہونے پر جبرا
کر کہا اور پھر تمہاری در بعده اس کی کار تیزی سے پر بنیادی نہت ہاؤس کی
طرف پڑھی پہلی بار ہی تھی۔ وہ خود عقیقی سیٹ پر اکلا ہوا یعنی تھا
جبکہ باور دی دو ایشور سرکاری کار کو چلا رہا تھا۔ تمہاری در بعده وہ
پر بنیادی نہت ہاؤس کے سپیشل سینٹگ روم میں داخل ہوا تو وہاں
میں جو دو افراد کو دیکھ کر دو بیوگنک چڑا۔ ان میں سے ایک کوئی کرشن
تحا بجکہ دوسرا ملزی انشیل بھس کا چیف کرشن اجیت تھا۔ شاگل نے
کرشن اجیت سے مصافحہ کیا پھر وہ دوسرے کرشن کی طرف پڑھا۔

"میرا نام کرشن سکھ داؤ ہے۔ میں پرتاب پورہ چھاؤنی کا
انچارج ہوں۔ دوسرے کرشن نے کہا تو شاگل نے اختیار پوچھا
چڑا۔ مصافحہ کر کے وہ کرسی پر تو بیٹھ گیا لیکن کرشن سکھ داؤ کے
منہ سے پرتاب پورہ کا نام اور اس کرشن اجیت اور کرشن سکھ داؤ کے
کے لئے ہوئے بھرے دیکھ کر اس کی چھپی صن نے ہاتا دعہ سائز
بجانا شروع کر دیا تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ ان سے کوئی بات
پوچھتا اندر وہی دروازہ کھلا اور صدر صاحب اور ان کے یچھے پر ایم

شاگل اپنے افس میں یعنی ایک فائل کو چیک کرنے میں
صرف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی نج اضی تو اس نے
پاٹھ پڑھا کر رسیدور اٹھایا۔

"میں۔ شاگل نے اپنے مخصوص لمحے میں کہا۔
پر بنیادی نہت ہاؤس سے ملزی سیکرٹری صاحب کی کال ہے
ہاؤس۔ دوسری طرف سے مودہ باد لمحے میں کہا گیا۔
کراو بات۔ شاگل نے کہا۔

"ہیلو۔ چند لمحوں بعد پر بنیادی نہت کے ملزی سیکرٹری کی
خصوص آؤز سنائی دی۔

"میں۔ شاگل چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس بول رہا
ہوں۔ شاگل نے اپنی عادت کے مطابق پورا عہدہ بھی نام کے ساتھ
باتے ہوئے کہا۔

"جناب صدر اور جناب پر ایم منسٹر صاحب نے خصوصی سینٹگ
پر بنیادی نہت ہاؤس میں کال کی ہے۔ آپ دس منٹ کے اندر جنگ

مسز صاحب اندر داخل ہوئے تو شاگل سیت دونوں کر تل ایک جنکے سے اٹھ کر کھوئے ہو گئے۔ دونوں کرنٹ نے قوبی انداز میں سیت کیا جبکہ شاگل نے اپنے مخصوص انداز میں سلام کیا۔

..... صدر نے خود کر سی پر بیٹھنے ہوتے سرد لمحے میں کہا اور شاگل اور دونوں کرنٹ متو باند انداز میں کر سیوں پر بیٹھ گئے۔ صدر کے بیٹھنے کے بعد دوڑ را علم بھی کرسی پر بیٹھ گئے تھے میں کہا صدر کی طرح ان کا چہرہ بھی ست آتا ہوا تھا۔

کرتل سکھ داس۔ آپ نے روپرث وی ہے کہ پرتاب پورہ بہاری میں واقع یبارٹی کے اندر سائنس دانوں سیت ان کے عمد کے سب افراد کی لاٹھیں پڑی ہوئی ہیں اور تمام مشیری کو بھی جماد کر دیا گیا ہے۔ صدر نے کہا تو شاگل بے اختیار اچھل چڑا۔ اسے تو معلوم ہی نہ تھا کہ ایسا ہوا ہے۔

میں سر۔۔۔ کرتل سکھ داس نے امتحان ہوئے کہا۔

آپ بیٹھ کر بات کریں۔۔۔ صدر نے کہا۔

تحمیک یو سر۔۔۔ کرتل سکھ داس نے کہا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

سر۔۔۔ مجھے اطلاع ملی کہ بہاریوں کے اندر جہاں ایک خفیہ یبارٹی تھی وہاں سے فائزگ کی آوازیں ہماری چھاؤنی کی حساس مشینوں نے مارک کی ہیں۔ اس یبارٹی کو خفیہ رکھنے کے لئے ہمیں ان بہاریوں پر چانے سے روک دیا گیا تھا۔ چنانچہ جب مجھے

اطلاع ملی کہ ان بہاریوں میں اٹھ کے دھماکے مارک کئے گئے ہیں تو میں بحد سپاہیوں کو ساختہ لے کر ہیلی کا پیزیر وہاں ہنچا تو یبارٹی کا دہاں کسلہ ہوا تھا۔ ہم اندر گئے تو وہاں دس افراد کی لاٹھیں پڑی تھیں کا دہاں کسلہ ہوا تھا۔ ہم اندر گئے تو وہاں کوئی زندہ آدمی موجود نہ تھا۔ ہم شیزیری جماد کر دی گئی تھی اور وہاں کوئی زندہ آدمی موجود نہ تھا۔ ہم اردو گرد کی بہاریوں کو چیک کیا تھا۔ وہاں کوئی آدمی بھی موجود نہ تھا۔ پھر ہم نے اعلیٰ مکان کو اطلاع دی۔۔۔ کرتل سکھ داس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اس یبارٹی کو تو صرف اندر سے ہی کھولا جا سکتا ہے۔ باہر سے تو کسی صورت اسے نہیں کھولا جا سکتا۔ پھر اس کا دہاں کیسے کمل گیا اور کیوں کمل گیا۔۔۔ دوڑ را علم نے غصیلے لئے میں کہا۔

سر۔۔۔ سختے میں ایک بار جیپ ٹرالر میں یبارٹی کے لئے سپالی را گولا شہر سے لائی جاتی ہے۔ اس جیپ ٹرالر کا درایور ٹرائیور نسیم پر یبارٹی کے اچارچ ڈاکٹر شہر سے بات کرتا تھا اور مخصوص کو اور دوہر اتھا تو ڈاکٹر شہر اندر سے یبارٹی کا دہاں کھول دیتے تھے اور سپالی وصول کر کے سپالی لے آنے والوں کے باہر جانے کے بعد یبارٹی کا دہاں بند کر دیتے تھے۔ اس کے علاوہ اور کوئی طریقہ ہی نہیں ہے یبارٹی کے کھلنے کا۔۔۔ کرتل سکھ داس نے کہا۔ وہ بونک کافی طویل عرصے سے پرتاب پورہ چھاؤنی کا انجارچ تھا اس لئے اس بارے میں حام تفصیل کا عالم تھا۔

پھر وہ دہاں کیسے کمل گیا اور پاکشیانی انکھت وہاں کیسے بیٹھ

گے۔ صدر نے غصیلے لمحے میں کہا اور شاگل پا کیشیانی و مجنونوں کے الفاظ سن کر بے اختیار ہو نکل چڑا۔ اب تک اس کی پوریشن ایسی تھی جیسے وہ کوئی فخر متعلق بات سن رہا ہو لیکن اب پا کیشیانی و مجنونوں کے الفاظ سامنے آنے پر اس کے بھرے پر ہمیلی بار و ٹپی کے تاثرات ابرے تھے۔

جواب۔ مجھے تو اس بارے میں کوئی اطلاع نہیں ہے۔ نہ کرنی سکھ داس نے کہا۔

چیف شاگل۔ آپ بتائیں کہ جب آپ کی وہجنسی کو عمران کے شاگرد نامہجگر اور انڈر ورلڈ کی ہورت روڈی راسکل کو نہیں کر کے بلاک کرنے اور عمران اور پا کیشیانی سیکٹ سروس کو نہیں کرنے اور بلاک کرنے کی ذریعی نگائی کی تھی تو آپ نے کیا کیا۔ وہ پا کیشیانی انجمنت کس طرح پر تاب پورہ کی لیبارٹری سکپٹ ٹکٹ گئے اور دہان سے قارہ مو لا بھی لے گئے۔ لیبارٹری بھی جباہ کرو دی گئی اور سائنس دانوں کو بھی بلاک کر دیا گی۔ صدر نے قدرے غصیلے لمحے میں کہا۔

جواب۔ یہ کوئی اور سلسلہ ہے وہ جس لیبارٹری کے بارے میں مجھے علم ہی نہ تھا آپ کو بھی علم نہ تھا اس کے بارے میں پا کیشیانی و مجنونوں کو کیسے معلوم ہو سکتا تھا۔ شاگل نے کہا۔

یہ بات درست ہے کہ مجھے بھی اس لیبارٹری کے حدود اور بعد کا علم نہیں ہے۔ صرف ملزی انتیلی بنس کے چیف اور پر ام منز صاحب کو علم تھا لیکن ہمیں اطلاع ملی ہے کہ آپ کے ایک شبے کے

انچارچ راجیش نے دہان باقاعدہ ہینگ کو ارتہ بنایا تھا اس لئے لارڈ راجیش نے انہیں دہان چک کیا ہو گا اور آپ کو رپورٹ دی ہو گی۔ صدر نے کہا۔

میں سر۔ راجیش انہیں پر تاب پورہ میں چک کرتا ہوا یعنی ہے۔ لیبارٹری تو پر تاب پورہ سے دور ہمالیوں میں کہیں تھی۔ وہ دہان سک کیسے بخیج گے۔ شاگل نے حرمت بھرے لمحے میں کہا۔ کرنل سکھ داس۔ آپ نے لیبارٹری جباہ کرنے والے مجنونوں کے نٹاف تحقیقات کرائی ہیں۔ صدر نے کرنل سکھ داس سے مناطب ہو کر کہا۔

میں سر پہنچنک ان تمام ہمالیوں پر خود کی چینگٹ جاری رہتی ہے اس نے اس کی انکو اتری بھی ہماری ذیوقی میں شامل تھی۔ ہم نے اس کمپنی سے رابطہ کیا ہو لیبارٹری میں سپالی کرتی ہے۔ اس کا رہا کارڈ ہمارے سکو رئی سیکشن میں موجود تھا۔ دہان سے اطلاع ملی کہ جس بیو و گرام اس روز سپالی لیبارٹری میں ہائچائی گئی تین فرائیور اور ہیلپر کی لاشیں لیبارٹری کے اندر سے ملی ہیں جبکہ خالی جیپ ٹرالر را گولا شہر کے قریب کھڑا ہوا ملا پے۔ دہان سے جو معلومات مل سکی ہیں ان کے مطابق اس جیپ ٹرالر سے ایک متاثری مرد اور ایک مقامی ہورت اترے تھے۔ ہورت وغیرہ تگ رہی تھی کیونکہ وہ پہنچنے میں تکمیل حموں کر رہی تھی۔ یہ جو زد ایک رکش میں بجھ کر میں مار کیٹ گیا۔ اس کے بعد یہ دونوں غائب ہو گئے اور پھر ان کا پتہ

۔ نہیں پر اتم مشرز صاحب ۔ ہماری ہبھیسیاں یہ سفید ہاتھی
ہیں ۔ عوام انہیں پال پوس رہے ہیں لیکن یہ سوائے ناشائی خور رہ
سوئہ ہرانے کے اور کچھ بھی نہیں کر سکتے ۔ کیا کر یا کرتل جگدیش
نے ۔ کیا کر دیا ہے پھیٹ شاگل نے ۔ کیا بیش بحدی کر سکے ہیں
کرتل سکھ داس ۔ ایک شاگرد ناقرو و واحد دندناتے ہوئے انداز میں
کافرستان میں داخل ہوتا ہے ۔ ایک اندر درلا میں کام کرنے والی
مام سی خورت چباں اخواز کر کے لاتی جاتی ہے اور پھر ہماری فوج
ہماری ہبھیسیاں، ہمارے اعلیٰ حکام سب من و یکجتنے رو جاتے ہیں اور
وہ ہو چاہتے ہیں کر کے واپس پٹھے جاتے ہیں اور ہم سب بینٹھے میٹنگز
کرتے اور آندہ کے لائچھے عمل سچتے رو جاتے ہیں ۔ نہیں پر اتم مشرز
صاحب ۔ ایسا اب نہیں پٹھے گا ۔ اب ہمیں سب کچھ نئے انداز میں
سیٹ کرنا ہو گا ۔ بیٹھے سے موجود تمام ہبھیسیاں توڑ کر انہیں نئے
انداز میں سیٹ کرنا ہو گا ۔ پھیٹ شاگل اب بوڑھے ہو چکے ہیں ۔
اب انہیں ریڑاڑ کر کے میا خون سائنس لانا ہو گا ورنہ اب تو شاگرد
سے ہم نے مار کھائی ہے پھر ان ہبھیسیوں کے مالی، بادوچی اور ذرا نیورز
کافرستان میں مشن مکمل کر کے جلے جائیں گے اور ہم بینٹھے میٹنگز ہی
کرتے رو جائیں گے ۔ پر اتم مشرز صاحب ۔ آپ ایک بستے کے اندر
تمام ہبھیسیوں اور ان کے ہیڈ کوارٹرز کو نئے انداز میں سیٹ کرنے
کے بارے میں ایک جامع روپورٹ تجھے پہیش کریں ۔ اٹ ازمائی آرڈر
اور میٹنگ برخاست کی جاتی ہے ۔ ۔ ۔ صدر نے بیٹھے کی طرح جھیچے

نہیں پل سلا ۔ ۔ ۔ کرتل سکھ داس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
”اوہ ۔ اس کا مطلب ہے کہ میرا خدشہ درست تھا ۔ اس پار
مران یا پاکیشیا سیکرٹ سروس نے سرے سے کام ہی نہیں کیا اور
مران کا شاگرد ناٹھگ اور وہ عام سی خورت روزی راسکل کافرستان
کے تمام خلافی اقوامات کو شکست دیتے ہوئے ۔ صرف وہ فارمولہ
لے لے ہیں بلکہ ہمارے احتجاجی قابل ساتھ دان بھی ہلاک کر
دیتے گئے ہیں ۔ اب ہماری یہ حالت ہو گئی ہے کہ سیکرٹ سروس تو
سیکرٹ سروس اب ان کے شاگرد بھی ہماری ہبھیسیوں کو شکست
وے کر دندناتے ہوئے واپس پٹھے جاتے ہیں ۔ ہم نے بڑے زخم میں
ڈینپس سیل بنایا تھا کیا حشر ہوا ہے اس کا ۔ کرتل جگدیش، مران
کے شاگرد کے ہاتھوں مارا گیا ۔ یہ رہ گئی ہے ہماری اوقاٹ ۔ صدر
صاحب بھی ساٹھ ساٹھ
اصفاہ ہوتا چلا گیا اور آخر میں تو وہ اپنے منصب کو بھول کر ایک عام
آدمی کی طرح جھکنے لگ گئے تھے سیلوں محسوس ہونے لگ گی تھا بھی
ان کا نرسوس بریک ڈاؤن ہو گیا ہو ۔
”جذاب صدر ۔ آپ اپنے آپ کو سنجھالیں ۔ حالات ہر بار ایک
بھی ہمیں رہتے ۔ ہمارے ایکٹ بھی کامیابیاں حاصل کرتے رہتے
ہیں اور ناکامیاں بھی درجتیں آتی رہتی ہیں ۔ ہمیں اب آندہ کے
بارے میں سوچنا ہو گا ۔ ۔ ۔ پر اتم مشرز نے بڑے مدبراند انداز میں
بات کرتے ہوئے کہا۔

ہوئے لیچے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھے اور ہر تین قدم انھاتے اپنے مخصوص دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ تھوڑی در بعد شاگل کار میں سوار والیں اپنے آفس جا رہا تھا لیکن اب صورت حال چھٹے کی نسبت نکمل طور پر حیدریں ہو چکی تھی۔ چھٹے جب شاگل مینٹ کے لئے جا رہا تھا تو وہ اپنی عادت کے مطابق اکڑا ہوا یعنی تھا تھا لیکن اب واپسی کے وقت وہ اس طرح سکلا ہوا یعنی تھا تھا جیسے غبارے سے ہواںکل جانے کے بعد غبارے کی حالت ہوتی ہے۔

جب بھی کوئی سند بنتا ہے، ہم پر ہی حکومت کا خالہ گرتا ہے۔ میں نے یہ بارہی کے بارے میں پوچھا تو بتایا نہیں اور اب یہیجی رہے ہیں۔ ناٹس۔۔۔ شاگل نے ڈرجنے کے بعد ہوتے ہوئے کہا اور پھر "اس طرح پونک چڑی جیسے اچانک اسے کوئی اہم ہیال آکیا ہو۔"

"اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اب میرا کچھ نہیں بگدے گا۔ ویری گڑ۔ جب مجھے معلوم ہی۔۔۔ تھا کہ یہ بارہی کہاں ہے تو میں اس کی حفاظت کیسے کر سکتا تھا۔ گڑ شو۔ ابھی تو صدر صاحب غصے میں ہیں اور جب فصل اترے گا تو" میری بات مانستے پر بھور ہو جائیں گے ویری گڑ۔۔۔ شاگل نے اچانک صرت بھرے لیچے میں ڈرجنے ہوئے کہا۔ اب اس کا جسم چھٹے کی طرح اکڑا جا رہا تھا اور آنکھوں میں چمک ابھری جلی آری تھی۔ ہاںکل ایسے ہی جیسے غبارے میں ہوا بھرنے سے وہ پھونتا چلا جاتا ہے۔

روزی راسکل اپنے کلب کے آفس میں یعنی بظاہر تو سامنے رکھی ہوئی شاگل پر نظریں جھانے ہوئے تھی لیکن دراصل اس کا ڈن ناٹگر، عمران اور فارمولے کی طرف تھا۔ اسے معلوم تھا کہ ناٹگر اس سے سخت تار افس ہو گا کیونکہ ناٹگر اپنے طور پر اصل فارمولے کے اضافے استاد کو دیتے گیا تھا لیکن اصل فارمولہ تو روپی راسکل چھٹے ہی عمران کو دے آئی تھی اور اسے یقین تھا کہ عمران دونوں فارمولوں کو چیک کر کے خود ہی اس تیکھے پر ہٹک جانے کا کہ ناٹگر کے مقابلے میں روپی راسکل زیادہ عقل مند اور ہوشیار ہے اور وہ ناٹگر کو خوب ڈالنے کا اور ناٹگر شرمند ہو کر ہمہ آئے گا تو میں اس کا ہی بھر کر مذاق اڑاؤں گی۔ میں وہی سوچ سوچ کر خود سخن دیکھی سکرا ہی تھی کہ اچانک آفس کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور روپی راسکل نے پونک کر سر اٹھایا اور دروسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر ایک بار

پھر پونک پڑی کہ دروازے میں نائگر بڑے چار جانہ الداڑ میں کھرا
اسے گھور رہا تھا۔
تم نے سرے ساقتو دھوکہ کیا۔ میرے ساقتو نائگر کے ساتھ
کیوں نائگر نے عزت ہوئے لے چکے میں کہا۔ اس کا چہہ غصے کی
شدت سے قدحاری انار کی طرح سرخ ہوا تھا۔ آنکھوں سے شک
لکھ لگتے۔

s4sheikh@gmail.com
میں نے دھوکہ کیا۔ انناجور کوتواں کو ڈالنے۔ دھوکہ تم نے
کی۔ جہارا کیا خیال تھا کہ راسکل روزی راسکل دودھ پیتی ہی ہے تو
جہارے دھوکے میں آبائے گی اور تم بھلی فارمولہ المعا کر لے چکے دے
دے گے میں اسے اصل بھوکر خوش ہو جاؤں گی۔ تم نے لے چکے ہے
وقوف بھوکھا ہے۔ میں بے وقف نہیں ہوں۔ لے چکے۔ میرا نام
روزی راسکل ہے، روزی راسکل۔ اور جہاری تو میں رگ رگ سے
واقف ہوں۔ میں نے دیکھ دیا تھا کہ تم نے لے چکے جب فارمولہ دیکھ کر ہی
تو جہارے بھرے پر کیے تماڑات تھے۔ میں جہارا چہہ دیکھ کر ہی
کچھ گئی تھی کہ تم لے چکے دھوکہ دے رہے ہو۔ اب بولو۔ کیا ہوا ہے
اب غصے میں خود بھی بیخ رہے ہو۔ کیوں۔ اب پتہ چلا کہ جو دوسروں
کے لئے گلڑا کھو دتے ہیں وہ خود اس میں گرتے ہیں۔ روزی
راسکل نے یلکٹ ایک چمکی سے اٹھ کر کرے ہوئے ہوئے بیخ بیخ
کر بونا شروع کیا تو وہ سلسیل بوتی ہی چلی گئی۔

میں نے ان فارمولے کی اہمیت کے بیش نظر اسے اپنے پاس

رکھا تھا۔ لیکن تم نے مجھے عمران صاحب کے سامنے شرمدہ کر دیا۔
میں نے بڑے دعویٰ کے ساتھ انہیں فارمولہ دیا لیکن جب انہوں نے
وہ فارمولہ چیک کیا تو وہ دوسرا عام سافار مولا تھا۔ تمہیں معلوم ہے
کہ میری کیا حالت ہوئی۔ یہ تو ان بھلا کرے سلیمان کا بھس نے
اندازہ لگایا کہ عمران صاحب اس لئے مطمئن ہیں کہ وہ جہارا دیا ہوا
فارمولہ چیک کر کے اسے محظہ کر لے چکے ہیں ورنہ میں تو ہمیں بھاگنا کر
اصل فارمولہ کہیں نہائیں ہو گیا ہے۔ جہارا ہی اس حرکت نے تمہیں
میری نظرؤں میں گرا دیا ہے اس لئے آجھہ بھی میرے سامنے بھی نہ
آتا ورنہ کوئی مار کر جہارا لاش کسی گلوہ میں پھینک دوں گا۔ پھر۔
یہ میری طرف سے لاستوار تگ ہے تمہیں نائگر نے مجھے
ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑا اور غائب ہو گیا۔

تم۔ تم لے چکے دھمکیاں دے رہے ہو۔ لے چکے۔ اور وہ بھی میرے
ہی آفس میں روزی راسکل نے یلکٹ ملٹ پھاڑ کر بیٹھنے ہوئے
کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ میز کی سائیڈ سے تکل کر تیزی سے
دروازے کی طرف بڑھتے ہی گئی تھی کہ ایک آدمی تیزی سے اندر
واخل ہوا۔ وہ روزی راسکل سے نکراتے نکراتے بھاگنا۔

یہ۔ یہ کیا ہوا ہے۔ یہ آپ کی کیا حالت ہو رہی ہے۔ اس
آدمی نے قدرے ہے ہوئے لے چکے میں روزی راسکل کی طرف دیکھتے
ہوئے کہا۔ روزی راسکل کا چہہ واقعی کسی کھنکنی ملی جیسا ہو رہا تھا۔
آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔ دونوں صہیاں بھی ہوئی تھیں اور

” حتم اس طرح لرز رہا تھا جیسے اسے جانے کا سعی نہ کیا جو آیا ہو۔
 ” تم۔ تم بھاں کیوں آئے ہو۔ ہو لو۔ کیوں آئے ہو۔ بخیر اجازت
 میں یہ سرک ہے۔ پارک ہے ہو۔ تم مت المخانے اندر آئے ہو۔
 روزی راسکل آئے والے پرالٹ پڑی۔
 ” سوری سیدم۔ چونکہ دروازہ کھلا تھا اس لئے میں سمجھا کہ آپ
 اندر موجود نہیں ہیں۔ میں تو آپ کو آپ کی عدم موجودگی میں کب
 کے حساب کتاب کے پارے میں بربیف کرنے آیا تھا۔۔۔ آئے
 والے نے قدرے پے ہوئے مجھے میں کہا۔ وہ کلب کا تینجر اندر کمال
 تھا۔

” پڑے چاؤ۔۔۔ وقت ہے حساب کتاب کا۔۔۔ چاؤ۔۔۔ روزی
 راسکل نے اسی طرح مڑاتے ہوئے مجھے میں کہا تو راشد کمال تھی
 سے مڑا اور اس طرح روزا ہوا کرے سے باہر چلا گیا۔۔۔ مجھے ایک کلمے
 کی درست سے اس پر قیامت ثوت پڑے گی۔۔۔ روزی راسکل نے اس کے
 جانے کے بعد نے اختیار لئے لیے سانس لینے شروع کر دیتے۔۔۔ اب اگر
 بات تو وہ بھی سمجھتی تھی کہ اس دوران نامیگر کلب سے بھی جا چکا ہو
 گا اس نے اب اس کے مجھے بھائی کا کوئی فائدہ نہیں۔۔۔ لیکن ہو رو ہے
 نامیگر نے اس کے ساقی رکھا تھا اس پر آئے والا غصہ روزی راسکل
 سے کسی طور بھی سنبھالا ہی۔۔۔ رہ جا رہا تھا۔۔۔ وہ دہیں پڑے ہوئے
 صوفی پرہی ذہیر ہو گئی۔۔۔ پھر آئتے آئتے اس کا بلدری شر ناریل ہوئا
 چلا گیا۔

” مجھے اس کے استاد سے بات کرنا ہو گی۔۔۔ اب اس تائیگر کی
 زندگی تو بہر حال ختم ہی ہو گی۔۔۔ اب اسے ہر صورت میں میرے
 ہاتھوں مرنا ہو گا اور بعد میں اس کا استاد رونے گا اس نے ہٹلے ہی اسے
 بتا دیں کہ اس کے شاگرد کے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔۔۔۔۔۔ روزی
 راسکل نے پڑپڑاتے ہوئے کہا اور پھر اٹھ کر اس نے آفس کا دروازہ
 بند کیا اور مڑ کر واپس امیز کے مجھے کری پر بیٹھ گئی۔۔۔ اس نے رسمیوں
 الحایا اور تیزی سے تبریز میں کرنے شروع کر دیتے۔۔۔
 ” علی گران ایم ایس سی۔۔۔ ذی دیں سی (آگر) بول رہا ہوں۔۔۔
 دوسرا طرف سے گران کی اہمیتی خوٹکووار اور ہٹکتی ہوئی آواز سنائی
 رہی۔۔۔

” سبھی انداز اپنے شاگرد کو بھی سکھا دو تو کیا عرض ہے۔۔۔ وہ تو اس
 طرح ہو گئتا ہے۔۔۔ بس طرح پاگل کتا۔۔۔۔۔۔ روزی راسکل نے یافت
 پھٹ پڑنے والے مجھے میں کہا۔۔۔

” ہوش میں رہ کر میرے ساتھ بات کیا کرو روزی۔۔۔ دوسرا
 طرف سے گران نے اہمیتی سرو سمجھے میں کہا اور تجانتے اس کے انداز
 میں کیا ہٹکتی کہ روزی راسکل کو یوں عحسوں ہوا جیسے سردی کی تیز
 ہر اس کے پورے جسم میں دوڑتی چلی گئی ہو۔۔۔ کرسی پر موجود اس کا
 جسم بے اختیار سخت سا گیا تھا۔۔۔

” ہے۔۔۔۔۔۔ میر امطلب تھا کہ اسے سمجھایا کرو کہ دوسروں
 سے بات کس طرح کی جاتی ہے۔۔۔ وہ میرے آفس آیا اور اس نے مجھے

و مکھیاں دیں اور پھر جنگا چلایا کہ میں نے اصل فارمولہ جیسیں کیوں
وے دیا۔ پھر اس نے مجھے دھمکی دی کہ وہ مجھے گولی مار کر میری لاش
گلوں میں ڈال دے گا اسی طریقہ ہوتا ہے دوسروں سے بات کرنے کا۔
میں نے ملک کی خاطر اپنی جان کی بھی پرداہ نہیں کی۔ میں نے کسی
سے کوئی معاوضہ نہیں کی غرض سے نہیں صرف پاکیشیا کے مقادے کے
لئے وہ فارمولہ حاصل کیا لیکن اس کے ہواب میں مجھے دھمکیاں دی
جاتیں۔ مجھے برا بھلا کہا جائے۔ یہ کہاں کی ٹرافت ہے۔ روزی راسکل نے بھی اپنے ایک
راہبی کے لئے آپ پر مکمل طور پر قابو پا چکی تھی۔

اگر اس کے لئے میں ایک بار پھر غصہ جھکتے رہا تھا۔
اگر اس نے ایسا کیا ہے تو اس نے دیادتی کی ہے۔ اسے تم سے
محافی مانگتا ہو گی۔ جہاڑے پیر پکونے ہوں گے میں جیسی بھی بتا
دوں کہ دوسروں کے ساتھ بات کرتے ہوئے عدد و مت کر اس کیا
کرو۔ آئندہ اگر تم نے سیرے سامنے دے بارہ اس قدر گھمیا اتواز میں
بات کی تو دوسرا سانس دلے سکو گی۔ بہر حال میں اسے کال کر کے
جہاڑے پاس بھجواتا ہوں۔ وہ تم سے محافی مانگے گا ورنہ اسے ایسی
بھیانک بڑا دی جائے گی جس کا شاید تصور بھی تم اور وہ نہ کر سکو۔

مرمان نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم
ہو گیا تو روزی راسکل بحد لہوں تک لمبے لمبے سائنس لیتی رہی۔
دو ٹوں استاد ٹھاگر دی ایک جسمے میں۔ روزی راسکل نے
بڑا تھا ہوئے کہا اور کرسی کی اوپنی پشت سے سر ٹکا کر اس نے بے

اختیار آنکھیں بند کر لیں۔ اس طرح اسے سکون ملنے کا تو وہ کافی در
تک اسی حالت میں رہی پھر اپنائک فون کی حصتی بجھے پر اس نے
آنکھیں کھو لیں اور سیدھی ہو کر باقاعدہ پڑھا کر رسیور الحفایا۔
”میں۔۔۔ روزی راسکل نے اس بار سکون بھرے لجھے میں کہا
اب وہ اپنے آپ پر مکمل طور پر قابو پا چکی تھی۔

”میں جہاڑے آفس آرہا ہوں مرمان صاحب کے ساتھ۔۔۔
دوسری طرف سے نائیگر کی سپاٹ آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی
رابطہ ختم ہو گیا تو روزی راسکل نے بے اختیار ایک لمبا سانس لیتے
ہوئے رسیور رکھ دیا۔

”یہ دونوں اکٹھے کیوں آ رہے ہیں۔۔۔ روزی راسکل نے
بڑا تھا ہوئے کہا یہیں جب کافی در تک سوچنے کے باوجود اس کی
بگھ میں کوئی بات نہ آئی تو اس نے اس انداز میں کندھے اچھائے
بیسے اس نے فیصد کر لیا ہو کہ جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ تو روزی در بعد
در واڑے پر دھنک کی آواز سنائی دی۔

”میں کم کم ان۔۔۔ روزی راسکل نے اوپنی آواز میں کہا تو در واڑہ
کھلا اور مرمان اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچے نائیگر تھا یہیں نائیگر کا
بہرہ سپاٹ اور تھریٹا ہو رہا تھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے جرأ
عہاں لایا گیا ہو۔ روزی راسکل بے اختیار اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔
”بیٹھنے۔ آپ کیا پینا پسند کریں گے۔۔۔ سلام اور اس کے
ہواب کے بعد روزی راسکل نے بڑے مہذب لجھے میں کہا۔ نجاتے

آئی ایم سوری روزی - آئی ایم ریلی سوری - جس طرح چھے
هر ان صاحب کے سامنے شرمندگی اٹھانا پڑی ہے وہ سیرے لئے
ناقاہل پرداشت تھی اس لئے چھے خص آگیا لیکن واقعی ایسا نہیں ہونا
چاہئے تھا - آئی ایم سوری نائیگر نے کہا اور ایک جھنکے سے
اس طرح انھ کھوا ہو گیا اور واپس مزا جھیے ایسچ پر کوئی کروار اپنا
ڈالیاگ لکھل کر کے تیزی سے واپس گرین روم چانے کی کوشش
میں ہوتا ہے -

۔ فہر و رک چاڑ۔ اگر میں چہاری صدرت قبول نہ کروں تو۔۔۔
روزی راسکل نے فصلی لیجے میں کہا۔
۔۔۔ کرو یاد کرو۔۔۔ مجھے اس سے مطلب نہیں۔۔۔ مجھے تو بابس نے کہا
تحاکر جا کر تم سے معافی مانگوں اور میں نے بابس کے حکم کی تعیش
کر دی ہے۔۔۔ بابس سے زیادہ چہاری ویسے بھی کوئی اہمیت نہیں
ہے۔۔۔ تا انگر نے فصلی لیجے میں کہا اور ایک بار پرداپیں مڑا۔۔۔
۔۔۔ سنو۔۔۔ مجھے بکریوں، بھیڑوں سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔۔۔ تم تا انگر
کی بجائے بکری بن جائے ہو اس نے آئندہ میرے سامنے مت آتا۔۔۔
جاوا۔۔۔ روزی راسکل نے کہا۔

تم نپتے آپ کو بھیت کیا ہو۔ ہاس نے مجانے جیسیں
کیوں لفٹ دے رکھی ہے ورد تم جیسی سورتیں تو میری جو جیساں
ساف کرنا پتے لئے اعلاء بھیت ہیں۔..... ناگیر نے بھی لفٹ اس
طریق پھٹ پڑنے والے بچے میں کہا جسیے اچھائی تیزی سے چلتا ہوا ناٹر

کیا بات تھی کہ عمران کو دیکھ کر اس کا لمحہ خود کو دھذب ہو گیا تھا۔
یہ نائگر تمہارے سامنے موجود ہے۔ یہ تم پر جتنا چلایا۔ فتنے کا
اٹھار کیا اور مار دینے کی دھمکیاں دیں۔ ایسا ہی ہے نا۔ عمران
نے سروچے من کھا۔

ہاں۔ اور اگر یہ فوری واپس نہ چلا جاتا تو۔۔۔ روزی راسکل کو اک بار بھر فض آنے لگ گیا تھا۔

وایت بار پرستہ تھے۔ یہ
”اس نے کسی خاتون پر اس انداز میں غصے کا انہصار کر کے احتیاطی
غیر مہذب پن کا مظاہرہ کیا ہے اور میں کم از کم اسے برداشت نہیں
کر سکتا۔ خواتین کے ساقی بات کرنے کے آواب ہوتے ہیں۔“
بنتا ہی ہواں کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ انسان انطاقيات کے آواب
و اصول ہی بھول جائے اس لئے میں اسے ساقی لے آیا ہوں۔ میں
و اپنی بھراہوں میں نے اسے حکم دے دیا ہے کہ یہ تم سے محافی
نالگے۔ اگر تم اسے معاف کر دوگی تو میں بھی اسے معاف کر دوں گا
ورث یہ دوسرا سانس نہ لے سکے گا۔ عمران نے سرد لگنے میں کہا
اور اس کے ساقی ہی وہ اٹھ کر تیری سے مزا اور آفس کا دروازہ کھول
کر کرے سے باہر چلا گیا جبکہ مانگر ہو گفت جیسے اور سر جھکائے
خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

۔ تم بھی جا سکتے ہو۔ کسی معافی وغیرہ کی ضرورت نہیں ہے۔
بھ اتنا ہی کافی ہے..... روزی راسکل نے نائگر کو دیکھتے ہوئے
منہ چاکر کھما۔

اچانک برسٹ ہو جاتا ہے۔

میں جوتی کی نوک پر رکھتی ہوں جہیں اور جہارے پاس کو۔
جاوں تک جاؤ میرے گلب سے۔ جاؤ۔۔۔ روزی راسکل نے فسے کی
شدت سے کانپتے ہوئے حلق پھاڑ کر کہا۔

واہ۔ واہ۔ کی خوبصورت فیملی دراڈ ہے۔ واقعی لڑتے ہوئے
میاں بیوی ایسے ہی ڈائیلاگ بولتے ہوں گے۔۔۔ اچانک عمران
نے اندر آتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

بب۔۔۔ بب۔ پاس آپ۔۔۔ نائگر نے سہم کر کہا۔

تم یہیں باہر موجود تھے۔ کیوں۔۔۔ روزی راسکل نے
حیرت بھرے لئے میں کہا۔

میں صرف جیک کرنا چاہتا تھا کہ اگر تم دونوں کی شادی کر دی
چائے تو جہارا مستقبل کیا ہو گا اور جو مستقبل مجھے تکر آیا ہے وہ اتنا
تا بنا ک ہے کہ اب تھاری شادی جلد ازا جلد ہو جانی چاہئے۔۔۔ عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

سوری پاس۔ آپ بے شک مجھے گولی مار دیں یعنی میں روزی
راسکل سے شادی نہیں کر سکتا۔۔۔ اس قابل ہی نہیں ہے کہ اس
سے شادی کی جا سکے۔۔۔ نائگر نے پاٹ لجھ میں کہا۔

کیا۔ کیا کہہ رہے ہو تم۔۔۔ جہاری یہ جرأت۔۔۔ مجھی اپنی شکل
دیکھی ہے۔۔۔ لکڑ پھگڑ بھی تم سے خوبصورت ہو گا۔ کون مراجا ہا ہے
تم سے شادی کے لئے۔۔۔ تم سے تو کوئی ہرzel بھی شادی نہیں کرے

گی۔۔۔ روزی راسکل نے بھٹانے ہوئے لجھے میں کہا۔

اوہ نائگر۔۔۔ میں اب رشتہ پکا ہو گیا ہے۔۔۔ اگر تم رضا مند ہو
جاتے تو پھر شاید یہ شادی نہ ہو سکتی۔۔۔ اوکے روزی راسکل۔۔۔ تم فکر
ش کرو جلد ہی نائگر کی بارات لے کر آؤں گا اور دل والے دہنیا لے
کر پی جائیں گے۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو روزی
راسکل نے بے اختیار ہوئے بھیختے۔۔۔ البتہ اس کے پھرے پر بھلی
ی شرم کے تاثرات ابھر آئے۔۔۔

مگر پاس۔۔۔ نائگر نے اچھا جا کر کہنا چاہا۔

ناہجوار۔۔۔ بڑوں کے سامنے سرالحاکر بات کرتے ہو۔۔۔ جب تک
جہیں ہنزڑا لی نہیں سکے گی تم کبھی دس دھرم سکو گے۔۔۔ عمران نے
اسے بالوں سے پکڑ کر باہر کی طرف کھینچتے ہوئے کہا اور نائگر نے اس
طرح قریادی نظروں سے روزی راسکل کی طرف دیکھا جسے کہہ رہا ہو
کہ تم ہی انثار کر دیکھن روزی راسکل نے مسکراتے ہوئے من پھیر
لیا اور نائگر نے اس طرح سر محکایا جسے دیکھا کا سب سے ہے بس وہ
لماچا رآوی ہو اور عمران اس کی یہ حالت دیکھ کر بے اختیار کھلکھلا کر
پس چڑا۔

تم نے اس پر شادوت کیا ہے اس نے اب سزا تو بھگتا ہی پڑے
گی۔۔۔ عمران نے آپ سے باہر آتے ہوئے کہا۔

باس۔۔۔ میں نے سوری کر لی ہے۔۔۔ نائگر نے بے بس سے
لچھے میں کہا۔

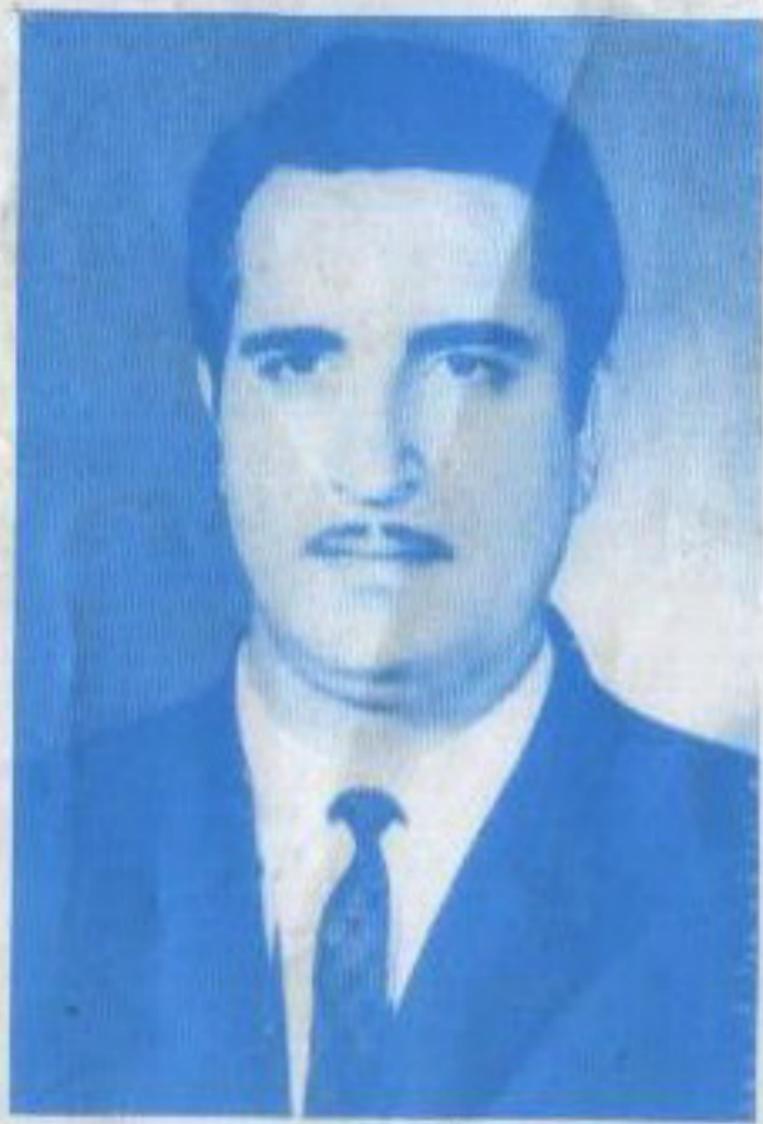
اُس سودی کے نتیجے میں تو روزی راسکل مان گئی ہے۔ تم نے
دیکھا ہیں کہ وہ کس طرح دہنوں کی طرح شہاری تھی ورنہ روزی
راسکل اُس انداز میں شرماتے۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا
تو نائیگر نے اس طرح ایک طویل سانس بیا جسے اب بھوری ہو اور
باتی کوئی راستہ رہ گیا ہو۔

ارے۔ ارے۔ اتنا بھی طویل سانس لیتے کی خوری ضرورت
نہیں ہے۔ ابھی تو چیز کی شادی ہیں ہوئی سہیف کے بعد میرا نمبر
آنے کا سب پھر نائیگر کا نمبر آئے گا۔..... عمران نے کہا تو نائیگر نے
ایک بار پھر طویل سانس بیا لیں اس بارے طویل سانس اٹھیاں
پھر اتحاد۔

ختم شد

s4sheikh@gmail.com

mazharkaleem.ma@gmail.com



مظہر طیب

خان بارہ گلشن ملک